



**DELHI UNIVERSITY
LIBRARY**

DELHI UNIVERSITY LIBRARY

Ci No

Ac No

72 / 1

Date of release for lib

Book should be returned on or before the date last stated

an overdue charge of 06 nP will be charged for

if the book is kept overtime.

جن اصحاب

کے پاس یہ کتاب پہنچے اور وہ بھی ہماری طرح اسے
حقیقتاً مفید و کارآمد خیال فرماویں تو ان پر لازم
ہے کہ کم از کم دس خریدار ضرور اس کتاب کے
پیدا کریں۔ اور احباب کو بھی اس کی اشاعت
میں سعی کرنے کی ترغیب فرماویں *

اور اگر کوئی صاحب کابلوں اور بے ہمتوں کو
خود خرید کر مفت نذر کر دیں تو خدا اُن کو اجر دے گا
مینجر اے۔ آر۔ اینڈ کمپنی بازار مرانیوال

لاہور

فہرست مضامین کتاب بادشاہ بننا چاہتے ہو یا ولی

(یعنی ترجمہ اردو کتاب)

سر العالمین کشف الما لدارین المللق سہر الملکون

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱	یہ کتاب کئی بادشاہوں کی فرمائش سے	۹	بادشاہ کن معنوں میں خدا کا سایہ ہے
۲	امام موصوف نے تصنیف کی ہے۔	۱۰	حضرت عاصیؑ کے ہمت دلانے والے
۳	امام صاحب کی حیات ہیں۔ اس کتاب کے	۱۱	چند مصرعے
۴	قواعد پر عمل پیرا ہو کر ایک شاگرد نے سلطنت	۱۲	سلطنت حاصل کرنے کا دوسرا طریقہ مال
۵	پیدا کر لی	۱۳	پنچھا ور کرنے سے۔
۶	اس کتاب کا نسخہ دستیاب کسے اور کیسے	۱۴	سلطنت حاصل کرنے کا تیسرا طریقہ
۷	ہوا۔	۱۵	بڑور یا زو۔
۸	حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا ایک قابل یا دفرمان	۱۶	عروج پر پہنچنے والے بادشاہ کا انصاف
۹	کل کامیابیوں کی کلید۔	۱۷	زندگی کی ہونا چاہئے۔
۱۰	سلطنت کرنے والے سب کے سب بادشاہوں	۱۸	بادشاہ کے نزدیک کون لوگ ہوں۔
۱۱	ہی کی اولاد نہیں ہوتے۔	۱۹	بادشاہ کیسے ہونے چاہئیں۔
۱۲	سکندر نے سلطنت کیسے حاصل کی؟	۲۰	کھانا پینا کیسے چاہئے
۱۳	سکندر کے تین خواب اور انکی تعبیر	۲۱	چند مثالیں کھانے کی زہر سے بادشاہوں
۱۴	سلطنت حاصل کرنے کے لئے کن چیزوں کا	۲۲	کی موت۔
۱۵	ہونا لازمی ہے۔	۲۳	جنہوں کے مضبوط
۱۶	گدائی سے بادشاہی تک پہنچنے کا پہلا	۲۴	بڑے بڑے اور اہم کام کس وقت
۱۷	طریقہ۔	۲۵	کرنے چاہئیں۔
۱۸	اسلام کے مدارج نرق سے سبق	۲۶	شاہی فرمانات کے بارہ بیس ایذا قہقہی مشورہ
۱۹	وہ صفاست جن پر طالب سلطنت کا بند	۲۷	اور اس کا ثبوت
۲۰	ہونا لازمی ہے۔	۲۸	حرم کے متعلق بعض باتیں۔
۲۱	سلطان محمود غزنوی کے دلچسپی کی گفتگو	۲۹	فداوار خاندانوں سے کیا سلوک چاہئے۔
۲۲	کے ایک اور کے ساتھ اور بتو کام سلطنت	۳۰	ترتیب خلافت
۲۳	کی نیت اکسیر۔	۳۱	سازمانہ خلفائے بنی عباس اور تحصیل سلطنت

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
	کے لئے سبق -	۲۰	کے نتائج خیر -
۱۵	پانچواں مقالہ امور سلطنت کی ترتیب اور	۲۱	تختِ اہ کس وقت تقسیم کرنی چاہئے -
۱۶	تمیزیں -	۲۱	میفروں سے بادشاہ کو کیا سلوک کرنا چاہئے
	سلطنت حاصل ہوتے ہی سب سے پہلے کو	۲۱	امور سلطنت کے متعلق حضرت سلیمانؑ
	کام ضروری ہیں -	۲۱	کا پروردگار اور اہل دربار کو نصیحتیں
۱۷	سول اور ملٹری دفاتر کا نظام	۲۱	خلیفہ ہارون الرشید اور حضرت بہلول
۱۸	جنگ کے وقت لشکر کا انتظام اور سپاہیں	۲۱	محزون کا فصیح آموز قصہ
	اور جرنیلوں کی ذمہ داریاں	۲۲	بادشاہوں کے مخصوص کھانے
۱۹	فوج محفوظ کی ضرورت	۲۲	ساتواں مقالہ حاشیہ دولت کی ترتیب میں
۲۰	سکندر کے دارا پر فتح پانے کا راز کیا تھا	۲۲	فرار کے فرائض
۲۱	مالی حالت کی درستگی کی ضرورت	۲۳	حضرت ابراہیم بن ادہم کا طریق غسل شاہی
۲۲	قلعوں کے استحکام کی ضرورت	۲۳	دستِ خوان کے بارہ ہیں -
۲۳	مجالس فساد و فحاشی کا قلع قمع	۲۳	مقابلہ کے وقت اپنے لشکر کو کس جگہ اتارنا چاہئے
۲۴	غلہ و اناج کا انتظام کیسے ہونا چاہئے -	۲۳	دشمن کا محاصرہ کرنے کو کونسا موسم بہتر ہے -
۲۵	کاشتکاروں کی خوشحالی کا اہتمام لازمی ہے	۲۳	بادشاہ کو سفر کے لئے سماعت سعادت
۲۶	رعایا کی خوشحالی اور بد حالی کے معلوم کرنے	۲۳	لوگوں کو بادشاہ کس طریق سے قبول کرے
۲۷	کے بارہ میں ایک راجہ کا تہیہ منقولہ	۲۳	کس قسم کی کتابوں کا مطالعہ بادشاہ کے لئے
۲۸	ذوالقرنین رعایا کے حالات	۲۳	لازمی ہے -
۲۹	معیشت کی نگرانی کیسے کرنا چاہئے	۲۴	شاہانِ بنی یویہ کی سلطنت کیوں برباد ہوئی -
۳۰	خلیفہ ہارون الرشید عباس کا دستہ - اہل	۲۴	ایک نیک اور ایک بُرے بادشاہ کا جھڑکا
۳۱	سامانِ حرب کی درستگی کے متعلق	۲۴	قصہ قبض روح کے متعلق
۳۲	چھٹا مقالہ ترتیبِ احکام کے بیان میں	۲۴	سلطان محمود بن یویہ کی فتح عراق کا قصہ -
۳۳	حاکم کیسے لوگ مقرر کرنے چاہئیں	۲۴	دو نیک اصفہان کے رہنے والی بڑھیا کی
۳۴	کتنے فرائض ایک عہدہ دار کے سپرد	۲۴	ہے نظیر بہر چشمی -
۳۵	کرنے چاہئیں -	۲۴	بادشاہ کے لئے گانا سنانے والوں کی ضرورت
۳۶	تختِ اہ کا تعین کس معیار پر ہونا چاہئے -	۲۴	اصلی موسیقی کی کہنت اور اس کا مافذ -
۳۷	اگر کوئی وقت محصور ہوئے کا آجائے تو اس	۲۴	بادشاہوں کے خادموں کو وقتِ خدمت
۳۸	کا کیسے بندوبست کرنا چاہئے -	۲۴	کس طرح رہنا چاہئے -
۳۹	شاہ حبش اور حضرت جعفرؑ کے مکالمہ	۲۴	آٹھواں مقالہ چوبداروں اور وزیروں اور

صفحہ	مضمون
۳۳	نشیوں کی ترتیب میں قیامگاہ انکی درجہ بدرجہ کیسے ہونی چاہئے۔ کون کونسے فرائض کس کس کے ذمہ لگانے چاہئیں۔
۳۴	بروز جمعہ جماع میں موشاہ کسجگہ کھڑا ہو ہفتہ بھر میں دو دنوں کا اعلیٰ نصاب نواں مقالہ نان پاور باورچی اور قصاب کی ترتیب میں۔
۳۵	یہ لوگ کس مذہب کے ہوں؟ کون سے پر نکھلنے بہنر ہیں؟ اے باپیں حلوم کرائے والی کتب حکام کی نگرانی کیسے ہونی چاہئے۔ شہر خج یا فریدیہ کو کنسی کھیل جائز اور کونسی نا جائز ہے۔
۳۶	اڑے بڑے اہم کاموں کو سرانجام کرنے کے لئے سب سے بڑھ کر کس چیز کی ضرورت ہے اور حضرت علیؓ رہنے کے اشعار عمرہ کی تقسیم دسواں مقالہ زمانہ جنگ کی آیات بنگ شروع کرنے سے پہلے کن باتوں کا علم ضروری ہے۔
۳۷	بشمن طاقتور کے ساتھ کیا چال چلنی چاہئے دشمن کے محترہ دن سے حیلہ سازی دھوکا دہی کا بہنر اور اس کا موندن بہت حال حضرت سیبیاؓ کی یہ لہذا ہے نہ نہ نہ سے قلعہ کس طریق سے فتح کیا اور اس کا استیلام۔
۳۸	قصہ تھیل بننے کی خرابیاں قلو فتح پیلنے کے بعد کے لئے مناسبہ امیر
۳۹	رسول اکرمؐ کے قلعہ خیبر کی فتح کا قصہ اور دشمنوں سے حسن سلوک کا سبق گبار ہواں مقالہ امور سفر کے متعلق اپنی خیر حاضر میں کا دوبار کس کے سپرد کرنا بہتر ہے۔ دوڑا کو کتب سیاست و بیطاری کے مطالعہ کی ترغیب اور چند کتب کے نام سکندر اعظم اور ان کی فن بیطاری میں مہارت ہاؤزوں کی امراض کا ایک حیرت انگیز در آسان علاج حضرت عمرؓ کے ناب گورنریٹ المقدس کی نالی شان و شرکت اور اس سے تین اسباق۔
۴۰	غلیفہ عمرو بن عبد العزیز اور انکی فروتنی بارحواں مقالہ آداب سفر میں پہرہ کو کس درجہ چوکس رکھنا چاہئے۔ رات کے فرائض قوت باد کے علاج کا زانا سنگ حضرت حفصہؓ کا خیال سیاہ و بنر زنا کی نسبت مامون الرشید کی دو لونڈیوں سفید اور سیاہ کی دلچسپ ڈیسٹ اور کالی کی بیعت سادات کی شب کی اصلیت کے متعلق ایک عظیم الشان راز کا انکشاف تیرہواں مقالہ قسم کے متعلق جیلوں کے بیان میں۔ تولج بار کا آسان علاج قسم کن الفاظ سے کھانی چاہئے۔

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۸	جمہوری قسم کھانے کا نتیجہ	۴۶	حضرت موسیٰ اور حکیم فلاطون کی نبوت کے بارہ میں دل نشین بحث - اور حضرت موسیٰ کی عظیم الشان فتح -
۳۹	ادب و وقار قائم رکھنے کے طریقے	۴۷	حقیقت نبوت پر چند کلیات
۴۰	دعا قبول ہونے کی ایک ضروری شرط	۴۸	نور ربانی اور حضرت ابراہیم کا قصہ - فلاح دینی دینی فنیوں کی حصول کا ذریعہ کدہ حضرت ابراہیم اور فرشتوں کا سبق - قصہ -
۴۱	اکل حلال کے بعض تاویز و فوائد	۴۹	سلطنت ملنے کے بعد کس حالت میں رہے
۴۲	حلال و حرام کے روحانی اثرات کا راز	۵۰	حضرت عمرؓ کا قصہ فتح بیت المقدس مسلمان بادشاہ کو طالب علم سے کیا سلا کر ناپا جائے -
۴۳	میرت کو ایصالِ ثواب اور اسکی مسئلہ	۵۱	کافر بادشاہان و خواہان صلح سے سلوک بلند ہوتی سے حصول درجات باطن کی کوشش
۴۴	طلقات سے ناوک تشبیہ -	۵۲	قوت لاہوتی کے ذریعہ مخلوق کا سطح پر اگر کچھ نہیں کر سکتے تو زیادہ بجاؤ
۴۵	امام کی ضرورت	۵۳	حضرت مساویہ کی یزید کو ایک ضروری صوفیہ دل کی صفائی کے دینی و دنیوی فوائد -
۴۶	عورتوں کی تعلیم کے لئے فاضل محلہ کی ضرورت	۵۴	عمر کی ایک اور تقسیم
۴۷	حرام کو حلال کر لینے والوں کی حجت بظاہر	۵۵	مجمودین بویہ کو سلطنت دلانے والا حق میں ایک عورت کا ایک مگر جادو اس شعر تھا -
۴۸	ایک حکیم کا قول تین غواہ بخوگاہ ظالموں کے بارہ میں -	۵۶	متصور علاج کا قصہ اور اسکی حقیقت پر بحث
۴۹	طالب علمت کے لئے طہاری سامان کی ترغیب قصہ مریم علیہا السلام سے	۵۷	تالیف قلوب کا آسان طریقہ
۵۰	طالب علمت کے لئے ذخیرہ زر کی ضرورت اور اسکی تلافی کی تدابیر	۵۸	ایکچھوں سے بات چیت کرنے کا طرز
۵۱	ایک ذی علم درویش نے کس طرح آزمائش ہی آزمائش میں سلطنت پیدا کر لی -		
۵۲	صن بن صباح نے کیسے سلطنت چھل کی اور اس سے سبق		
۵۳	کس قسم کے قصے بہت بڑھاتے ہیں اور حضرت عمرؓ کا قصص کے انتخاب کا حکم		
۵۴	فیلذ مامون الرشید نے اپنے بھائی ہادی سے کس طریق سے سلطنت چھین لی -		
۵۵	تاریخی کتابوں کا مطالعہ کس نکتہ بنیال سے کرنا چاہئے -		
۵۶	سیاست شہری کا طریقہ		
۵۷	اشیا کا نرخ بادشاہ کی طرف سے مقرر ہونے		

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۵۵	کسریٰ کا ایک نفیس قول امور سلطنت کے متعلق	۷۵	علم لغت و نحو و علم فقہ و منطق کی توفیق
۵۷	مقبول ساعات	۷۶	علم طب کی حقیقت
۵۸	انبیا علیہ السلام کے مخصوص ایام اور انکی تخصیص کی باریک وجہ	۷۷	پنیر اور اخروٹ کے متعلق ایک لطیف نکتہ
۵۸	حضرت عیسیٰ اور حکیم جالینوس کا عبرتناک قصہ	۷۸	سب علوم میں فضل اور بہت ضروری کو فسا ہے۔
۵۹	ایک دریہ کی ہلاکت ایک تارک دنیا کے ہاتھوں۔ اور نہایت پرہیزگاری کا	۷۹	علم بغیر عمل کی تمثیل اور کچھ احادیث
۶۰	چند دیگر ضروری نصیحتیں	۸۰	کتب الصلوٰۃ
۶۱	کتاب ہذا کا دوسرا حصہ	۸۱	ہمدانی مقالہ احکام ظاہر میں
۶۲	ناموس کی ماہیت	۸۲	باطنی طاقتیں
۶۳	زادروں کی قسمیں۔ اور انکی کرہتیں	۸۳	وضو کی حکمت
۶۴	معجزہ و سحر و کرامت میں فرق	۸۴	انسان اور درخت کی مثال
۶۵	چودھواں مقالہ چند نصائح میں	۸۵	اور چند پراسرار کلمات
۶۶	طالب سلطنت پر طعن کرنے والوں کے جواب اور بعض عجیب و غریب باتیں	۸۶	ترب الہی کیسے حاصل ہوگا
۶۷	پندرہواں مقالہ دلیل استدلال کے قائل کرنے میں۔	۸۷	بے وسواس نماز کے خواص
۶۸	ولائل کی حقیقت پر بسیط بحث	۸۸	دل اور درخت کی نادر مثال
۶۹	سولہواں مقالہ طہارت اور اُس کے آداب و اسباب میں	۸۹	نادر کا راز
۷۰	طہارت کے فوائد و برکات	۹۰	سنن طحا کا ایک موزون قول
۷۱	طہارت ظاہری کے ساتھ	۹۱	حضرت دادو کا دعا کرنے کا نزالہ طریقت
۷۲	سترہواں مقالہ نیابت کے انعام اور ان کے احکام	۹۲	اور سماج کا ایک فائدہ
۷۳	علم شریعت کی باریک خبر کتب	۹۳	مخالفین کا آسان اور مجرب طریقہ
۷۴	خائن علوم کے شر اور حریفیں	۹۴	الطحاں ہواں مقالہ۔ خواص کے بیان اور تحقیق میں۔
		۹۵	چند نکتوں کے خواص اور انکی حقانیت
		۹۶	تجربوں کے لئے ایک موعظہ
		۹۷	محرور و مسلم کی توفیق اور انکی ماہیت
		۹۸	ایک نادرہ کتب
		۹۹	بادشاہ کو
		۱۰۰	بادشاہ کے شریعتی احکام

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۸۷	بادشاہ کی زبان کو مجری باتوں سے روکنے والے کلمات۔	۹۶	شراب ملا لگا اور اسکے خواص بچوں کے کوتے کے جھلک جانے کی دوا
۸۸	مفسدوں کو پرانگندہ کر نیوالے حرورف و شخصوں میں عداوت ڈالنے کے لئے علم کیسیا ہے بھی یا نہیں؟	۹۷	بجھار کی زود اثر دوا
۸۹	قرآن سے استہلال کیسیا گری حاصل کرنے میں کون لوگ کامیاب ہوتے ہیں۔	۹۸	زچہ کے استفراغ رحم کا مفید نسخہ
۹۰	چاندی بنانے کا ایک نسخہ اور موسیٰ و خضر کے قصہ کے ساتھ پوری تطبیق	۹۹	درد و دندان کا کیسا ب نسخہ
۹۱	اس صنعت کے سیکھنے سے پہلے کون کون سے کام سیکھنے لازمی ہیں	۱۰۰	شیطان اور جادو کا اثر زائل کر دینے والی دوا
۹۲	چاندی بنانے کے ضروری قواعد صنعت ابراہار کا بیان	۱۰۱	قرآن شریف کی آیات سے جادو کا اثر زائل ہو۔
۹۳	توتیا ہندی بنانے کی ترکیب	۱۰۲	نڈا سود بنانے کی آسان ترکیب
۹۴	مصنوعی اشیاء بنانے کی کیریں زعفران بنانے کی ترکیب	۱۰۳	بچھو کے کاٹے کو مفید۔ قوت باہ کے لئے اکبر۔ ایک نادر تریاق
۹۵	مشک (دستوری) بنانے کی نہایت آسان ترکیب	۱۰۴	درد کمر اور قوت باہ اور رتیا ج بار دہ کا نافع نسخہ۔
۹۶	مشک اصلی۔ عنبر۔ کا فور کی حقیقت عورت کا دودھ یا حیض جاری کرنے کا قیمتی نسخہ	۱۰۵	ایسا روغن جسکے ملنے سے آگ اثر نہ کر سکے۔
۹۷	بواسیر کی ایک نادر اکبر	۱۰۶	بالکل آواز نہ دینے والے پتھر تنویر میوٹیاں گردا دینے والا پتھر
۹۸	امراض چشم کے لئے ایک نایاب نسخہ جنوں سے ملاقات کرنے اور تسخیر کے خواہاں کے لئے اعمال۔	۱۰۷	بلیسواں مقالہ علم عزائم و تسخیر کو اکب کے بیان میں۔
۹۹	نظر مردم سے پوشیدہ رہ سکنے کا طریقہ بتاتی	۱۰۸	زحل کی تسخیر کا طریق
۱۰۰	گمشدہ کو حق کر نیکا عمل بتاتی	۱۰۹	مریخ کی تسخیر کا عمل
		۱۱۰	مشتی کی دعا
		۱۱۱	زہرہ کی دعوت
		۱۱۲	دونوں کے خصوصیات
		۱۱۳	ان نجات کے فوائد
		۱۱۴	نماز ظہر کے قائم کرنے کی ایک دلچسپ
		۱۱۵	ایک سوال مقالہ گنگو کے بیان میں۔
		۱۱۶	حقیقت منظم پر بحث۔

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۹۹	توحید باری تعالیٰ پر تقریر	۱۰۷	خروش کے جگہ کے خواص
۱۰۰	عالم صغیر و عالم کبیر کی مطابقت	۱۰۸	ریاحوں کی دوا
۱۰۱	انسان کے مدارج کے طور	۱۰۹	طحال کا اذیاں علاج
۱۰۲	روح اور خون کی ماہیت	۱۱۰	ہد کے فوائد
۱۰۳	نفس ناطقہ کے افعال	۱۱۱	قوت باہ کا اذیاں ٹونک
۱۰۴	انسان کے باطنی قوی کے متعلق	۱۱۲	چند کھانوں کے خاص خاص فوائد
۱۰۵	حار فوں کے اقوال	۱۱۳	بچوں کے فوائد
۱۰۶	قلب کے صیقل ہونے کے بے اندازوں	۱۱۴	غذا کھانے کے مفید طریقے
۱۰۷	اور تجلیات اللہ کا نزول	۱۱۵	تیسواں مقالہ - شریوں کے بیان میں
۱۰۸	کمالات باطنی میں اعضائے جوارح کی	۱۱۶	سنبھیل کا موجد کون تھا اور اسکے فوائد
۱۰۹	مساعادت -	۱۱۷	شریت نیلوفر - بنفشہ - خشکاش - بہن
۱۱۰	پاک دلوں پر اسرار روحانی کا انکشاف	۱۱۸	سیب - گلاب کے فوائد
۱۱۱	محبت کا عشق - عشق مجازی تھا یا عشق حقیقی اور اُس کی دلیل	۱۱۹	صفراء کا ایک بے ضرر مصل
۱۱۲	شہد کی مکھی کی مثال اور عبرت	۱۲۰	سرہون کا بیان
۱۱۳	چیونٹی اور مکڑی سے حکمت کے اسباق	۱۲۱	چند درقوں کی خاصیات
۱۱۴	بایسواں مقالہ - وجود عالم کے بیان میں	۱۲۲	دوا کے استعمال کے اوقات
۱۱۵	خلق عالم کی غرض	۱۲۳	تیز کاریوں - سداگوں کے خواص -
۱۱۶	کائنات کا اصلی منبع	۱۲۴	جزام ہمدوں - برص - نقرس - ناسور
۱۱۷	عقل اور نفس کلیہ کا تطابق عرش	۱۲۵	کے علاج ترکا ریوں کے ذریعہ
۱۱۸	روح کے ساتھ	۱۲۶	پانی اور پینا کے آداب
۱۱۹	روزوں کے عظیم المنفعت فوائد	۱۲۷	بالوں کی تراوت اور بدن میں قوت
۱۲۰	دنیا دار کی روح کی مثال	۱۲۸	پیدا کرنے والی دوا
۱۲۱	نارک دنیا کے روح کی تمثیل	۱۲۹	ترکاری کے ذریعہ قوت دماغی اور بدن
۱۲۲	مظالم نفس کی قید	۱۳۰	کی خوش رنگی کی ترقی -
۱۲۳	روحانی عذاب کی کیفیت	۱۳۱	عمدہ غذا کو کھانا ہے -
۱۲۴	ہلاکت نفس کی توضیح		
۱۲۵	ریح کے گوشت اور پتہ کے عجیب و غریب فوائد -		

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۱۱	گوشت کونسا اچھا ہے	۱۲۱	ظلم سے ترہیب
۱۱۲	روحوں کے اقسام	۱۲۲	پچیسواں مقالہ - تہذیب نفوس کے بیان میں
۱۱۳	حیات ابدی حاصل کرنے والی روح	۱۲۳	سب سے بڑا دشمن کون ہے -
۱۱۴	حضرت زین العابدین کی نماز کا حال	۱۲۴	نفس کی ایک جلی خصلت
۱۱۵	مجاہدہ اور کمرہمت باندھنے کی تحریصیں	۱۲۵	نفس کو مہذب بنانے کے طریقے
۱۱۶	یعلیٰ اور مجنوں کا دلچسپ سکا لہ	۱۲۶	عمر کی ایک بڑی علامت
۱۱۷	حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۲۷	تہذیب نفس کے لئے چلکشی کی ضرورت
۱۱۸	اور حضرت ابو بکر صدیق رحمہ اللہ کی اپنی	۱۲۸	دوران چلکشی میں شیطا نو کی شرارتیں
۱۱۹	اپنی بیویوں سے موت کے قریب پہنچنے	۱۲۹	اس چلکے کے فوائد
۱۲۰	ضروری باتیں -	۱۳۰	شیخ کی ضرورت
۱۲۱	حضرت جنید کا لفظ ایک سچے سے	۱۳۱	سچے دھل سچ کی عادتیں - اور اس سے
۱۲۲	حضرت بابزید بطنامی اور حضرت	۱۳۲	تحصیل فیض کی ترغیب
۱۲۳	جنید بغدادی کے متعلق کھجوروں کے	۱۳۳	سو وطنی کے نتائج
۱۲۴	پر امرارتھ	۱۳۴	مقالہ پچیسواں - نبوت اور سعادت
۱۲۵	حضرت رابعہ بصری کی ایک کرامت	۱۳۵	کے بیان میں -
۱۲۶	حضرت جنید اور حضرت شبلی کے	۱۳۶	نبوت و سعادت کبھی ہے یا دہی
۱۲۷	دو واقعہ	۱۳۷	نفس ہر فعل میں مجبور ہے یا مختار
۱۲۸	چوبیسواں مقالہ - کھانے پینے کے	۱۳۸	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبوت سے
۱۲۹	آداب میں -	۱۳۹	پہلے کتنے سال غار حرا میں مجاہدہ کرتے رہے
۱۳۰	کھانے کے اہتمام میں لگے رہنے والے	۱۴۰	دشمن ملک قبلی امراض اور ان کا علاج
۱۳۱	لئے ایک عبرت ناک مثال -	۱۴۱	چلکشی کی تائید قرآن و حدیث سے
۱۳۲	جہنم کے دروازے جسم میں کون کون سے	۱۴۲	محنت پر ترغیب اور چند اعلیٰ مثالیں -
۱۳۳	ہیں -	۱۴۳	معجزات کے منکر کے جواب ہتھ لال سے
۱۳۴	سب سے بڑھ کر قبیح فعل کونسا ہے -	۱۴۴	سامحت اور اسکی وجہ
۱۳۵	حرام خور کی دعا کا حال	۱۴۵	حقنا ارادہ کرو گے اتنی ہی ہمت ہوگی -
۱۳۶	تین بزرگوں کی حرام کی چھان بین کے	۱۴۶	بلند منزل میں ملنے کا نسخہ
۱۳۷	متعلق بے نظیر عمل -	۱۴۷	رات دن کے اعمال کیسے ہوں
۱۳۸	کھانا کھانے کے آداب	۱۴۸	ستائیسواں مقالہ اذکار کے بیان میں
۱۳۹	حلال کی ترغیب سے مقصود کیا ہے -	۱۴۹	ذکر کی فضیلت آیات و احادیث سے

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۳۴	ذکر کی قمیں اور انکے مختلف فوائد	۱۴۷	محبت اور عشق میں فرق کیا ہے
۱۳۵	درجات مکاشفات کس ذریعہ سے حاصل ہوتے ہیں	۱۴۸	عشق کے نتائج حسنہ
۱۳۶	امیہ بن سعلت کا نبوت کے امتحان میں ناکام رہنا اور اس کا سبب	۱۴۹	نصل شوق اور مکاشفہ کے بیان میں
۱۳۷	آخر کا میابی ہوگی کیسے	۱۵۰	مکاشفہ کی بنیاد کس چیز پر ہے۔
۱۳۸	اٹھائیسواں مقالہ جہاد نفس اور اس کی تدریس میں نہایت ہی پُر اسرار باب ہے	۱۵۱	مکاشفہ کے اقسام۔ اور افضل کونسا ہے
۱۳۹	جہاد اکبر کونسا ہے	۱۵۲	اسرار الہی سے واقفیت
۱۴۰	قابل خطاب چیز کیا ہے	۱۵۳	ملائیکہ اور جنات کی اطاعت پذیری
۱۴۱	سکر مہادی تا دیب عقل و نقل میں موازنہ کرنے کا ایک	۱۵۴	قوائے ناسوتی کی لطافت
۱۴۲	بنیامیزان تیرے اصلی فرائض کیا ہیں۔	۱۵۵	اطلاع غیب الہی پر نفیس اور قابلِ بدیعت
۱۴۳	مجاہدہ کے بعض فوائد عاجلہ اب تم کو لازم کیا ہے	۱۵۶	حضرت جنید اور ابو یزید رحمہ کے اقوال
۱۴۴	حضرت داؤد علیہ السلام کے وعظ کا ایک اعلیٰ قصہ	۱۵۷	حضرت فاطمہ علیہا السلام کی ایک عجیب کرامت
۱۴۵	حضرت ابراہیم و اسماعیل علیہما السلام کا مکالمہ مسئلہ زوج کے بارہ میں	۱۵۸	منکرین کرامات کے لمحے الزامی جوابات
۱۴۶	نفس شیطانی کن ہتھیاروں سے حملہ آور ہوتا ہے۔ اور عجیب توضیح	۱۵۹	جہالت کو علم سے بدل چنے والی ایک
۱۴۷	مجاہدہ کے درجات	۱۶۰	اکسیر عظم
۱۴۸	ترغیب کی چند آخری اور ضروری اور ہر وقت یاد رکھنے والی باتیں	۱۶۱	نصل و غلط و نصیحت کے بیان میں
۱۴۹	انیسواں مقالہ محبت اور شوق اور شہادہ مکاشفہ اور مواعظ دزدانہ عقلیہ و قلبیہ کا بیان۔	۱۶۲	مبتدی کو خوف اور شہتی کو شوق دلانے کا
۱۵۰	محبت کا سب سے پہلا مضبوط۔	۱۶۳	قاعدہ اور اس کی فلاسفی
		۱۶۴	کھانا دن بدن کم کر سکنے کا ایک عمدہ طریقہ
		۱۶۵	حالت تھری کب منتقل ہوگی۔
		۱۶۶	مقالہ تیسواں علم و عمل کے بیان میں
		۱۶۷	تین مخصوص گروہوں کے نام
		۱۶۸	صوفیائے کرام کے علوم
		۱۶۹	اسماء گرامی بعض صوفیائے کرام
		۱۷۰	نقلی صوفیوں کی کڑوتیلیں
		۱۷۱	علمائے آخرت کے اسمائے گرامی
		۱۷۲	امام غزالی رحمہ کی اپنے استاد امام الطبرین اور امام ابو اسحاق رحمہ فیروز آبادی کے مناظرہ میں شمولیت اور مناظرہ پر پرجب
		۱۷۳	ریویو۔

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۵۵	امام شافعیؒ کا ایک عجیب خواب اور جوہرین	۱۶۵	علماء کے مقاصد کے حصول کا ذریعہ
۱۵۶	سے ہمیشہ کے لئے کا۔ آدھ نصیحتیں	۱۶۶	طاہر سلطنت کے مقاصد کی کامیابی کی سبیل
۱۵۷	علم کس چیز سے قدرہ کر سکتا ہے	۱۶۷	ایک نفیر کی درجہ شاہی تک ترقی کا قصہ
۱۵۸	ضرر رسان علوم اور صنعتیں کو کونسی ہیں	۱۶۸	طاہران سلطنت کا ایک کالج اور اُس کی سرگزشت
۱۵۹	فصل عجائب اشعار کے بیان میں	۱۶۹	مکان مغرب کا ایک کرشمہ
۱۶۰	کوہ قاف سے مغرب میں ایک نامعلوم زمین کی امت کا عجیب حال	۱۷۰	مقالہ ابن سینا کے رو کے بیان میں
۱۶۱	تیم بن حیدب کا قصہ اور رویت دجال	۱۷۱	کیا شمس و کوکب جمادات سے نہیں اور
۱۶۲	حضرت علی رضہ و رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم و عبد اللہ بن مسعود رضہ کا جنوں کے ساتھ ایک دلفریب قصہ	۱۷۲	اسپر بسیط بحث
۱۶۳	ربیع بن بلعام کا اعجاز کا قصہ	۱۷۳	سورج کی حکومت عالم بالا میں اور تاثیرات عالم سفلی میں
۱۶۴	دہانہ نیل کی تلاش اور خضر سے ملاقات اور متقیوں کے محلات تک رسائی۔ نیز بڑھاپے سے جوانی کے حیرت انگیز حالات	۱۷۴	کیا زندگی بغیر روح کے ممکن ہے
۱۶۵	بلوقیا اور عفان کا قصہ حضرت سلیمانؑ کے تاجوت تک پہنچنا۔ ایک مردہ کا تین بار زندہ ہونا۔ حضرت سلیمانؑ کی خاتم مبارک کا بدیر رسول مقبول صلعم کے پاس اور ایک سانپ کے حیرت انگیز کام وغیرہ	۱۷۵	فصل زہد کے بیان میں
۱۶۶	چند نامور کتب کے مطالعہ کی ترغیب	۱۷۶	لفظ زہد کی تحقیق
۱۶۷	اخلاق کی وسعت معلوم کرنے کا ذریعہ	۱۷۷	زادوں کے اقسام
۱۶۸	دنیا و آخرت کی تشبیہ۔ بنیین کے ساتھ خدا کے حضور پہنچنے کی وہ فیدہ شائیں	۱۷۸	لوگ زہد پر آمادہ کس سبب سے ہوئے
۱۶۹	فصل بلند ہمتی کے بیان میں	۱۷۹	اصلاح ظاہر کا مدار سلامت قلب پر
۱۷۰	ہمت کی تعریف	۱۸۰	سب سے بڑا زہد کیا ہے
۱۷۱	ہمت اور نفس کا تعلق	۱۸۱	اصلی زہد کے فائدہ
۱۷۲	خست کا سبب کیا ہوتا ہے	۱۸۲	یہ تجھے علم نہیں کہ تیرے نقل کما تک ترقی کر سکتی ہے۔
۱۷۳	ذوالقرنین اور موجدان علم میریتی کے اسباق	۱۸۳	کیا آگ کا جسم۔ رنج سے بے
		۱۸۴	نفس کی سب سے بڑی غمیتیں کیا ہیں
		۱۸۵	کن باتوں کے چھوڑنے سے نیک امور کو راہ ملیگا۔
		۱۸۶	نفس کا طیارہ اور اس سے تفایر
		۱۸۷	زہد کے ذریعہ ہی نجات کیا ہیں
		۱۸۸	کیا مالدار جو غنا زہد کے متناقضات
		۱۸۹	زہد کے لوازمات

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۷۷	دل کے کتے اور ان کا شمار	۱۹۱	قیامت صغریٰ کے حالات اور انکو ظاہری احوال کا
۱۷۸	دنیا میں پیسے ہوئے شخص کا معاملہ	۱۹۳	باطنی کیفیات سے تطابق
۱۷۹	حقیقی بیداری کب حاصل ہوگی	۱۹۴	توئے انسانی کس کس چیز سے صیقل پختہ ہیں۔
۱۸۰	حشر محض ارواح کے لئے ہے یا اجساد کیلئے	۱۹۵	جنس کے القامات صوری ہونگے یا معنوی
۱۸۱	اجساد کی جزا سزا کے متعلق ایک	۱۹۶	تین بڑی چیزیں
۱۸۲	فیصلہ کن دلیل	۱۹۷	فصل اسرار نبوت کے بیان میں
۱۸۳	زہد کی ترغیب میں چند قیمتی نصائح	۱۹۸	لفظ بنا کی نفوی تحقیق
۱۸۴	فصل روح کے بیان میں	۱۹۹	نبوت کی ابتدائی علامات
۱۸۵	روح کی حقیقت پر بحث	۲۰۰	نقنا طیس۔ سنگ بڑا لک کی خاصیتیں
۱۸۶	جسم سے جدا ہو کر کیا روح بھی فنا ہو جاتا ہے	۲۰۱	نشد لاتے والے طہم کا ذکر
۱۸۷	روح کے بقا پر عقلی دلیل	۲۰۲	پتھر کے ذریعہ بارش
۱۸۸	موت کی صحیح تعریف	۲۰۳	سلاہنے والا پہاڑ
۱۸۹	روح کی خوشی اور رنج کا معیار	۲۰۴	باقوت کی ایک عجیب خاصیت
۱۹۰	نفس کو رفیق اعلیٰ کی طرف لے جانے	۲۰۵	روح خلق۔ ہرک کی خاصیت
۱۹۱	کا آسان طریقہ کیا ہے۔	۲۰۶	عکاس میں سے ترکوش کی ادن کی ایک عجیب خاصیت
۱۹۲	علامہ کفر بکب حاصل ہوگا۔ روحوں کے	۲۰۷	زہر کے اثر اور جگر کی حرارت کے لئے مفید اشیاء
۱۹۳	آپس میں تعلقات	۲۰۸	انڈے پرانگ کے نائٹروجن کا ایک طریقہ
۱۹۴	موت کی کیفیت	۲۰۹	بعض دیگر خاصیتیں
۱۹۵	فصل موت کے بیان میں	۲۱۰	جادو کی عمل میں کن شہداء سے مدد لی جاتی ہے
۱۹۶	ملک الموت کے روح قبض کرنے کی ترقی نشیہ	۲۱۱	نبوت کی شرائط خاص و کثر کو ساتھ مخصوص ہوتی ہے۔
۱۹۷	سائپوں کے متعلق چند نادرواخص	۲۱۲	ملک مغرب کے بعض علامات
۱۹۸	خواب سے استدلال اور اسکی کیفیت	۲۱۳	فلاسفہ کے اقوال سے ہی نبی کے مخصوص نمونے پر دلیل
۱۹۹	قرآن شریف کی تلاوت سے جان کنندی کی	۲۱۴	سب کچھ نیر سے اندر ہے اور تو بہت گھڑنا ہے
۲۰۰	مکلفیت کے کم ہو جانے کی فدا سنی	۲۱۵	اندرونی عادات پر کی تشبیہ کلب ظاہری کے ساتھ
۲۰۱	کونسا علم قبر میں کام دینگا	۲۱۶	سرازدہ کے عصا کی ایک عجیب خاصیت
۲۰۲	عذاب قبر کی حقیقت	۲۱۷	سیلان علی السلام اور دوسا بنوں کی محافظت
۲۰۳	میزان کی تحقیق	۲۱۸	ذوالقرنین کے قصے کے سبق
۲۰۴	سود و شت و دت کی بنیاد کیا ہے	۲۱۹	فصل نبوت۔ رسالت۔ کرامات۔ معجزات۔ نارنجیات کی حقیقت کا بیان
۲۰۵	فصل قیامت صغریٰ اور کبریٰ کے بیان میں	۲۲۰	طوطی لٹل نیرجیت کے جدا دوسوں کا ذکر
۲۰۶		۲۲۱	ممنونی حدیثیں: بادشاہ اور نیرجی دونوں کی ضرورت پر تقریر

کلیسرا دربان اردو

دربیان علم کیمیا - لیمیا - سمیا - سیمیا - ریمیا
 دو ستواس کتاب میں مکمل، قدیم کے خفیہ اور سرستہ و ذریعہ کی تعلیمی و مطبوعہ مسودات کی
 جستجو سے اردو زبان میں ترجمہ کر کے ظاہر کئے گئے ہیں۔ اس کتاب میں انہیں نادر علوم کے متعلق ایک
 سے ایک بڑھ کر نادر عجیب غریب - حیرت انگیز اعمال و نفاذ ۲۵۵ کرشمے درج ہیں ۴
 سب سے اول فاضل مولف نے علم سیمیا یعنی فن نیرنجات و نظربندی کو لیکر انسان کا دوسرے
 حیوانات کی صورت اختیار کرنا - اڑتے دکھائی دینا - لوگوں میں موجودہ کران کی نظر سے پوشیدہ رہ
 سکتا - خشک درخت میں پھل لانا - آن کی آن میں درخت پیدا کر دکھانا - ہوا میں دشمن کو گھوڑے اور
 لشکر آتے دکھائی دینا - بے آب داد ہفتوں بلکہ مہینوں صبح سالم رہ سکتا - لوگوں کے راز معلوم کرنا -
 کاغذ کو روپے یا سونا کر دکھانا - پانی پر چلنا - دینہ برسانا - بجلی چمکانا - لوگوں کے خیالات - حیوانات
 روحانیات اور دشمنوں کے دلوں کو قابو میں لانا - زمین کے خزانے اور عجائبات دیکھنے اور جنوں
 کو نظر کر کے حاجات بر لانے کے اعمال بیان کرتے ہوئے علم ریمیا یعنی فن شعبات کو شروع
 کیا ہے - جیسے جلتی آگ تنزد میں بغیر تکلیف کے جا بیٹھنا - نیز پانی اور آگ کے دوسرے نمائش
 مکالوں اور چرخوں کے عجائبات ظاہر کرنے کی دواشیاں - بنوں و خفیہ باتوں و خزانوں کو معلوم
 کرنے کی بوٹیاں - پتھر و سائب و نمد کی کھیاں وغیرہ بوقت ضرورت خود پیدا کر لینے - اور بال سیاہ و
 دراز کرنے - عجیب و غریب سرموں اور سیاهوں اور دھونیوں کے حیرت انگیز کرشمے کے طریق
 بتا کر علم کیمیا یعنی فن اکسیر و رسائن چنانچہ دوسری عام دھاتوں کو خالص سونا و چاندی بنانا
 موٹی لعل - جو اہر و خیر تیار کرنے اور اس قسم کی کا، آمد چیزوں کو بغیر تکلیف بنانے کی ترکیب
 واضح کرتے ہوئے علم لیمیا یعنی فن طلسمات و سحر کا ذکر کیا ہے - جیسے فراخی رزق - بادشاہوں
 کو اور عام لوگوں کے دل قابو میں لانے - چوروں کو پکڑنے - کاشدہ چیز و دوست کو دہاں لانے
 غایب شخص کا حال معلوم کرنے اور بروج و سیاروں کے خواص کا علم حاصل کرنے کے طلسم
 درج کرتے - علم سیمیا یعنی نتیجہ جنات و کواکب کی طرف متوجہ ہوتے ہیں جیسے چاند سورج -
 زہر - مرتزق - زمل - مشتری وغیرہ ستاروں اور ہر قسم کے جنوں اور پرزادوں کو عہد امانت اور ادا کے
 نزدیک قابو میں لاکر ہر قسم کی حاجات بر لانے کے خلاصہ ذکر کئے ہیں - اس سے پہلے ایسے نادر
 فنوں میں کوئی ایسی جامع کتاب طبع نہیں ہوئی - افسوس قلمت جگہ کے سبب ہم منصفانہ دست
 مضامین نہیں دے سکے - اگر کسی کو ضرورت ہو تو ہم سے طلب کریں + قیمت ۵۰ روپے محمد اظہار

یہ منبر ہے - آراہنہ کو بازار سرایانہ - لاہور

مجر باسیوطی

ترجمہ اردو

کتاب الرحمة فی الطب والحکمة

مصنفہ قدوة الانام حضرت امام جلال الدین عبد الرحمن سیوطی

وہ کون شخص ہے۔ جو امام موصوف کے نام نامی سے واقف اور آپ کی دُوبے ہماء
تصانیف کا شیدان ہو۔ آپ نے جس طرح کہ دیگر فنوں میں سینکڑوں تصانیف ارقام فرمائی
ہیں جن کے مستند و مستند ہونے کو کل زمانہ تسلیم کئے ہوئے ہے۔ اسی طرح علم طب اور تعلیمات اور
کلمات اور دیگر مجربات میں یہ کتاب نہایت جامع سب سے زالی طرز پر بہت مفید لکھی ہے اس میں
اپنے جملہ امراض بلغمی۔ صفرادی۔ سودادی۔ دومی جلد سے متعلق ہوں یا اندروں سے سر کے
متعلق ہوں۔ یا آنکھوں۔ دماغ۔ کانوں۔ ناک۔ پھیپھرو۔ دل۔ جگر۔ طحال۔ معدہ۔ اعضاء تناسل
رحم۔ حمل۔ پانچ۔ پاؤں وغیرہ کے مہلک امراض مثل طاعون۔ ہیضہ وغیرہ کے ہوں۔ یا
دیرینہ مثل آنشک۔ سوداک۔ نامردی۔ سستی مردوں کے متعلق ہوں یا عورتوں اور
بچوں کے بارہ میں بہرہوش کرنیوالی ہوں۔ نیش مرگی۔ ام العصبان یا درد سے تنگ کرنیوالی
غرض جتنی قسم کی امراض انسان سے متعلق ہیں۔ سب کا ایسا مختصر کم خرچ زود اثر اور مجرب
علاج لکھا ہے۔ کہ حیرت ہوتی ہے۔ نیز علامات تشخیص موجبات امراض بھی واضح طور پر بیان
کئے ہیں۔ علاوہ ازیں ہر مرض کا علاج تعویذات اور ادوا وادعیہ و کلمات سے بھی لکھ دیا
ہے۔ تاکہ جس بات پر کسی کا یقین اعتبار ہو کر لے۔ طب سے فارغ ہو کر علامہ موصوف نے
اس کتاب میں اپنے بقیہ مجربات چمڑا رنگنے۔ سیاہی بنانے۔ صابون سازی۔ شربت۔ معونین
کشتہ جات تیار کرنے۔ زہریلے جانوروں کے کاٹنے کے تریاق۔ غذاؤں کے خواص۔
اور حفظان صحت کے ضروری اصول کے متعلق ۱۸۵ باب درج کئے ہیں۔ چونکہ یہ کتاب عربی
میں تھی۔ ہم نے ایک فاضل طبیب سے اس کا اردو ترجمہ کرنا شروع کیا ہے

قیمت صرف ایک روپیہ (عمر) محمولہ ایک ہزار خریدار

تھ

المش

مینجر اے۔ آر اینڈ کمپنی۔ بازار سریانوالہ۔ لاہور

استاد مسمریزم

بمعہ عمل تنخیر ہمزاد و قواعد حکمت اشراق

بالقصور

علم مسمریزم کی شان اور تنخیر ہمزاد کے لائق ہی فائدہ سے کون واقف ہے۔ لیکن ان کی تلاش میں باوجود تجسّم تامد و سرگردانی غار کے جب طالبوں کو کوئی راہ راست بتانے والا استاد یا استاد سے بے پرواہ کرنے والی کتاب نہیں ملتی۔ تو باپوس ہو کر ان علوم سے بھینی رکھتے ہوئے چھوڑ بیٹھتے ہیں۔ اس نادار کتاب میں یورپ و امریکہ بھر کی تصنیفات متعلقہ علم مسمریزم کا ترجمہ پوری وضاحت سے ادا کر کے خود مسمر صاحب درجنوں نے ایشیا سے لیکھا کر یورپ میں سب سے اول اس علم کو پہنچایا کی کتاب کو حل کر دیا گیا ہے اور مطلب کو واضح کرنے کے لئے مختلف مقامات پر جو ہمیں تفویہ بھی دی گئی ہیں۔ اس کے بعد روحانی قوت کو زرقی دینے اور انوار قلبی کو صیقل کرنے اور حجاب غفلت کو اٹھانے کے لئے چند تجربہ کردہ آزمودہ اور جدید قواعد حکمت اشراق درج کئے گئے ہیں۔ پھر ایک لائق عامل سے جس نے خود کالوں کی محنتیں اور مشقتیں جھیل کر ہمزاد کو سیکھا۔ بلا کم و کاست عمل ہمزاد دکھو کر ختم کیا گیا ہے +

ہمارا دعویٰ ہے اور بڑی دلیری اور ہر دلی سے علی روس الاشہاد ہم اسے پیش کرتے ہیں کہ اس سے قبل کسی زبان میں کسی ملک میں کسی شخص نے ایسا بے نظیر مطالب ایک شیدائی ہمزاد کو شفیق استاد کی طرح قدم بقدم منزل مقصود تک پہنچانے والا رسالہ نہیں لکھا نہ کسی نے کبھی مشفا اور نہ دیکھا۔ اس ماز کو تو اس فن کے ماہروں نے بڑی کوشش سے سینہ میں ہی دبائے رکھا۔ آؤ پیارو! ایک دفعہ بھی دیکھو ۱۱۔ تراؤ۔ جو ہم نے لکھا ہے بالکل سچ پاؤ گے اس کے بعد ایک شیر بھر کی شیر کا عمل مجربہ ذکر کر کے آئندہ سکندر سی اور حیرت افزا پرفواندہ لکھوٹی کی ترکیب ہے پھر مردوں سے ملاقات کرنے اور روجوں سے فیض اٹھانے غیب سے حالات معلوم کرنے کے اعمال اور آخر میں خلاب مغلوب دوست دشمن کو بذریعہ طلسم سکندر معلوم کرنے کے بعد اول پرہیز کیا گیا ہے۔ اگر اس کتاب کی عام اشاعت منظر اور غریباں ہم سے پہنچا تا مقصد ہوتا تو اس قیمت دس روپے سے ہرگز کم نہ رکھتے لیکن ہمارا رفاہ عام صرف ہم ہی نہیں بلکہ ہر ایک کا بہتہ ہے۔

محصلاً اک ۲۸

بیخبر اسے۔ آر۔ ایند کمپنی۔ بازار سر بائو الہ لاہو

گلشن اسرار لاہوت ناسوت

جزا بن اردو

اس نگاشتن میں علوم خفییہ کے متعلق بہت سے نامور و نایاب کتب، رسالوں کو جمع کر کے ایسا فیض و نور عطا کیا گیا ہے کہ جو دیکھتا ہے محو حیرت ہو جاتا ہے ۛ

۱) کتاب مصباح الوجود و اسرار الکنوز مصنف علامہ عبد الوہاب غازی کا ترجمہ ہے جس میں اپنے علم جفر کے متعلق کل ذرات و محاسن اور مرآت مازوں کو منکشف کر کے تہج اقسام خطوط طلسمی کو ذکر کیا ہے۔ نیز اس کے ساتھ ہی ایک سالہ بحر اکتاف فی علم المعروف بھی اس مصنف کا پیش کیا گیا ہے ۛ

۲) اسرار النساء یعنی حیرات جالینوس کا ترجمہ ہے اُنکی تشریف آفرینی کا فی ہے کہ قلم میں ادا کرنے کی طاقت نہیں۔ اس میں آپ نے کل امور متعلق ذکر و انات و سماجیات خاص تجربہ خود درج فرمائے ہیں ۛ

۳) ادواء الزکیہ مصنف امام محمد غزالی کا ترجمہ ہے اس میں آپ نے نہایت اعلیٰ اور مفید علمیات کو ذکر فرمایا ہے ۛ

۴) میزان العدل مصنف مولانا عبد القادر بن حسین اوجھی خادم حجرہ نبویہ مدینہ منورہ کا ترجمہ ہے۔ فیاض مصنف علم رمل کو دریا در کوزہ کر کے اس علم کے کل معنی حل کر دئے ہیں۔

۵) فرائح الرغائب یہ بھی عبد القادر مذکور کا ہی تصنیف کردہ ہے اس میں آپ نے علم نجوم نہایت عمدگی سے بھر اس کے جمیع اسرار کے مدح فرمایا ہے ۛ

۶) فہر المروج فی دلائل البروج مصنف فیاض مذکور آپس برجون کے خواص و احوال مفصل درج ہیں ۛ

۷) لطائف الاشارة فی خصائص الگو اکیلیہ مصنف فاضل مذکور حدیث کے نام سے ظاہر ہے آپس کو اکیلیہ کی خاصیات و تاثیرات کا پورا ذکر ہے ۛ

۸) درة البیضاء فی صفة الکرمیہ مصنف شیخ امام احمد بن حنبل شافعی کا ترجمہ ہے جس میں انہوں نے سترہ بابوں میں علم کیمیاء کے متعلق تسلی بخش تحقیقات کو کہ نہایت عجیب غریبہ سنجی و اسرار سے مطلع کیا ہے ۛ

۹) شیخ محمد بن ابن عربی رحمہ اللہ کا قلم ہے جس سے ہر شخص مطابق قرآن مجید پر کام میں غالب ہو سکتا ہے نہایت عجیب چیز ہے

۱۰) اسرار ربانی فی علم الروحانی مصنف شیخ عبد الکریم بن علی کا ترجمہ ہے اس میں جمیع اقسام علوم روحانی و ہر اراکاتہ سبب ذکر کر

۱۱) رسالہ خواص عجیبہ فوائد غریبہ مصنف مولوی سید حسین علی صاحب حسن نظامی آپس فیاض مصنف نے انسان کی کل

امراض کے دوا و شواہد و احوال و محالجات کے علاوہ ان کی ادویہ کی تشریف وغیرہ بھی درج کر دی ہے جن کے نام

مشکل تھے۔ اور وہ کام تو تلاش میں مشکلات کا سامنا ہونے کا اثر لیتا تھا ۛ

۱۲) عجائب الاسرار مصنف فاضل مذکور آپس نہایت مختصر و مفید سے حیوانات کے کل خواص و فوائد اگاہ کر کے

فن ذراعت کے متعلق نہایت مفید فوائد و احوال قلم کئے ہیں۔ علاوہ ان میں اور بھی بعض قابلِ ملاحظہ و ملاحظہ موجود ہیں۔

غرض ہر ایک سالہ اپنے فن میں کامل اور بے مثل ہے۔ یہ رسالہ سینکڑوں کتب کے مطالعہ اور تلاش کے بعد منتخب کر کے

اس نگاشتن میں بہت ناظرین کئے گئے ہیں۔ زیرِ طبع ہے۔

المشتہ:۔ اسے آر۔ اینڈ کمپنی۔ بازار سربراہیوالہ لاہور

ڈاکٹری سنیاں اور بیدک ویونانی طب کا پنچوڑ

طلسی گولیاں

جیسا کہ ان کے نام سے ظاہر ہے یہ سینٹیز گولیاں ہر قسم کی بلغمی صفراوی۔ سوداوی۔ ورمی امراض و نقائص کو دور کر کے دماغ کو طاقت حافظہ کو ترقی۔ اعصاب کو قوت۔ جگر و طحال۔ گردہ و مثانہ کی صلاحیت۔ مدہ کو تقویت۔ دل کو قوی و سرور۔ روح کو منہا۔ چہرہ کو لباش و سرخ شدن مضبوط و جنت بنا لے میں اکیر کا حکم رکھتی ہیں۔ علاوہ برآں جوانی کی ہر قسم کی غلط کاریوں اور بے اعتدالیوں کا پورا تدارک کر کے از سر نو قوت و رجولیت و جوہر تولید کو قائم کر کے بے اندادہ ترقی دیتی ہیں۔ اور اداسک تو ان کا لازمی نتیجہ ہے۔ نہ جریان و سرعت و انزل کی شکایت باقی رہ جاتی ہے نہ کثرت احتلام و رقت سے دل پریشان ہوتا ہے۔ ہر وقت دن و عید و عقیب برات معلوم ہونے لگتی ہے۔ مستورات کی مخصوص امراض کے لئے بھی از حد مفید ہیں۔ کمال یہ ہے کہ تریاق سے بڑھ کر دوا اثر ہیں اور چند ہی روز کے استعمال سے طبیعت کو اس سطح پر پہنچا دیتی ہیں۔ کہ عمر بھر کے لئے انسان ادویہ سے بھائی پالیتا ہے یہ نہیں کہ جب تک کھاتے رہے فائدہ پھر دہی مصیبت۔ طاقتور اور ہر قسم کی مرغن غذا کو ہضم کر دینا ان کا معمولی کوشش ہے۔ عمر رسیدہ حضرات کے لئے خاصکر تیرہ ہدف ہیں۔ جو کوئی بے کمالیات اور سینکڑوں دواؤں کو کراتے خشک کرادیں جو کئے ہوں ایک دفعہ بکھر و آرزو مائیں۔ ہمارا دعوئے ہے کہ ان دواؤں کے بغیر ان کو ضرور شفا مل جائے گی قیمت فی ڈیڑھ پچاس گولی (دسے) ۱۱ محمولہ ڈاک ہر کل پلے گا دس گولیاں ہو گا۔

ایک صد سالہ ہزرگ کا مجربہ و آزمودہ

طلاء نادارہ

حرمی جیسی دولت کو کھوئے ہوئے خواہ کتنا ہی عرصہ گزر چکا ہو اور اب مایوسی تک نہایت پہنچ چکی ہو۔ اور کتنے ہی علاج بے ثوابت ہو چکے ہوں۔ کتنا ہی پیہر برباد ہو چکا ہو۔ مگر خدا کی رحمت سے نا امید نہ ہو جائے اور ہمارا یہ تدارک ہمیشہ طلأ و شگونیئے طلا چن دہی روز کے استعمال سے ہر قسم کی کجی کو دور کر دیتا ہے۔ پشموں کو از سر نو مضبوط اور کمزوری کو طاقت سے بدلتے۔ درہم و قوت و تولید بحال رسانی پھیلی ہے۔ سرن جمانے کا کام دیتا ہے۔ لطیف بہتہ نہ پٹی باندھنے کی ضرورت نہ رہتی نہ تکلیف دہ لگانہ نہ بوسے طبیعت تنگ ہوئی اور نہ آجے اور بھانے سبب کے بغیرت فی خیر ہے محمولہ ڈاک ۴۴ کل پلے گا دس گولیاں ہو گا۔ اس دواخانہ کی جل و خا و کتابت ساریت مجتہداً جاتی ہے۔ وہی کو آغاں۔

میجر۔ دو اخانہ تریاق صحت معل طویلہ شاہ لاهور

بسم اللہ الرحمن الرحیم
 بِحَمْدِهِ وَتَوْفِيقِهِ عَلَى دُسُوْلِهِ الْكَرِيمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

امام حجۃ الاسلام زین الدین ابو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی قدس اللہ اوجد فرماتے ہیں چونکہ
 میں نے اہل زمانہ کی بہتوں کو مقاصد ظاہری و باطنی کے حاصل کرنے سے قاصر دیکھا
 اور بہت سے بادشاہوں نے مجھ سے یہ فرمایش کی کہ میں ایک بے نظیر عدیم المثل
 کتاب ایسی تصنیف کروں جو انکے واسطے حصول سلطنت و دولت اور کل مقاصد
 میں مدد و معاون ہو۔ پس میں نے خدا تعالیٰ سے استخارہ کر کے یہ کتاب تصنیف
 کی اور سُوْرَةُ الْعَالَمِیْنَ وَکَشَفْتُ مَا فِی الدَّارِیْنِ اسکا نام رکھا اور چند بابوں اور
 مقالات پر اس کو مرتب کیا اور ایسی حکمتوں اور ترکیبوں سے اس کتاب کو
 مزین کیا ہے جن کے ذریعہ سے انسان دینی اور دنیاوی عزت و حُشمت اور
 سلطنت و دولت حاصل کر سکتا ہے۔ اور ایسے مضامین مفید تحریر کیے ہیں
 جو ہمت انسانی کو بلند کر کے ہر شخص کو حُضیض ذلت سے اوج عزت کی طرف
 عروج کرنے کی رغبت دلاتے ہیں اور اس مطب کی تحصیل کے واسطے میں
 نے نہایت کافی و وافی بیان کیا ہے اور اس کی ترتیب و تدبیر نہایت موزونیت

کی ہے پس یہ کتاب عالم اور زائد اور بادشاہ سب کی رفیق ہے خصوصاً بادشاہ
 کو اپنے لشکر کا دل خوش رکھنا اور اُن کو اپنی طرف وعظ و نصیحت کے ساتھ
 جذب کرنا نہایت ضروری ہے۔ سب سے پہلے جس شخص نے اس کتاب کو
 نقل کر کے مجھ سے مدرسہ نظامیہ میں لوگوں سے پوشیدہ میرے سفر سے
 دوبارہ واپس آنے کے بعد پڑھا وہ زمین مغرب کا ایک شخص محمد بن قمرت
 ابن سلیہ سے ہے اور اسی کے ذریعہ سے اُس نے سلطنت حاصل کر لی
 یہ کتاب نہایت عزیز ہے اسکو ہر ایک کس و ناکس کے حوالہ نہ کرنا چاہیے کیونکہ
 اس کے اندر ایسے اسرار ہیں جنکا پوشیدہ رکھنا بہت ضروری ہے کیونکہ
 عام لوگوں کی طبیعتوں کو ایسی باتوں سے نفرت ہوتی ہے۔ اور اس کتاب میں
 ایسے نایاب علوم اور اشارات نفیہ ہیں جو ایسے غوامض اسرار پر دلالت
 کرتے ہیں جنکو سوائے کامل علماء کے کوئی نہیں جان سکتا اور نہ بجز فاضل
 حکماء کے کوئی انکو پہچان سکتا ہے۔ اے ناظرین خدا تعالیٰ تم کو اس کتاب
 پر عمل کرنے کی توفیق دے کیونکہ وہ تمہاری سب مرادوں کے پورا کرنے پر
 قادر ہے۔ مصنف کا کلام ختم ہوا۔

فقیر الی امہ حسین واعظ عرض کرتا ہے کہ جب میں نے اس کتاب کو غریزہ الوجود

لے یہ بزرگ امام غوالی علیا رحمۃ کے نامور شاگردوں سے ہے اور اُس غمراہ کے سلطان
 خاندان ہر الطین پیر ^{۱۲۰۰} ۱۲۰۰ھ میں سلطنت انبی تدابیر سے جو اس کتاب میں لکھی ہیں جہین لی اور چونکہ
 یہ خود ولادت تہذیب کا گرو خاص عبدالمومن کے خاندان میں ایک سوادوں سال تسلط ہی تھا
 مفصل حال مع احوال خاندان عبدالمومن تذکرہ بہادران اسلام حصہ اول میں درج ہے
 وہاں سے دیکھ لیں ہماری معرفت مل سکتا ہے۔

مینچر اسے آر۔ اینڈ کو۔ یازاد سریر یا نوالہ لاہور

شل عقائد مغرب کے نایاب دیکھا اور بہت لوگ اس بات میں شک کرتے
 تھے کہ یہ کتاب ہے بھی یا نہیں اور بہت سے اس کے منکر تھے کہ یہ کتاب ہو
 ہی نہیں اور حالت زمانہ کی یہ ہے کہ اہل علم کو لوگ نظر حقارت سے دیکھتے
 ہیں اور کرامت کو سحر و کمانت شمار کرتے ہیں جس کے سامنے اس کتاب کا ذکر
 ہوتا وہ نفرت سے منہ پھیر لیتا اور تکبر سے جواب تک نہ دیتا اپنی جہالت اور
 تکذیب کے غبار میں آنکھیں بند کیے رہتا۔ آخر جب خلقت کی تکذیب و
 انکار اس حد تک پہنچا اور خدا تعالیٰ کو اس کتاب کی شہرت و اشاعت
 منظور ہوئی تو غیب سے اُس کا سامان پیدا ہوا یعنی عالیجناب محمد بن علی
 بن منصور سیدالوزار معین العلماء والد الیتامی والفقراء سراپا بخشش
 واحسان حامی دین و ایمان خدا کریم تا ابد الابد ان پر رحمت فرمائے
 کیوں نہ ہو کیسے بزرگوں کی اولاد میں یعنی سیدالسادات میں اپنے بزرگوں کے
 نام روشن کرنے والے اور اپنے وقت میں اپنے جانشین ہیں انہوں نے اس
 کام پر کمر ہمت کو مضبوط کیا اور بلند ہمتی کے ساتھ اس کتاب کی تلاش و
 جستجو میں ساعد سعادت کو دراز فرمایا اور نہایت کوشش کے ساتھ قدیم
 کتب خانوں سے اس کتاب کو نکلوا یا تاکہ جاہل غبی اس بات کو جان لے کہ وزیر
 صاحب موصوف عافی ہمت رضا الہی کے طالب ظاہر و باطن کے پاک و
 پاکیزہ اخلاق میں خدا کے تعالیٰ ہمیشہ اُنکے سرکوتاج کرامت کے ساتھ
 فرین اور دارین میں سرسبز اور مؤید و منصور رکھے اور صالحین و مسوین
 کے اعلیٰ درجہ میں پہنچائے۔ اس کتاب کے اندر تیس مقامات ہیں

پہلا مقالہ

معلوم ہو کہ ملک ایک غلیم اور عظیم چیز ہے اور اسی کے واسطے ہر صلح اور طاع
اور خامہ و راج اور ادا کرنے والے میں قصے قضیے اور جگڑے فنا و پیدا ہوتے
ہیں اور اسی کے سبب سے آپس میں حسد و بغض اور عداوت کی آتش مشتعل
ہوتی ہے اور اس کام کے واسطے اصل اور مرتبہ اور تحصیل اور صبر اور علم اور
تحمل بہت ضروری چیزیں ہیں اور سب سے بڑھ کر اصل اصول اس کام کے لئے
بلند ہمتی کا ہونا ہے جیسا کہ معاویہ کا قول ہے **هَمُّوا بِمَعَالِي الْأُمُور لِنَأْكُلُهَا**
فَإِنَّ لَكُمْ أَكْلَ الْخِلَافَةِ أَكْهَلًا فَهَمَمْتُ بِهَا فَنَلَّيْتُهَا تَجَرُّ بَرٌّ بَرٌّ كَانُوا
کا قصہ کرو تا کہ وہ تم کو حاصل ہوں کیونکہ میں خدفت کا اہل نہ تھا
مگر سینے اس کا پورا قصہ کیا لہذا وہ مجھ کو حاصل ہو گئی شاہان سلف کو تو ہمت
ہی تھنے سے ہو گئے کہ ان میں سے کسی کو ماں باپ سے سلطنت نہیں پہونچی تھی
بلکہ ہر ایک نے اپنی کوشش سے حاصل کی تھی۔ شعر

وَكَمْ نَزَعُ الْمَلِكُ مِنْ يَدِ الْوَارِثِ مُسْتَقِيًّا **فَيَنْتَلِ أَهْلُ بَيْتِ مُحَمَّدٍ وَسَوَاهِمُ**
کتنی ہی سلطنتیں وارثِ مستحق کے ہاتھ سے اٹل گئیں۔ مثل اہل بیت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم وغیرہم کے۔ ہم ذوالقرنین کا مختصر قصہ تمہارے سامنے پیش کرتے
ہیں اصلی نام ان کا صعب بن جہل ہے اور باپ ان کے جولا ہے تے اور
ماں کا ان کی بیلا نام تھا میں کی قوم بنی حمیر میں یہ بحالت یتیمی گذران کرتے
تھے ان کی ماں نے سنا کہ شہر قطنطینہ میں ایک کارخانہ ہے جس میں مختلف
قسم کے کام لوگوں کو سکھائے جاتے ہیں وہ ان کو لیکر اس کارخانہ میں پہنچی

لے اور بارہا ملک وارثِ مستحق کے ہاتھ سے جیتا گیا۔ مثل اہل بیت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہ کے ۱۷

سکندر نے وہاں بادشاہ کی تصویر دیکھی اور سب کاموں پر اسکو پسند کیا پھر ان کی ماں نے اسے پوچھا کہ بیٹا تم اس کا رخاںہ میں کوٹا کام پسند کرتے ہو سکندر نے شاہی تلج پر ہاتھ رکھ کر کہا کہ میں تو اسکو پسند کرتا ہوں انکی ماں نے کئی بار ان کو دبوکا دیا مگر یہ وہی کہے گئے یونان نے ان کو غور سے دیکھا اور پہر انکی ماں سے کہا کہ کیا تمہارا نام ہیلانہ ہے اور یہ تمہارا بیٹا صعب بن جبل ہے اُس نے کہا ہاں تب یونان نے ذوالقرنین سے اس مضمون کا عہد و پیمان لیا کہ میں اور میری آل و اولاد اور سلطنت سب تمہاری امان میں ہے۔ کیونکہ تمہاری سلطنت کا سایہ شرق و غرب پر محیط ہوگا۔ پھر ذوالقرنین کی ماں ان کو زمین بابل میں لائی اور کسی سو اٹکا حال بیان نہ کرتی تھی پھر ذوالقرنین نے تین خواب ایسے دیکھے جو خاص اُن کے کام کی دلیل اور اُن کی سعادت کے گواہ تھے۔ پہلا خواب یہ دیکھا کہ زمین مثل روٹی کے ہے اور اُنہوں نے اس کو کھا لیا ہے اور دوسرا خواب یہ دیکھا کہ سمندر کو اُنہوں نے پی لیا ہے۔ اور اس کی کیچڑ تک کھا لی ہے۔ اور تیسرا خواب یہ دیکھا کہ یہ آسمان میں چڑ ہے اور ستاروں کو توڑ کر زمین پر پھینک دیا ہے۔ اور سورج پر سوار ہو کر چاند کی پیشانی پکڑ لی ہے۔ پھر جب ذوالقرنین کی حضرت خضر سے ملاقات ہوئی اور یہ خواب بیان کیا تو اُنہوں نے ان کو بڑی مبارک باد اور عظیم الشان سلطنت کی حاصل ہونے کی خوشخبری دی اور کہا کہ ایک نبی اور ایک حکیم ہمیشہ تمہارے ساتھ رہیں گے۔

اسی طرح اگر تم خیال سے دیکھو تو بہت سی ہی قسم کی مثالیں گزر چکی ہیں۔

اس واسطے محکوم لازم ہے کہ بلند ہمتی کے پرندہ پر سوار ہو کر آلات سلطنت حاصل کرو
 تاکہ اسکی کمیایا تمہارے پاس موجود ہو جائے اور ایسے سچے اور صاحب علم و فضل
 دوست تمہارے پاس مجتمع ہوں جو تمہارا راز کسی کے سامنے فاش نہ کریں اور
 اس کتاب سر العالمین کے اسرار سے بخوبی واقف ہوں اور نیز کسی علم کیمیا کے
 واقف کو بھی اپنا دوست بناؤ جو سرج و سفید رنگ بنا کر روپیہ کی امداد ملو پچاس
 اور اگر ایسے دوست مہیا نہ ہوں اور ہر طرح سے تمہارا بازو کمزور ہو اور
 مال ہی پاس نہ رہے ہو پس تم کو چاہئے کہ خوب علم و فضل حاصل کرو اور ایک
 گوشہ خلوت اختیار کر کے زہد و تقویٰ کے رستہ پر چلو اور شاگردوں کو
 سبق دینا اور مریدوں کو ارشاد و تلقین کرنا شروع کرو اور جہانناک ہو سکے
 انکی تعداد کے بڑھانے میں کوشش کرو۔ اور وقتاً فوقتاً کرامتیں بھی ان کے
 سامنے ظاہر کرو تاکہ سچے دل سے وہ تمہارے معتقد اور غلام بے زحزید
 ہو جائیں۔ اور صلاح و تقویٰ کا رستہ انکو تعلیم کرو اور اپنی عظمت
 بطریق حکمت انکے دل میں خوب بٹھا دو۔ بہر جب وہ لوگ اس سبق کو خوب
 یاد کر لیں تب لوگوں کی بد اعتقادی اور فسق و فجور اور اپنے دشمن بادشاہ
 یا حکام کے ظلم و ستم پر ان کی نظر دوڑانی شروع کرو اور مختصر طور سے ایسا
 وقتاً فوقتاً سمجھاؤ کہ وہ کل منکرات سے متنفر ہو کر ان کے قلع و قمع پر آمادہ
 ہو جائیں۔ اور پھر ان شاگردوں کو یہ سبق پڑھاؤ کہ وہ ہر جگہ تم کو شہرت
 دیں اور بڑے بڑے لوگوں کے دلوں میں تمہاری عظمت بٹھا کر ان کو تمہاری
 خدمت میں حاضر کر کے تمہارا معتقد بنائیں۔

بہر جب یہ تمہاری قلیل جماعت ہر طرح مطیع فرمان ہو جائے اور کچھ قوت

سہ کی ترقی ہو فی سب زمان یہ سیر سے یہ آوازِ مظلوم ہوا۔

سلطنت کے طالب کو یہی وتیرہ اختیار کرنا چاہیے۔ ہر شخص سے اس کی عقل کے موافق گفتگو کرے اور عدل و انصاف میں کسی اپنے یا بیگانے کا پاس و لحاظ نہ کرے۔ لشکر کو وقت پر نخواستہ بانٹے اور ہر مشکل کام کے وقت انعام

واکرام کا امیدوار کرے اور وہاں کا کسی اور نے شخص سے بھی خلاف نہ کرے اہل
 فضل کی تعظیم و تکریم بحال ہے مظلوم کے نقصان کی مسکات کرے اور انصاف
 میں اپنی ذات اور دوسرے کو برابر جانے اور اپنے ملازموں حاکموں یا عاملوں
 کی تنخواہیں اس قدر مقرر کرے کہ وہ خرچ کے محتاج نہ رہیں ورنہ رشوت کا
 سلسلہ اُن کے اندر جاری ہو جائیگا اور تمہارا ظلم رعایا میں ظاہر ہوگا اور
 لوگ تم سے بد دل ہو جائیں گے اور ظاہر و باطن میں تمہارے خلاف کارروایاں
 کریں گے

معلوم ہو کہ تمہارے اغراض کے برخلاف مظلوم کی بہت اور اُس کے دل
 کی بددعا بہت کافی و واثی ہوتی ہے۔ جیسے کہ بارانِ خلیبی کے وقت اہل
 زمین کی دعا اور ان کی دلی خواہش کا اثر آسمان پر ہویدا ہوتا ہے اور مینہ
 برسنا لگتا ہے۔ سلطان محمود بن سبکتگین نے اپنا ایک ایچی مہندوستان
 کے راجہ کے پاس یہ بات دریافت کی تھی کہ باوجود اس بات کے کہ تم لوگ
 منکر صالح اور رسولوں کی تکذیب کرنے والے ہو یہ تمہاری عمریں اس قدر
 دراز کیوں ہوتی ہیں اور ہم لوگ باوجودیکہ خدا پر ایمان رکھنے والے اور
 رسولوں کی تصدیق کرنے والے ہیں اور ہماری عمریں چوٹی ہوتی ہیں اس
 کا کیا سبب ہے۔ راجہ نے سلطان کے ایچی سے کہا کہ میں تم کو اس بات کا
 جواب وقت دوں گا جب یہ پہلدار درخت جو تمہارے سامنے ہے خود بخود گر
 پڑے گا۔ پھر ایچی کو ایک مکان میں فروکش کر کے بہت اچھی طرح سے ان
 کی دعوت اور مہمانی کا حکم دیا اب ایچی صاحب اس فکر میں ہیں کہ دیکھا جاوے
 کہ یہ درخت گرتا ہے جو میں جواب لیکر واپس جاؤں اور خدا کرے کہ جلدی

یہ درخت گرے پہ توڑے ہی دن گزرے تھے جو ایک روز اس درخت کے گرنے کی آواز آئی اور لوگ دوڑتے ہوئے اس درخت کے پاس گئے راجہ صاحب بھی آئے اور ایٹھی صاحب بھی تشریف لائے جس وقت راجہ نے ایٹھی کو دیکھا کہ اب اس آپ تشریف لیجائیے آپ کا یہی جواب ہے کہ یہ درخت گر پڑا اپنے سلطان سے کہنا کہ جب ایک شخص کی ہمت نے پہلدار درخت کو گرادیا تو پھر مظلوموں کی ایک جماعت کی ہمت ظالموں کے قلع و قمع میں کیوں اثر کرے گی اور نیز مظلوموں کی دعا ابر کے اوپر پہنچتی ہے۔

بعض قدیم کتابوں میں وارد ہے کہ خدا فرماتا ہے اگر میرا ظالم سے بدلہ نہ لوں تو میں خود ظالم ہوں۔ اور بعض آثار میں وارد ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے اس شخص کی بددعا سے ڈرو جبکہ میرے سوا کوئی مددگار نہیں ہے

اور اسے طالب سلطنت مخ کو معلوم ہو کہ عدل کرنا اور بوقت ضرورت لوگوں کے دلوں میں اپنی ہیبت قائم کرنے کے واسطے دشمنوں کو قتل کرنا اور سولی دینا یا زحمنی کرنا یا اور اقسام کی نکالیف سوان کو سننا مالک اور رعایا میں امن اور دلوں میں اطمینان پیدا کرتا ہے۔ کیونکہ بادشاہ زمین میں خدا کا سایہ ہے ہر مظلوم اپنی داد رسی کے واسطے اسکی حذرت میں حاضر ہوتا ہے اور ہر چیز کو اس کے موقع پر کرنا نہایت موزون اور مناسب بلکہ اکثر اوقات واجب ہوتا ہے اور مفسدوں کے قتل و غارت کرنے سے غریبوں کی جانبیں بچتی ہیں خدا فرماتا ہے *وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَاةٌ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ* یعنی اے اہل عقل و ہمت! تمہارے واسطے قصاص میں زندگی ہے کیونکہ اپنے قتل ہونے کے سبب سے کوئی شخص دوسرے کو قتل نہ کرے گا اور

یہی باعث زندگی ہے۔ عمرو بن عاص جو بدری صحابی تھے معاویہ کو انہوں نے افعال
 قضیہ پر اپنے عقائد لاسید اور نوہ میں بہت زور شور سے آمادہ کیا ہے چنانچہ ایک
 جگہ کہا ہے **مُعَاوِیَۃٌ فِی الْخَلْقِ لَا تَقْدِرُ** یعنی اے معاویہ خلقت میں عدل
 سے کام نہ لو۔ اور دوسری جگہ کہا ہے **مُعَاوِیَۃٌ لَکُمُ اَبَا یَعْلَکَ تَلْعَقُ**
 یعنی اے معاویہ میں نے تیری بیعت دفعۃً بغیر سوچے سمجھے نہیں کی ہے۔ اور
 ایک اور جگہ کہا ہے **اَفْتِنَکَ وَکُوْمَکَ فِی الدَّهْرِ وَاحِدًا** زمانہ میں دل
 کھوکھلا جس کام کو کرنا چاہتا ہے کرے چاہے ایک ہی مرتبہ کیوں نہ ہو۔
 اور حصول سلطنت کا ایک اور طریق مال کا بکثرت خرچ کرنا ہے۔ اور ایک اور
 طریق یہ ہے کہ خوب شمشیر زنی کرے مگر اس کے واسطے اپنے لشکر کا دل ہاتھ میں
 رکھنا اور مظلوم کی داد رسی کرنی بہت ضروری ہے۔ اور جو چیزیں اوقاف
 کی قسم سے ہیں خواہ وہ کسی مذہب و ملت کی ہوں ان سے معترض ہونا بچا ہیٹھ
 اور یہ بات بھی تم کو لازم ہے کہ ایک وقت رعایا کی نگرانی کا اور ایک وقت
 لشکر کے معائنہ کا مقرر کرو۔ کیونکہ تمہاری غفلت سے رعایا کے اندر ظلم
 پھیل جائے گا۔ اور سب حکام و عمال حرام خور ہو جائیں گے اور بچشم خود و قریب
 کو دیکھا کرو اگر دن کو فرصت نہ ہو تو عشا کے وقت منشیوں نے جو کچھ دن کو
 لکھا ہے اس کو دیکھ لیا کرے تاکہ وہ تمہارے خوف سے کچھ تغیر و تبدل نہ کر
 سکیں۔ کیونکہ بہت سے مظلوم بادشاہ کی غفلت کے باعث اپنے حق سے
 محروم رہ جاتے ہیں۔ اور اگر تم یہ چاہو کہ کوئی حال تم سے پوشیدہ نہ رہے
 تب تم اپنی زندگی اس طریقہ سے گزارا کرو جو دوسرے مقالہ میں مذکور ہے

دوسرا مقالہ طرزِ زندگی کے بیان میں

ایسے بادشاہ کو لازم ہے کہ صبح کی نماز پڑھ کر ذکرِ الہی میں مشغول ہو۔ اور پھر اشراق کی نماز کے بعد اپنے گھر کے لوگوں کو یا ملازموں کو یا جس جس کام کے واسطے کہنا سننا ہو کہہ سُن کر گھڑے پر ہتیار لگا کر سوار ہو اور خبر اخبار معلوم کرنے کے واسطے شہر میں گشت کرو تا کہ کوئی مظلوم یا پریشان حالت شخص نہ ملے تو تم اُس کی داد رسی کرو اور ہتیار لگائے کی ضرورت یہ ہے کہ کوئی دشمن تم پر حملہ نہ کر سکے۔ پھر اس گشت سے فارغ ہو کر اپنے دیوان عام میں بیٹھ کر مقدمات فیصل کرو اور خط خطوط کے جواب لکھو اور ایلیپیوں سے گفتگو کرو اور دیوان عام میں اپنے سامنے لوگوں کی دو صفیں دائیں اور بائیں بٹھاؤ اور بیچ کا میدان کھلا رکھو تا کہ کوئی مظلوم یا دشمن وغیرہ تمہاری نظر سے پوشیدہ نہ رہے اور جس شخص پر تم کو شبہ ہو اُس کے حال کو خوب دریافت کرو اور ایسے شخص کو اپنی خدمت میں نہ رکھو جس کے حال سے تم واقف نہ ہو بلکہ ایسے شخص سے خدمت کو جسکی نیک بختی تم کو معلوم ہو یا کوئی مغضب شخص اُسکا صانع ہو یا وہ شخص تمہارا معتقد ہو۔ اور ایک گروہ اہل علم و فضل اور تجربہ کاروں اور متقی وزیروں اور اہل رائے کا تمہارے پاس رہنا چاہیے مالا لاق اور خائن لوگوں سے بالکل پرہیز کرنا چاہیے کیونکہ جو شخص اپنی جان پر امین نہ ہو گا وہ دوسرے کے حق میں کیا امانت داری کرے گا

پھر ظہر کے وقت سے پہلے دیوان عام سے اٹھ کر محل میں جاؤ اور لشکر کے ہجوم کمانا تقسیم کرنے کا حکم کرو اور اپنے اقربا اور عزیزوں کو بلوا کر اُن کے ساتھ

دستر خواں پکھانا کھاؤ اور بادشاہوں کے واسطے بادرجی بھی بہت امین ہونا چاہیئے اور سب سے پہلے اسی کو اس کمانے میں سے لقمہ کھلانا چاہیئے پہرچو لوگ کھانا لائے ہوں انکو لقمے کھلانے چاہئیں پھر جو شخص دسترخوان پر کھانا چنے وہ بھی لقمہ کھائے جب سبط سے اطمینان ہو جائے اس وقت بادشاہ کو ہاتھ ڈالنا چاہیئے اور یہ احتیاط اس واسطے ہے کہ شہر یار بن زراد آدھاسیب کمانے سے مر گیا تھا اور ساسان نے شراب کا آدھاسیالہ پی کر جان دی اور حضور بنی صلی علیہ السلام کو بکری کی دست میں زہر ملا کر کھلایا گیا۔ اور ابو لؤلؤ نے چھری کو زہر آلود کر کے حضرت عمرؓ کو اس کے ساتھ شہید کیا۔ اور عبدالرحمن بن ملجم نے تلوار کو زہر آلود کر کے حضرت امیر المومنین علیؓ کے چہ مبارک کو زخمی کیا اور اسی سے آپ کی شہادت ہوئی اور حصار بنت جوہر بن کعب غسانی نے اپنے خاوند حضرت امام حسن علیہ السلام کو زہر دیکر شہید کیا اور یہ مکر زہر خورانی کا شامیوں کی طرف سے تھا جو دامنائے انگور میں جوڈہلے ہوئے نہ تھے آمیز کر کے دیا گیا تھا انکے علاوہ اور ہزاروں اس قسم کی مثالیں زمانہ میں موجود ہیں لہذا بادشاہ کو لازم ہے کہ اپنے کمانے اور پینے اور پہنے اور سونے میں زہر کا بہت خیال اور احتیاط رکھے یہاں تک کہ اپنے بچونے کا روال ہی بہت احتیاط سے رکھے اور اپنی سلطنت میں اور دنیا کے غیر مالک ہیں بھی مخبروں کو مختلف لباسوں اور طرز و روش کے ساتھ روانہ کرے تاکہ ہر قسم کی خبریں ہر ملک سے ان کو پہنچتی رہیں مثلاً کوئی مخبر صوفی بنا ہوا ہے کوئی فقیر ہے کوئی دکاندار ہے کوئی سوداگر ہے۔

انوں میں شہید عباسی کے پاس بہت کو مخبر تھے جو تمام ممالک دنیا سے اس کو

خبریں پہنچا کر تے تے اور کل بادشاہوں کا یہی طریقہ ہے۔

تیسرا مقالہ

بادشاہ کو چاہیے کہ پہلے نصف شب میں قضا، مہمات اور پوشیدہ واقعات سننے کے واسطے بیدار رہے اور قدرے دن کو دوپہر کے وقت سو رہے کیونکہ اس سے رات کے جاگنے پر بہت بڑی مدد ملتی ہے اور آخر رات میں سو رہنے سے پہلی رات میں جاگنے کی تھکان جاتی رہتی ہے۔ اور حمام کو جلد فارغ ہو جانا بہت بہتر ہے۔ اور موافق مزاج کے کسی شربت کا استعمال رکنا بھی ضروری ہے۔ بادشاہ کو یہ بات نہایت ضروری ہے کہ اپنی متعلق خطوط کے جواب یا فرمانات جو منشی سے لکھوائے ایک نظر خود ہی انکا ملاحظہ کر لیا کرے کیونکہ کاتب کی بعض غلطیوں سے سخت فساد پیدا ہو جاتے ہیں دیکھو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا واقعہ جو محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوا۔ اسی قسم کی غلطی سے تھا یہ واقعہ بہت مشہور اور کتب سیر میں موجود ہے۔

بادشاہ کو لازم ہے کہ کسی لونڈی یا حرم کو اپنی بیوی پر فضیلت نہ دے کیونکہ اس سے حسد کی آگ بھڑکتی ہے اور نتیجہ بد ظاہر ہوتا ہے اور نیز قیام اس میں کسی اپنے یا بیگانے کا پاس و لحاظ نہ کرے بلکہ اپنی ذات کو بالکل تنہا سمجھے کہ کوئی اسکا نہیں ہے جیسا کہ اس شعر سے ظاہر ہے ۵

لَمْ تَزَلْ غَلَّةَ الْأَنْفَسَاتِ قَاطِعَةً بَيْنَ الْأَنْفَامِ وَكُوْكَانُوا ذَوِي رَحِمٍ

اور جو اس کے باپ کے دوست آشنا ہیں ان کے واسطے تواضع اور خوش اخلاقی سے پیش آئے اگرچہ وہ غریب و فقیر ہوں اور اپنے ان دوستوں سے بھی

جو سلطنت حاصل ہونے سے پہلے کے ہیں تعظیم اور محبت کا برتاؤ رکھے حضور بنی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مبارک میں ایک یہودیہ حاضر ہوتی تھی جب وہ آتی آپ اس کے واسطے کھڑے ہو جاتے تھے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ایک روز عرض کیا کہ آپ ایک یہودی عورت کے واسطے کیوں کھڑے ہوتے ہیں فرمایا یہ عورت خدمتِ نبوی کے وقت سے ہمارے پاس آتی ہے میں نے ظور اسلام کو پہلے سے یہ بات حضور کے لطافت اخلاق سے ہے بادشاہ کو بھی ایسا خلافت الیہ ہی کہنے چاہئیں ۵

لَا تَلْقَیْ فِیْ بَیْتِیْ شَرِیْبَ زُرَّاهَا | اَجْرَةٌ قُیْلَ اِنَّكَ غَادِرٌ

چوتھا مقالہ

ترتیب خلافت کے بیان میں

خلافت نص کے ساتھ ثابت ہو اور دلیل اسکی یہ آیت ہے قُلْ لِلْمُخْلِغِیْنَ مِنْ الْأَعْرَابِ سُنْدَعُونَ اِلٰی قَوْمِ اُولٰٓئِیْ نَابِیْ شَدِیْدٌ یُّقَاتِلُوْهُمْ اَوْ یُسَلِّوْنَ کَانَ طَّیْعُوْا یُوْتِیْکُمُ اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا وَاِنْ تَوَلَّوْا کَمَا تَوَلَّیْتُمْ مِنْ قَبْلُ یُعَذِّبْکُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا عرب کے ان لوگوں سے جو پیچھے رہنے والے ہیں کہد کہ عنقریب تم ایک خوفناک قوم کے مقابلہ کی طرف بلائے جاؤ گے جن سے تم لڑو یا وہ صلح کر لیں پس اگر تم نے اس حکم کے بجالانے میں اطاعت کی تو خدا تم کو اچھا ثواب دے گا اور اگر تم نے اسی طرح پیٹھ پیڑی جیسی کہ پہلے پیڑ چکے ہو تب وہ تم کو سخت عذاب کرے گا۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اطاعت کی طرف بلا یا اور لوگوں

۵ جس کو میں کاٹنے پانی پیا ہے اس میں اینٹ نہ ڈال ورنہ تجھ کو عذر کر دیاں گا جیسا کہ ۵

نے اُن کی اطاعت قبول کی اور بعض مفسرین اس آیت کی تفسیر میں کہتے ہیں وَ
 اِذَا مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْبَعْضِ اَزْوَاجًا حَدِيثًا لَّيْسَ جَبْنِي نے اپنی ایک بیوی کو پوشیدہ
 بات کہی حدیث میں ہے کہ حضور نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا تھا کہ اے حمیرا! تمہارا
 باپ میرے بعد خلیفہ ہوگا اور ایک عورت نے آپؐ سے عرض کیا کہ جب ہم آپؐ کو
 نہ پاویں تو کس کے پاس جاویں آپؐ نے ابو بکرؓ صدیق کی طرف اشارہ فرمایا اور
 نیز ابو بکرؓ نے حضورؐ کی حیات میں مسلمانوں کی امامت کی اور امامت دین
 کا ستون ہے یہ تو ان لوگوں کا بیان ہے جو نفس سے اس کو ثابت کرتے ہیں
 یہ یہ لوگ تاویل کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر حضرت علیؓ پہلے خلیفہ ہوتے تو
 ان تینوں خلفاء کو خلافت نصیب نہ ہوتی اور نہ انکو فتوحات اور مناقب
 نصیب ہوتے اور حضرت علیؓ کے چوتھے خلیفہ ہونے سے انکی شان میں کوئی
 فرق نہیں آتا جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آخری الانبیاء ہونے سے
 آپؐ کی شان میں فرق نہیں آیا انکے بعد بنی امیہ نے حکمت سے حکومت لے
 لی انسے بزور بازو عباسیوں نے چھین لی۔

پس اے سلطنت کے طالب اپنا سامان درست کر اور اپنی حالت کو آراستہ
 بنا اور خوب مال خرچ کر اور صبر کے ساتھ کام لے اور لوگوں کو اپنی طرف
 منجذب کر اور جہاں تک ہو سکے صلاحیت کو کام لے

پانچواں مقالہ

امور سلطنت کی ترتیب و تدبیر میں

جب تم سلطنت پر قابض ہو جاؤ اور مال و خزانہ کثرت کے ساتھ تمہارے تصرف
 میں آئے تب تم لوگوں سے اپنی اطاعت پر معیت اور عہد و امانت کو اور خوش بیان

لوگوں کو مقرر کرو کہ لوگوں کے سامنے تمہاری اطاعت کے دغہ کیوں اور تم کو دلوں کو تمہاری طرف راعب بنائیں شعر

إِذَا هَمَّ بِرَبِّكَ فَانْقَضَتْهَا فَإِنَّ لِكُلِّ خَافِضَةٍ مَسْكُونٌ
وَلَا تَغْفُلْ عَنِ الْإِحْسَانِ بَوْمًا فَمَا تَذَرِي الشُّكُوفَ مَتْنِي تَكُونُ

اور بہت جلد اپنی سلطنت میں رستہ اور پل تیار کرو تاکہ ضرورت کی وقت تک تم کو یہی ضروری ہے کہ لشکر کی تعداد اور رعایا کی مردم شماری خوب معلوم رکھو اور آمد و خرچ کا حساب سب تم کو معلوم رہنا چاہیے اور سال میں تین بار لشکر کو قواعد کی مشق کرایا کرو۔ اور چار سو سپاہی بڑے جانباز اور خیر خواہ اپنی اردلی میں رکھو۔ اور اگر جنگ کا ارادہ ہو تو اپنے لشکر کو خوب شکم سپر ہو کر کمانے کو دو اور جب میدان جنگ میں دشمن کے مقابل جاؤ تو اپنے لشکر کی صفیں ایسی ترتیب سے باندھو کہ ایک صف کے پیچھے دوسری ہو اور اپنے خاص خاص سپاہیوں کو حکم کرو کہ تمہارے لشکر کی جو صف شکست کھا کر بھاگے اس کو تلواروں سے قتل کریں اور تم خود کسی بلند جگہ کھڑے ہو کر جنگ کا معائنہ کرو اور تم خاص اپنے واسطے نہایت عمدہ گھوڑے اور بہادر سپاہی تیار کرو اور یہ یاد رکھو کہ جو شخص ابتدا میں تمہارے ساتھ ہو گا کرے گا وہ آخر میں بھی ہو کرے گا۔ اور تمہارا نجل یعنی بوق تمہارے ساتھ رہنا چاہیے اور اگر مناسب سمجھو تو ایک بوق لشکر میں بھی رکھو اور ایک لشکر بہادر سپاہیوں کا کسی پوشیدہ

جگہ پر رہا کرنا چاہیے تو اسکو نہایت سچ کہو کہ ہر ایک چلنے والی کو آخر سکون ہوتا ہے اور کسی دن احسان سے غافل نہ ہو کیونکہ تو نہیں جانتا ہے کہ سکون کب ہو گا ۱۲

جگہ کین گلاہ میں چھپا دو تاکہ جس وقت تمہارے لشکر میں کمزوری پیدا ہو تو دشمن کو اپنے پیچھے لگا کر اُس موقع پر لاؤ جہاں تمہارا لشکر پوٹ سیدہ ہو اور اپنے لشکر کی ایک خاص علامت مقرر کرو تاکہ آپس میں ہر ایک دوسرے کو پہچان لے اور کسی قلعہ کے محاصرہ کرنے سے بد دل نہ ہو اور یہ نہ خیال کرو کہ لشکر کو تکلیف ہو کی بلکہ بغیر فتح کیئے نہ چھوڑو اور اپنے مقتولوں کا قصاص لینے میں کمی نہ کرو جیسا کہ ذو القرنین نے دارا کے جنگ میں کیا تھا کہ انکو اس قدر تنگ کیا کہ وہ بزدل ہو کر ہمت ہار بیٹھے۔ پھر اُن کو خوب قتل کیا اور تم مال کے خرچ کرنے میں ہرگز کمی نہ کرو اور آمدنی کے دفینوں کو دیکھ کر جس حد میں مناسب سمجھو کمی یا زیادتی کر دو اور تم کو جنگ کر نیوالوں کا تجربہ ہونا بھی ضروری ہے جو سپاہی بہادری ظاہر کرے اور بہت سود دشمنوں کو معرض قتل میں لائے اس کو اس قدر انعام دینا چاہیئے کہ وہ خوش ہو جائے اور جو نامزد بزدل ہو اس کو سزا دینی چاہیئے۔ اور اپنے خزانوں کی حالت سے بھی تم کو واقف ہونا چاہیئے کہ کس قدر رقم خزانے میں بڑھی اور کس قدر کم ہوئی۔ اور اگر تم کو شادی کی ضرورت ہو تو ایسی عورت تلاش کرو جو مال و جمال اور دین و نسب سب باتیں رکھتی ہو۔ اور شارع علیہ السلام نے امر تزویج میں دین کی بہت تاکید فرمائی ہے

جس بادشاہ کے مخبر نہیں ہیں وہ مثل جسم بلا روح کے ہے اس بات کو یاد رکھو اور قلعہ بندی کے جس قدر سامان کی ضرورت ہو اُس کے ہمیا کرنے میں بہت چستی سے کوشش کرو کیونکہ تم کو کچھ خبر نہیں کہ تمہارے اس کامیابی کے بعد کیا صورت ظاہر ہو اور رعایا خصوصاً لشکر میں ایسا انتظام کرو کہ سپاہ میں باہم جنگ و بڑائی نہ ہونے پائے جو مولوی فتنے اور فسادوں اور سلاٹوں

میں تفرقہ اندازیوں کے دغظ کہتے ہیں ان کے مومنوں میں خاردار لگائیں چڑھا دو
 تاکہ ایک حرف نہ بول سکیں اور اپنے حکاموں سے کہہ دو کہ وہ تمہارے ملک میں
 جو مذہب ہے اس کا انتظام کریں اور کسی سوداگر کو اس کی بھرتی سے نہ روکیں کیونکہ
 جو چیز تمہاری رعایا کے پاس ہے وہ بہ وقت ضرورت تمہارے ہی واسطے ہے
 اور ان لوگوں کی حالت پر غور کر جنہوں نے زراعت چھوڑ دی ہے اگر انہوں
 نے منسی اور سامان زراعت نہ ہونے کے سبب سے چھوڑی ہے تب تم کو انکی
 انداد کرنی چاہیے اور اگر ان پر کسی نے ظلم کیا ہے تب انکی داد رسی کرو
 جیسا کہ مہنہ و سستان کے ایک راجہ کا قول ہے کہ میں گاؤں میں زیادہ غریب
 و کمزور بہت خوش ہوتا ہوں کیونکہ ان سے آبادی کی علامت معلوم ہوتی
 ہے اور زیادہ کثرت کے ساتھ عورت پر پیغام دینے والوں کو دیکھ کر میں
 غمگین ہوتا ہوں کیونکہ اس سے فساد کا اندیشہ ہوتا ہے۔ ذوالقرنین اپنی
 تمام رعایا کی مردم شماری کرتے تھے اور جب کوئی عورت دودھ کی ہنڈیا
 ان کے پاس سے لیکر گذرتی وہ اس کو دیکھتے اگر اس میں چکنائی پاتے تو
 جوش ہوتے اور اگر نہ پاتے تو غمگین ہوتے اور کہتے تھے میں کاشتکار کی
 مثال نہیں پاتا ہوں اسکا مطلب یہ ہے کہ سلطنت کی بنیاد کاشتکاری
 پر ہے اگر کاشتکار نہ رہیں گے تو سلطنت کے خزانے میں کیا داخل ہوگا
 اور کاشتکاروں کی تنخواہ کہاں سے تقسیم ہوگی۔ غرض کہ ساری
 سلطنت کاشتکاری پر منحصر ہے۔ اور جب متغیر طعاع کو تبدیل کر سکتا ہو
 تو ضرور کر دے

ماہمون عباسی ہتھیاروں اور دیگر آلات حرب اور خیمہ و خرگاہ و منجیق و غیرہ

کو توڑے عرصہ کے بعد تبدیل کر دیتا تھا اور اپنے داروغہ اصطبل سے کہتا تھا کہ کل اصطبل کی چیزوں کو اسی طرح تبدیل کیا کرو جیسے کہ باہی ٹماس تبدیل کرتے ہو

چھٹا مقالہ

ترتیب دھام کے بیان میں

حاکم ایسے شخص کو بنانا چاہیے جو رعایا کے ساتھ شفیق مہربان منتظم باہمیستہ باوقار ہو اور اس قدر کام اُس کے سپرد نہ کیے جائیں جو اسکی طاقت سے باہر ہوں اور تنخواہ اُس کی معقول مقرر کرنی چاہیے ایسے اپنے لشکر کو بھی پریت بھر کر کہنا دے۔ اور اگر کسی وقت قلعہ بند ہونے کی موقع ہو تو اپنے لشکر کو نہایت ترتیب کے ساتھ قلعہ کی حفاظت پر مقرر کرے اور قلعہ کی تفصیل کو پہلے ہی سے درست کرے اور پہرہ داروں کو بدلتا رہے تاکہ تنگ نہ جائیں اور پانی اور غلہ کی خوب حفاظت کرے اور جس راہ سے یہ چیزیں قلعہ کے اندر آتی ہوں اس راہ کو بھی چوکی پہرہ سے محفوظ رکھنا چاہیے اور خور و بنفس نفیس تمام قلعہ اور بروج و متصائل پر بادشاہ کو گشت کرنا ضروری ہے اور رات کے وقت اپنے لشکر سے بھی پرخطر اور پرہذر رہنا چاہیے تاکہ کوئی ضرر نہ پہنچے اور دشمنوں کے حالات بخوبی معلوم کرے اور چوکی سے چوکی دشمن کو بھی حقیر نہ جانے کیونکہ مکھی اونٹ کو مار ڈالتی ہے اور بہت سے بچہ دایسے ہیں جنکے کھٹے سر انسان مر جاتا ہے چنانچہ کسی کا قول ہے

وَمَا تَحْقِرَنَّ امْرَأَتُكَ اَوْ اَخِيكَ
فَاِنَّكَ اِلَّا فَاعِي مِنْ مَقْمُومِ الْعُقُوبِ

یعنی کسی چوکی سی بات کو حقیر نہ سمجھنا چاہیے۔ کیونکہ اکثر مرتبہ افسے و سانپ، بچہ دوں کے زہر سے مر جاتے ہیں۔

اور دشمنوں کے کر سے بھی ہر وقت ہشیار رہنا چاہیے اور حاکم یا دالی کو شراب نہ پینی چاہیے کیونکہ شراب میں بہت سی آفتیں ہیں عقل جاتی رہتی ہے اور طرح طرح کی آفتیں اور عداوتیں پیدا ہوتی ہیں اور خصوصاً صاحب ملک سے بہت لوگ حسد کرتے ہیں۔

نخاشی حبش کے بادشاہ نے حضرت جعفر بن ابی طالب سے سوال کیا کہ تمہارے بنی کا کھانے میں کیا طریقہ ہے جعفر نے فرمایا وہ زمین پر کمانا کھاتے ہیں نخاشی نے کہا یہ بات اُن کی تواضع کے سبب ہے جس سے اُن کے اصحاب کے دل انکی طرف مائل اور منجذب ہوتے ہیں۔ پھر نخاشی نے کہا کہ اگر تمہارے بنی بادشاہ ہوتے تو خان پر اپنے بھائیوں اور خاص خاص لوگوں کے ساتھ کمانا کھاتے۔

تتخواہ میں اگر کسی کو جاگیر دی ہو تو خیر اور اگر ماہوار از نقد مقرر ہو تو ہر مہینہ دینی چاہیے۔ اور بادشاہ کو السلام علیکم کرنے میں کچھ حرج نہیں ہے۔ اور جو سفیر غیر ممالک سے اُس کے پاس آویں اُن کی خاطر مدارات میں کمی نہ کرے کیونکہ اس کے سبب سے بہت بڑی بدنامی ہوتی ہے اور شعراء اور عوام الناس ہجو کرتے ہیں *۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے ہفتہ کے دنوں کو تقسیم کر رکھا تھا بعض دن لشکر کی نگہداشت کے واسطے اور بعض دن فیصلوں کے واسطے اور بعض دن سفیروں کی ملاقات کے واسطے اور بعض دن عبادت اور ذکر کے واسطے اور فرماتے تھے اے ارکان سلطنت اہل علم و صلاح کی صحبت اختیار کرو کیونکہ جب تم گمراہ ہو گے تو وہ تم کو ہدایت کریں گے اور جس بات سے تم جاہل ہو گے

وہ تم کو بتائیں گے اور جب تم غضب میں ہو گے تو وہ تم کو بہر بان کر لیں گے اور جب تم محروم ہو گے تو وہ تم کو قلع دیں گے حضرت علیؑ عالیہ السلام فرماتے ہیں ۵

وَلَا تَصْخَبْ أَخَا الْجَاهِلِ وَلَا يَأْكُلُ وَلَا يَزْنِي وَلَا يَرْوِي حِكْمًا جَاهِلٌ أَخَاهُ

یعنی جاہل کی صحبت میں نہ رہو اور اپنے آپ کو اس سے بچاؤ کیونکہ بہت سوجاہلوں نے حکیموں سے بہائی چارہ کر کے انکو دھکا دیا ہے

بادشاہ کو چاہیے کہ زیادہ لوگوں کو اپنا ہمدست بنائے اور ہنسی مذاق بالکل چھوڑ دے ہیبت اور وقار کی عادت ڈالے اور وزیر بھی نہایت قابل اور عالم تجربہ کار ہر شخص کے مرتبہ اور عزت و واقف ہونا چاہیے جو ہر شخص کے ساتھ اس کی عزت اور قابلیت کے موافق سلوک کرے۔ اور جاہل شخص کی خوش لباسی کچھ عزت نہیں رکھتی ہے نقل ہے کہ بہلول دانا ایک روز ہارون رشید کو دربار میں آئے اور جہاں لوگ جوتیاں اتارتے تھے وہاں بیٹھ گئے ہارون رشید نے ان سے کہا کہ یہاں صدر مجلس میں تشریف رکھیے۔ بہلول نے کہا جو مجلس کہ قنا ہونے والی ہے اسکا صدر کہاں ہے اور پھر پتھر پڑھے ۵

كُنْ رَجُلًا وَاصِفًا لِّغَالٍ	وَلَا تَقْلِبْ اِلَّا مَنَدَّ بَغْوٍ اَلْغَالِ
فَاِنْ تَصَدَّدَتْ يَلَا اَلْكِي	حَمَلَتْ ذَاكَ الصَّدْرُ صَفَّ النِّعَالِ

یعنی تجھ کو چاہیے کہ ایک معمولی شخص بنے اور جوتیوں کی صف میں بیٹھنے کے ساتھ راضی ہو جائے اور بغیر کمال حاصل کیے صدر رجبہ نہ تلاش کرے پھر اگر بغیر کمال کے صدر رجبہ میں تو بیٹھا تو اس صدر رجبہ کو تو نے جوتیوں کی صف نہ دیا بادشاہی کے لوازمات میں سے یہی ایک بات ہے کہ بادشاہ ایک خاص کمانا اپنے واسطے پسند کرے جیسا کہ ماسون عباسی نے اپنے واسطے ایک

کمانا تجزیکر کیا تھا جس کا نام مامونہ تھا۔ ایسے مدلب عراقی کے کمانے کا نام ہیلیہ تھا اور بنی امیہ ہر یہ اور زلابیہ بکثرت کمانے تھے اور گوشت کو دھواتے نہ تھے بلکہ صرف کمال اتار کر پکوا لیتے تھے۔ ابو طالب مکی نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا میں نے جبریل سے قوت جماعی کے ضعف کی شکایت کی انہوں نے ہر یہ کمانے کو کما جس کے سبب سے میں اپنی پشت میں قوت پاتا ہوں اور حضرت سکندر ذوالقرنین چوڑاے مرغ کا شور با پسند کرتے تھے کیونکہ یہ خلط صفراوی کو تسکین دیتا ہے ایک دفعہ یہ سبب علیہ صفراء کے ذوالقرنین کی پیشانی میں درد ہوا تب انہوں نے سرکہ کی سکجبین پی پھر کما اس سے میری پیشانی کو تسکین ہو گئی۔

بادشاہ کے واسطے درمیانے درجہ کے آٹے کی روٹی پکینی چاہیے کیونکہ میدہ کی روٹی دیر ہضم ہوتی ہے اور کم زور معدہ کو نقصان پہونچاتی ہے اور سوٹے آٹے کی روٹی ضعیف معدہ اور ملغمی مزاج کو مفید ہے

ساواں مقالہ

حاشیہ دولت کی ترتیب میں

فراش کے واسطے ضروری ہے کہ پاکیزہ اور صاف طبیعت ہر چیز کو ستھر کر گنڈو والا اور قوی شخص ہو اور کمانے اور سیوہ جات اور ترکاریوں کی ترتیب اور دسترخوان پر لگانے سے خوب واقف ہو اور یہی باتیں بادورچی اور آب دار کے واسطے ضروری ہیں اور آب دار خانہ میں سرد پانی اور سر قلم کے شربت وغیرہ موجود رہنے چاہئیں۔ اور سکجبین کا تنار منہ پینا بہت نافع ہے کمانا اس سے ہضم ہوتا اور معدہ کو قوت ہوتی ہے مگر معدہ میں نفخ پیدا کرتی ہے

بادشاہوں کو کھانے پینے میں اہل تصوف کے آداب اختیار کرنے چاہئیں۔ حضرت ابراہیم بن ادہم نے بادشاہوں کے تکبرانہ طریقہ کو چھوڑ کر اہل تصوف کا طریقہ اختیار کیا تھا۔ اور کھٹی چیز کے ساتھ کھانا شروع کرتے تھے کھانے کے وقت جو خدمت گار اور رکاب دار ہوں وہ نہایت چست اور چالاک اور جوان ہونے چاہئیں اور لشکر کے سپاہی بھی ایسے ہی ہونے ضروری ہیں اور پورے لوگ بھی ہدیت اور وقار اور مشورہ کے واسطے ساتھ ہونے ضروری ہیں۔ اور لشکر کو دشمن کے مقابلہ پر اپنی جگہ اتارنا چاہیئے۔ اور ننگہ کا محاصرہ کرنے کے واسطے جاڑے کا موسم بہتر ہے اور سامان سفر تیار کرنے اور جنگ پر جانے کے واسطے گرمی کا موسم ہونا چاہئے۔ بادشاہ کو سفر میں اس وقت جانا چاہیئے جب شمس برج سرطان میں ہو۔ اور جب شمس برج قوس میں ہو اس وقت سفر کو نہ جائے کیونکہ سال کی چار فصلیں ہیں نصف خیران سے نصف ابلول تک گرمی ہے اور نصف کاٹو اور اول تک خریف ہے پھر نصف ازار تک جاڑا ہے اور نصف خیران تک ربيع ہے۔

حدیث میں وارد ہے کہ جب نہینے آدھے ہوتے ہیں زمانہ کا حال بدلتا ہے پھر اگر سوار ہو تو عصر کی نماز کے بعد سوار ہو ورنہ مقدمات طے کرنے یا کتابوں کے مطالعہ کرنے یا خبروں اور قصوں کے سننے میں وقت صرف کر دو اور یہ سب باتیں بادشاہ کو غفلت میں کرنی چاہئیں۔ بیونہ پہلے زمانہ کو بادشاہ جبریل نامی کیا ہے بیٹھے تھے و غفلت میں بیٹھتے تھے اور چوب دار ایک ایک شخص کو سلام کے واسطے لاتا تھا تاکہ زیادہ لوگ اکٹھے ہو کر بادشاہ کو کسی طرح کا

صدہ نہ پہونچائیں ۔

اور مجبوروں سے ہر قسم کی ادائیگے مانگنے پر یافت کرنی چاہئیں اور کتب طب اور تواریخ خصوصاً شاہنامہ عجم اور سکند نامہ اور مجملہ واقعی وغیرہ کاغذ مرطالعہ جاری رکھیں اور بادشاہوں کے واقعات جیسکے شہر یار دہلی اور رستم زاد میں ہوئے اور حضرت سلیمان علیہ السلام اُس زمانہ میں نبی تھے پھر جو قضیے ان میں واقع ہوئے اور ایک نے دوسرے کو ہلاک کیا ان سب باتوں کو یاد رکھے تاکہ وقت پر کام آئیں ۔

بادشاہ کے مصاحبوں کو چاہیے کہ اُس کی حفاظت میں بہت کوشش کریں خصوصاً حمام میں کیونکہ اکثر بادشاہ حمام میں ہلاک ہوئے ہیں اور بادشاہ کو ہر ایک راز کو نہایت پوشیدہ رکھیں اور اگر بادشاہ مر جائے تو اسکی موت کو بھی اسوقت تک پوشیدہ رکھیں کہ کوئی دوسرا قائم مقام ہو جائے ۔ پھر اُس کی بیعت کے استو کام کے بعد اسکی موت کی خبر شائع کریں ۔

اسے بادشاہ جہانگیر تم سے ہو سکے ایسے کام کرو جن سے ہمیشہ تمہارا ذکر خیر کے ساتھ جاری رہے ۔ اور ابن ابی الدنیا کی کتابوں اور تاریخ طبری کا ملاحظہ کرنا ضرور ہے اور حنفی یا شافعی جو مذہب رکھتا ہو اُسکی کتابیں بھی ضرور دیکھنی چاہئیں اور کوئی فعل بدعت کا اختیار نہ کرے ۔ کیونکہ نبی و پیغمبر وغیرہ کی سلطنت خواہش پرستی ہی کے سبب سے برباد ہو گئی اور تم کو اپنے اور خدا کے درمیان میں صلح اور تقویٰ کا رہنمائی اختیار کرنا چاہیے ۔

حکایت ہے کہ ایک شاہ بادشاہ گھوڑے پر سوار کسی ضرورت کے واسطے جا رہا تھا ملک الموت نے گھوڑے پر اسکی روح قبض کر لی اور وہ اپنی

خواہش کو پورا نہ کر سکا اور ایک نیک بادشاہ کے پاس ملک الموت نے آن کر
 کان میں کہا کہ میں ملک الموت ہوں بادشاہ نے جواب دیا کہ مر جاتا ہو
 اور بت ایچھے آئے تمہارا مجھے بہت انتظار رہا اب تم جس کام کو آئے ہو
 اُسکو شروع کرو مگر الموت نے کہا میں یوں تمہاری روح قبض نہ کروں گا
 بلکہ جس حالت کو تم اختیار کرو اس میں تم کو قبض کروں بادشاہ نے بیہوت
 وضو کر کے سجدہ میں سر رکھا اور سجدہ ہی میں ملک الموت نے روح قبض کی
 اور ایک لطیف حکایت یہ ہے کہ حبیب محمود بن یوسف ملک عراق کا مالک ہوا
 تو اُس نے اپنے غلام کو ایک ہزار اشرفیاں دیکر کہا کہ تو اسٹھان میں جا اور
 وہاں شاہی شترک کے قریب ایک مکان ہے اور اس میں ایک بڈ ہے بڑہیا
 رہتے ہیں انکے پاس جا کر سنا سن کر یہ شرفیاں انکو دینا اور کہنا کہ تمہارے
 بیٹے نے پوچھا ہے کہ اس کے خرقہ بی بی تمہارا کیا حال ہے یہ غلام وہاں
 پہنچا اور ان سے حال بیان کیا انہوں نے کہا یہ بڑہیا بڈہیا ہے وہاں سے جا
 اس سے کہا تم دونوں متوجہ ہو یہ بڑہیا بڈہیا ہے کہ تم نہیں گئی انہوں نے
 کہا ہمارے دیکر تو نگری باقی ہے پوچھنا ہے

کَلَّا تَذَرْنِي دَنُّ ذَرِّي خُفِيًّا فَاثْمَا اَلِدُّ اِدْعَا اَلْضَلٰلٰتِ

مجھ کو برا نہ کہہ بلکہ میرے اخلاق کو برا کہہ یہ بڑہیا بڈہیا ہے کہ تم نہیں گئی انہوں نے
 ہوتا ہے اور شاہی رستم اس کے جی و دھرم سے متعلق ہے

عَلَىٰ يَدَيْكَ تَوَكَّلْتُ يَا حَبِيبِي لَيْفَ لَيْسَ لَكَ اَلْقَسَمُ مِنْهُنَّ اَلْكَثَرُ
 وَفِيْهِنَّ نَفْسٌ لِّوَقْفَاسٍ يَّهْبُتُهَا اَتَقُوْرُ الْوَدَّيْ كَاثِرًا اَجَلُ وَكَلْبًا

یہ میرے جسم پر ایسے ایسے ہیں کہ اگر وہ سب ایک پیسہ کو فروخت کیے جائیں تو

ایک پیسہ بھی لےنے بہت زیادہ ہے اور ان کے اندر ایک ایسا لفظ ہے کہ اگر مخلوق میں سے بہت سے لفظوں کے ساتھ اسکا مقابلہ کیا جائے تو ان سے بزرگ اور بڑا ہے۔

اور بادشاہوں کے واسطے ایک گانا سنانے والے شخص کی بھی ضرورت ہے جو عظیم موسیقی سے خوب واقف ہو اور شاعر اور خوش آواز بھی ہو اور کتب موسیقی کا مطالعہ کرنا ہو خصوصاً شیخ الرئيس ابو علی بن سینا کی کتابیں ضرور دیکھتا ہو اور ہم نے اس کی تفصیل اپنی کتاب سلسلہ بیان میں بیان کی ہے۔ اور ایک نکتہ یہاں ہی بیان کرتے ہیں۔ نکتہ کیا گیا ہے کہ گردش افلاک سے ایسے نعمائے خوش ظاہر ہوتے ہیں کہ اگر انکو کوئی مقلد سنے تو بیہوش ہو جائے اور اسی گردش افلاک سے حضرت موسیٰ علیہ السلام نعموں کی ترجیحات مثل مربع اور مستطیل اور متشکل کے جو ذوق دایا ہے بطریق یحییٰ کے اخذ کی ہیں اور اسی گردش سے زردشت نبی مجوس نے زہرہ مرتب کیا ہے اور نصاریٰ نے بھی اس میں سے کچھ دیا ہے چنانچہ الحان دم میں اور تینیس عراقیوں اور زقائن عجم میں اور طبل زنی حدیثہ میں اور بلوق یہودیوں میں ہے۔

اور یہ کل شتر و ستائیں ہیں مثل دستان رخیل کے اس کے وزن میں کہتے ہیں اِدْكِبْ فَانْتِ الْمَطْعَمُ اِدْكِبْ فَاللهُ الْكَلْبُ اور باقی لڑائی کے وقت اور منزل پر اترنے کی وقت وغیرہ کی دستائیں ہیں۔ سقراط کا قول ہے کہ آواز کے نعموں کا مشتبک ہونا عبادات کی صورتوں سے ہے اور رخیل اسکی گردش افلاک سے ہے اور اس کی تاثیر ایسی ہے جیسے نظر یہ اور

جادو کی ہم اس کی تفصیل اس کے موقع میں بیان کریں گے۔
بادشاہوں کی خدمت میں احکما کے اس قول کے مطابق رہنا چاہیے کہ جتنے بادشاہ
کی خدمت میں رہے تو ہر وقت خوف کا لباس پہن رہے اور جب تو ان کے پاس گئے
تو اندھا ہو کر جائیں ان کے کسی عیب پر نظر نہ کر اور جب ان کے پاس ہو آئے تو
گنگا ہو کر آئینے انکی بات کسی ہو نہ کہ

آٹھواں مقالہ

چوبداروں اور وزیروں اور منشیوں کی ترتیب میں
چوب دار پس پشت کھڑے ہوں اور وزیر دائیں ہاتھ کی طرف بیٹھے اور منشی
بادشاہ کے تخت کے پاس زبردست بیٹھے اور تخت کے قریب کوئی شخص نہ
ہو اور دربار بہیمت دو قاری ہو
بادشاہ کو جو کام ہو وہ چوب دار سے کرائے اور خطوط کے جواب منشی سے لکھوائے
اور جوابات دریافت کرنی ہو وزیر سے دریافت کرے اور معاملات ملکی میں خود
بادشاہ عوز کرے اور ملازموں کی ترتیب و تادیب میں بادشاہ کے بعد وزیر
خیال کرے۔

بعد منی ارگوں کا تول سے کہ بادشاہ نماز میں جائے تو ایک علیہ صبح کے چہرہ
میں نماز پڑھے جب کجاہ نماز میں سے ہند کر لیا ہو اور معتبر لوگ بادشاہ کے ساتھ
اس حجرہ میں موجود ہوں اور بادشاہ سب لوگوں کے بعد اپنے خاص دروازی
سے مسجد میں داخل ہو۔

ہفتہ میں دربار بادشاہ کو قرآن خوانی اور رنگوں سے ملاقات کرنے اور اہل
علم سے صحبت رکھنے کو واسطے ہونے چاہئیں۔ صبح کی نماز سے فارغ ہو کر بادشاہ

قرآن شریف پڑھتے۔ پھر قاری لوگ انگریز تہذیب و تربت قرآن سنائیں پھر وعظ وعظ کیں۔ پھر شاعر شمس سنائیں۔ پھر قتل ہوئے۔ اعداد و معوذتین اور فاتحہ اور المفلحون تک پڑھ کر امام ختم کرے اور بادشاہ اور مسلمانوں کے حق میں دعائے خیر کرے اور ہفتہ میں ایک روز بادشاہ عبادت اور ذکر اور حساب کتاب مکینہ میں صرف کرے۔

نواں مقالہ

نان پز اور بادرجی اور قصاب کی ترتیب کے بیان میں
قصاب اور نان پز اور بادرجی غیر مذہب نہ ہونا چاہیے کیونکہ غیر مذہب پاکی پاکلی کی پروا نہیں کرتا ہے اور طعام نبوی کا کل سامان بادرجی خانہ میں موجود رہنا چاہیے اور گوشت کو زیادہ دھونا اور ہاتھوں میں ملنا اچھا نہیں ہے۔ بادرجی نہایت تجربہ کار اور ہوشیار اپنے فن سے خوب واقف ہونا چاہیے اور کشاجم کی کتابیں جو اس فن میں ہیں اس کے مطالعہ میں رہیں اور شربت اور ربے اور روغن اور سنہا نیاں اور خوشبو نیاں اور عجیب و غریب رنگ بادشاہوں کے واسطے ہر وقت موجود رہنے چاہئیں۔

جو مرنے یا پرندے لکروں میں بند رہیں ان کا کھانا نہ کھانا مفید نہیں ہے بلکہ عمدہ اور بھلیہ گوشت آزاد جانوروں کا ہے جن میں ترش پانی ڈال کر پکا یا گیا ہو اور روٹی اس کے شوربے میں بھگو کر کھائی جائے۔ اور مٹھائی عمدہ وہ ہو جس میں آما زیادہ اور مٹھاس بقدر ضرورت ہو۔ نسل جال ان سب چیزوں کا اس فن کی کتابوں سے معدوم ہو سکتا ہے مختصر طور پر اس کا بیان ہم نے اپنی کتاب سلسیل میں کیا ہے۔

اور اگر اعلیٰ درجہ کی باتیں معلوم کرنی ہوں تب کتاب شفاء شیخ اور نبات
کو دیکھنا چاہیئے۔ اور اگر کتب اصول دینیہ و دیکھنی منظور ہوں تو شافعی مذہب
میں امام الحرمین کی کتاب محیط اور ارشاد اور ہماری کتابوں میں سے الاقتصاد
فی علم الاعتقاد اور کتاب قواعد العقائد جو احیاء علوم الدین کا پہلا حصہ ہے
اور رسالہ قدسیہ وغیرہ کو دیکھو اور کتب طب کو بھی ضرور ملاحظہ کرو اور علوم
شرعیہ کا حاصل کرنا بہت ضروری ہے تاکہ سولوی اور غسٹی کی غلطی معلوم
کر سکو اور علم حساب کے ہی واقف ہونا چاہیئے اور تفصیل دار ہی ایسے ہی
لوگوں کو بنانا جو حساب میں پورے مہارت رکھتے ہیں اور جبر و مقابلہ اور
ساحت و خوب واقف ہیں اور امتحان میں پورے اترے ہیں جیسے کہ نشیون
سے رسائل اور جواب لکھو اگر امتحان لیا جاتا ہے اور ان لوگوں کو کتب قوانین
سے بھی آگاہ ہونا چاہیئے اس کام کے واسطے صاحب بن عباد بن اسحاق
صابی کا رسالہ بہت مفید ہے اور سننی کو نہایت فاضل اور جلد لکھنے والا
اور کتب و فرائض واقف ہونا چاہیئے۔

بادشاہ کو چاہیئے کہ اپنے کل حکام اور عہدے کے ان کے کاموں کا حساب اور ہر
شہر کے دیکھوں سے عدل یا ظلم کا حال دریافت کرے کہ وہاں کے حاکم نے
کیا انتظام کر رکھا ہے اور بادشاہ کو باید مزاج یا کملاڑی یا بد زبان نہ ہونا
چاہیئے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ شطرنج کھیلنا بادشاہ کو جائز ہے مگر زور دینے
چھوڑ دینا کیونکہ یہ قمار بازی سے مشابہت رکھتی ہے جب ارد شیر نے زور کو ایجاد
کیا ہے تو کسی نے اس سے کہا کہ اس کی مزایہ ہے کہ ہاتھ کاٹے جائیں ارد شیر نے
کہا کہ میں اسکی طرف سے ہاتھ کاٹ لوں گا لیکن اس کے ساتھ نہ کیوں لنگا ایسے ہی حجاج

ایک بادشاہ معلوم ہوا کہ سب کچھ میرا دست و پاؤں سے ہوتا ہے انعام کو پہنچتے ہیں دیکھ حضرت
امیر المومنین علی علیہ السلام فرماتے ہیں۔

بِقَدْرِ الْكَسْبِ وَكَذَلِكَ الْأَرْبَابُ
تُرْوَمُ أَيْضًا نَسَامُ أَبَا
لَتَقْلُ الصَّخْرَ مِنْ قُدْرَةِ إِيْمَالِ
وَقَالُوا لِلْفَقْرِ فِي كَسْبِ عَارٍ
إِذَا عَاسَ أَمْرٌ مَسْبُورٌ عَمَّا
وَنُصِفَ الْمُتَعَمِّقُ فِي كَسْبِ
وَرُبَّ الْعَمْرِ كَمَا أَضَى وَرُبَّ
خُبِّ الْمَنْ يَطُولُ الْعَمْرِ نَبِيذُ

تکلیف کو برابر بلند رتبہ حاصل کیجئے جانے میں اور جو شخص بلند رتبہ کا طالب ہوتا ہے وہ راز الہی کو چاہتا ہے۔ نیز یہ کہ قصد کرتے ہو اور پھر راستہ کو سوتے ہو جو یہ بتیوں کا طالب ہوتا ہے۔ وہ سب یہ کہتا ہے۔ لیکن اس میں ایک ہمارے کی چوٹی سے بہتر دھوئے کہ کیا احسان اللہ سے بہتر ہے۔

جوان سے لڑکے کہتے ہیں کہ اگر وہ اسے میں بدنامی ہے میں کہنا میوں کہ بدنامی اور
 تو لہذا سوال کہنے میں ہے۔ "بڑی سچو" ساتھ میں ہر ہر روز رات، آدھی عمر اس کی
 رائیں مساجد میں۔

اور ایک چوتھی شراں مع لہجہ بنی ہے کہ معلوم ہی نہیں ہوتا کہ وہ دہلی میں

گئی یا بائیں طرف اور ایک چوہستانی چوہا رول اور پیرا پٹ کا حصہ ہے اور اہل و
عیال کے فکر و کار و بار کا۔ پس اس بات کو نہ نہڑ نہڑ کی نشانہ کشی فرما بہت برا ہے
کیونکہ عمر کی تقسیم سیسہ جیج ہے جو بیان ہوئی

دسواں مقالہ

اے بادشاہ اگر تمہارا ارادہ کسی بادشاہ سے جنگ کرنے کا ہو تو پہلے انہو لشکر
کو دیکھو کہ کس قدر ہے اور کیسی طاقت رکھتا ہے اور اہل لشکر کے دلوں کو اتفاق
سے پاک و صاف کر دو پھر اپنے دشمن کی طاقت کو دیکھو اگر وہ تم سے زبردست ہو
تو اس کی عزت و رخ دکرو بلکہ اس کے ساتھ محبت اور دوستی کی راہ درسم اختیار
کر دو اور اگر وہ خود تم سے چھوٹا ہو تو اس کے مقابلہ کی طاقت نہ
رکھتے ہو تو جہاں تک ہو سکے جنگ کر لو کیونکہ نہ مانہ ہمیشہ کیساں نہیں رہتا ہے
اگر تم اس وقت کمزور ہو اور محبت سے کام لو گے تو اسیر رہے کہ تھوڑے عرصہ میں
زبردست ہو جاؤ گے اور جہاں تک تم سے ممکن ہو اپنے دشمن کے مقربوں اور
مساجدوں اور سرداروں کو اپنے سے ملا لو اگر پھر رشوت دینی پڑے اور جس طرح
ہو سکے دشمن کے لوگوں میں عداوت ڈالو اور ایک دوسرے کی طرف سے
بہکا دو اور خوب دھوکے دو مگر نہایت ہوشیاری اور قلمندی سے کہ
تمہارا ارادہ فاش نہ ہو جائے۔ اور اگر تمہاری مصلحت میں کوئی ایسا شخص
ہو جس سے تم اندیشہ رکھتے ہو اور اس کو سزا دینے کا موقع نہ ہو تو حکمت
اور تواضع کے ساتھ اس کو اپنے سے ملا دو تاکہ تمہارا ارادہ ہم سے ظاہر نہ
کرے اور تمہاری دشمنی سے نہ لچھے اور پھر اس کی ناک میں سے ہولیٹین ہے
کہ تھوڑے عرصہ میں تمہارا ناکا جو چل جائیگا اور تم بخوبی بدلہ لے لو گے اور

اگر تم کسی قلعہ کا محاصرہ کرو تو لازم ہے کہ ایسی ترکیب لڑاؤ جس سے قلعہ والوں میں اختلاف ہو جائے

حضرت سلیمان علیہ السلام نے جب رستم زاد پر لشکر کشی کی اور وہ قلعہ بند ہوا تو سلیمان علیہ السلام نے رستم زاد کو قلعہ اکہ تھار سے ساتھی اور رفیق یہ چاہتے ہیں کہ تم کو گرفتار کر کے تھار و دشمنوں کے حوالہ کروں اور ایک خط علیحدہ اس کے بڑے بڑے سرداروں کو اس مضمون کا لکھا کہ رستم تم لوگوں سے اندیشہ ناک ہے اور یہ خط اُس نے میرے پاس تھار و مکرو فریب کے متعلق بھیجا ہے۔ پس اگر یہ قلعہ شہر یار کے قبضہ میں آگیا تو تم سب لوگ قتل ہو جاؤ گے۔ پھر جب لڑائی ہوئی وہ سب لوگ ہباگ کر شہر یار سے جانے اور رستم قتل ہو گیا اور حضرت سلیمان نے نہایت اطمینان سے دونوں کو منگوا لیا یعنی رستم کو بھی اور شہر یار کو بھی اور عجیبوں کے قتل و غارت کی وہ حالت ہوئی جو بنی اسرائیل کی بخت نصر کے زمانہ میں ہوئی تھی اور عورتوں کی حالت ایسی بیکی کی تھی کہ جس کا جی چاہتا اپنے قصہ ف کرتا تھا۔

اور اسے بادشاہ نے اس شخص کی علاج سے نہ بنو جس نے شہد کے قطروں کے چاٹنے پر کھنقا کر لی تھی اگر تم ایسا کرو گے تب تم تینوں شخصوں میں سے زیادہ بد نصیب ہو گے معلوم کو جواب دیا ہے اور ظالم اپنا مقصد حاصل کرتا ہے اور تمہارے فقہ حساب کی سختی باقی ہے گی اور حسرت سے یہ کہو گے کہ اے کوئے یہ ویرانہ کب آباد ہو گا۔ اور جب تم قلعہ کا محاصرہ کرو تو قلعہ والوں کو پیغام بھیجو اگر آدمی کے ہاتھ ممکن نہ ہو تو لکھ کر تیرے پاس بندھو اور قلعہ پر پہنچا دو کہ جو کوئی اپنی سلامتی چاہتا ہو وہ ہمارے پاس آجائے پھر جب قلعہ فتح ہو جائے

تو ہر طرف اس میں محافظ مقرر کرو کہ کوئی شخص اس میں آنے جانے نہ پائے اور
 جو لوگ نہما، جو مخالفت ہمیں جس طرح چاہوں ان سے سلوک کرو۔ اور شمشیر زنی شروع
 کرو اور موت اور قتل کا ہاروں طرف تلخہ میں حکم دے دو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم نے جب خیبر کا محاصرہ کیا ہے تو نکلنے والوں کو راستہ دیدیا تھا مگر کسی کو قلعہ
 میں جانے نہ دیتے تھے اور جو لوگ قلعہ سے نکلے تھے وہ بہت بہو کے تھے حضور
 نے انکو کہانا کھلایا پھر اگر تم کو انقب زنی یا سنجیق لگانے کی ضرورت ہو تو فوراً
 ان کاموں کو کرو اور دشمن کو خوب خوف دلاؤ اور اپنا رعب انپر بٹھاؤ اور
 اگر قلعہ کی رعایا کسی طرح بھاگ رہی ہو تو انکو بھاگ جانے دو اور ان کی طرف
 سے اپنے دل پر براہی گوراء نہ دو۔

گیارہواں مقالہ

سفر میں جانے سے پہلے سامان سفر تیار کر لینا چاہیے۔ اور سفر میں جانے سے
 ایک مدت پہلے اپنے لشکر میں تیاری کا اعلان کرو پھر جب تم سفر میں جاؤ
 جاؤ تو کسی ایسے شخص کو اپنا قائم کرو جو تمہارے پیچھے فوجیں تیار کر کے تمہارے
 پاس بھیجتا رہے اور جس قدر جس جس کام کے کاریگروں کی تم کو ضرورت
 ہو وہ سب تمہارے پاس موجود ہونے چاہئیں اور تمہارے لشکر کے بازار
 میں نہایت امن و انتظام ہونا چاہیے اور تمہارے وزیر کو کتب سیاست
 پر پڑھنا چاہیے مثلاً کتاب مساہک و الماہک اور سیاسات مغری
 جسکو سنہجہ اتر میں نے اپنی کتاب ادویہ قلبیہ کے آخر میں لگا دیا ہے اور کتاب
 قوانین الملوک ابن مرہ کی اور فن بیطرہ یعنی سلوتری کے فن کی کتابوں کو
 بھی دیکھنا ضروری ہے مثلاً بیطرہ کشاجم اور بیطرہ ابن قتیبہ و کنہیل الرومی

ان کتابوں میں جو پایوں کی بیماری اور اُن کے علاج و ادویات کا مضمون
 ذکر ہے اور انکی کل اقسام کا بھی بیان ہے چنانچہ گھوڑے کی ساٹھ قسمیں ہیں
 حضرت سکندر گھوڑے کو دیکھ کر اُس کے مرض کو پہچان لیتے تھے۔
 جانوروں کی طب نہایت مشکل ہے کیونکہ ان کے مرض کا حال سمجھنا
 معلوم نہیں ہو سکتا ہے۔ حضرت سکندر ایک بلند جگہ خیمہ لگا کر اس میں بیٹھتا
 اور جانوروں کا معائنہ کرتے تھے۔ کسی نے کہا کیا یہ کام آپ خود کرتے ہیں
 کہا ہاں۔ کیونکہ یہ کام میری ذات کا ہے۔ ایک گھوڑا ان کے سامنے بیمار
 ہو گیا فوراً انہوں نے اُشنان کا پانی اسکو پلایا وہ اچھا ہو گیا اور چوپایوں
 کے واسطے ایک مجرب علاج یہ ہے کہ کفاروں کے قبرستان میں ان کو
 لیجا یا جائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق سوال کیا گیا آپ
 نے فرمایا جانور ان کی قبروں سے غدا ب کی آوازیں سنتے ہیں اور خوف زدہ
 ہو کر انکو آرام ہو جاتا ہے۔ حیوانات اور نباتات اور جمادات کے بہت
 خواص اسی قسم کے ہیں جن میں سے مختصر یہ ہے اس کتاب کے بعض مقالوں
 میں بیان کیے ہیں۔

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جب حضرت عمرؓ نے شہر بیت المقدس کو فتح کر کے
 عبداللہ بن مسعود کو وہاں کا امیر کیا تو میں ہجرت کر کے بیت المقدس پہنچا
 اور عبداللہ کے پاس گیا تو میں نے اُن کے ہاں نہ کوئی چوب دار دیکھا نہ دروازہ
 دیکھا میں نے اسکا سبب ان سے دریافت کیا انہوں نے کہا یہ مریض ہے۔
 اس کو حاصل کریں گے پھر تم سنو گے کہ اُنکے مکان میں کیا ہو گا۔ ابو ہریرہؓ
 کہتے ہیں پھر میں نے ابن مسعود کو دیکھا کہ اپنے گھوڑے کا دانہ اپنے منہ میں

درست اور صاف کر رہے تھے میں نے اس کا سبب پوچھا کہنے لگے میں نے بنی
جسے لڑنے لڑا کہ وہ سلم سے سنا ہے فرماتے تھے جو شخص اپنے گھڑے کا دانہ پہنچ
ہاتھ سے صاف کرے گا ہر دانہ کے بدلے اسکو دس نیکیاں ملیں گی اب تم جاؤ
کہ میں اپنا یہ ثواب بغیر کو کیوں کر دوں اور جو بات کہ تم کو نجات دے وہ تمہارے
اس نیکرے بہتر ہے جو تم کو سرکش بنا دے۔

اور ایسے ہی ابو حمزہ سے منقول ہے کہ میں عمر بن عبد العزیز کے پاس گیا رات
کا وقت تھا اپنے خاصوش ہونے لگا عمر خود چراغ کو درست کرنے کھڑے
ہوئے بہت دیر تک میں ہتھارے غلام کو جگا دیتا ہوں کہا نہیں میں نے کہا
میں درست کر دوں کہا نہیں پھر خود ہی اس کو درست کیا۔ اور کہا جب
میں کھڑا ہوا تو میں عمر تھا اور جب میں بیٹھ گیا تو میں عمر تھا تکبر کرنے والوں
کہ خدا غارت کرے

وَإِنْ كُنتُمْ لَا تَرْضَوْنَ
الْحَرْبَ فَعَلَيْكُمْ
الْحَرْبُ

وَإِنْ كُنتُمْ لَا تَرْضَوْنَ
الْحَرْبَ فَعَلَيْكُمْ
الْحَرْبُ

بارہواں مقام

آداب سفر کے بیان میں

تم سفر میں جاؤ تو اپنے محافظ اور چمکداروں کو خوب ہوشیار
رکھو اور جو ذہنی ہر وقت ہشیار رہا کرو دن کو پہنچنے پہلے کے کسایا کرو اور رات
کو پہنچنے پہلے کے کسایا کرو اور رات کو پہنچنے پہلے کے کسایا کرو اور رات

میں جو انسان بزرگ ہوتا ہے تب تو اسے زیادہ کرتا ہے۔ اور اگر نالائق ہوتا ہے تو اپنے

اپنے کو بلکہ سمجھتا ہے کہ اسے جو کچھ دیکھنا ہے وہ جلدی ہوتی ہے وہ جلدی ہے اور جو غالی ہوتی

ہے وہ اپنے کو سمجھتا ہے کہ وہ شاخ پر بیٹھ کر سر پر زمین ۲

جب گھر پر پہنچا تو بہت ہی دروازہ کا جوہر کی خوب مصروفیت رکھتا اور زبان نہایت
خیر خواہ ہونا پائیے اور محل میں ایک خاص کمرہ اپنے رہنے کے واسطے تیار کراوا
جس کی کچی مہار سے ہی پاس ہے پھر اگر تم کو کسی وقت حرم کی ضرورت ہو تو
سرد مزاج یعنی گوری عورت کو پرہیز کرو حضرت جعفر صادق علیہ السلام نے
کسی نے پوچھا کہ آپ سیاہ رنگ کو سفید رنگ پر کیوں ترجیح دیتے ہیں فرمایا
ایک سرد مزاج ہے اور ایک گرم مزاج ہے اور سرد مزاج کام کی نہیں ہے۔
کسی کا قول ہو کہ عمدہ جماع وہ ہے جو نہایت میاکی کے ساتھ ہو۔ ایک بادشاہ
نے قوت جماعی کے ضعف کی شکایت کی اور یہ بادشاہ گرم دواؤں کی تہا مال
سے خوف کرتا تھا۔ حکیموں نے اس کی واسطے ایک کتاب لکھی جس میں اہل طب
حکایات کو لکھا تھا کہ فلان عورت نے فلان شخص کے ساتھ یہ کیا اور فلان
شخص نے فلان عورت کے ساتھ اس طرح کیا۔ بادشاہ کو اس کتاب کے
پڑھنے سے آرام ہو گیا اور قوت اس کی از حد تیز ہو گئی۔ حجاج نے اسی مضمون
میں شعر کہا ہے ۔

مَا كَرِهْنَا النِّسَاءَ لِلشَّيْبِ إِلَّا
إِنَّهُ مُؤْمِنٌ بِنَوْمِ الْكُتُورِ

عورتیں بڑباپے کو اسی سبب سے برا سمجھتی ہیں کہ مرد بوڑھے ہو کر سو جاتے ہیں
اور عورتوں کے کام کے نہیں رہتے

ماسون رشیدی کی دو لٹریوں ایک سیاہ اور ایک سفید میں تکرار ہوئی سفید نے
سفیدی کی تعریف کی اور کما برف دوا میں کام آتی ہے اور سورج کی سفیدی
نہایت عجیب ہے۔ اور کپڑوں میں بہتر کپڑا سفید ہے۔ سیاہ لٹری نے جواب
دیا کہ عنبر اشہب اور عود قہاری گردنوں کے بار میں خوشبو میں لگاؤ جاتے

ہیں اور جاڑے میں کوئٹہ گرمی کے پٹنڈے پانی سے نہاؤ، غنیمت ہو۔ انہیں اور
 آنکھ میں سفیدی اندھا کر دیتی ہے۔ اور شہقدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے اور
 جوانی کی سیاہی کو سب عورتیں تلاش کرتی ہیں اور بنی عباس کے قبول کی
 سیاہی کیسی عیدت ناک ہو پھر اُس نے یہ شعر بڑھا ہے

أَحَبُّ إِلَيَّهَا السُّودَانُ حَتَّىٰ | أَحَبُّ إِلَيَّهَا السُّودَانُ الْكِلَابُ

ایک معتبر شخص نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ مندرجہ بہت سوسادات علویہ کی
 شہید کر یا چنانچہ بقیہ سادات یمن کی طرف ہجرت کر گئے جب مامون بلوٹا
 ہوا تو اُس نے اہلبیت سے محبت اختیار کی اور انکو تلاش کرنا شروع کیا
 چنانچہ معلوم ہوا کہ بہت سوسادات بنی فاطمہ یمن میں ہیں مامون کے آنکھ
 بلانے کو قاصد روانہ کیے جب ان سادات کو خبر ہوئی تو انہوں نے باہم
 مشورہ کر کے یہ بات قرار دی کہ ہم لوگ بذات خود تو نہیں جاتے بلکہ ہمارے
 وہ غلام جو مشکل و ضمائل میں ہم سے مناسبت کہتے ہیں انکو اپنے نام سے
 بھیج دیتے ہیں پھر انہوں نے ایسا ہی کیا کیونکہ مامون کی طرف سوسادات
 موصوفین مطمئن نہ تھے الغرض جب یہ سادات جو دراصل غلام تھے مامون
 کے پاس پہنچے تو اُس نے انکی بہت خاطر کی اور انکو رکھا یہ لوگ سادات ہی
 مشہور رہے اور انہوں نے شادیاں کی اور اولاد بھی ان کی سادات
 کہلانے لگی اسی سبب سے جب تم کسی سید کو باصورت بدخلق بددماغ و دیگر
 توجان لو کہ یہ انہیں غلام زادوں میں سے ہے۔ کیونکہ سادات کا خاندان
 عالیشان ایسا نہیں ہے جس میں گدیوں کی گنجائش ہو۔ میں نے اور میری جہت و علیہ
 السلام کے اس قول کا مطلب ہے کہ ہم پاک گہلانے کے لوگ ہیں نہ ہم خود

نسق و مخور کرتے ہیں یہ ہمارے ساتھ کیا جاتا ہے

تیرہواں مقالہ

قسم کے متعلق حیلوں کے بیان میں

شراب میں اگر لہسن ڈال کر جو ش کریں تو قولنج بار دہ کے بریضوں کو نافع ہے اور ہمارے
بہت سے صحاب اسکو بار بار کپتہ بہت جس اختلافی مسئلہ کی صحت کا حاکم حکم کر دی
اسکا اختلاف زائل ہوتا ہے

قسم ایسے الفاظ کے ساتھ کہائی جاتی ہے جن سے اس کے فتح میں تاویل کر سکے
اور قسم قسم کھانے والے کی ریت پر موقوف ہوں ہے وکیل کی غفلت پر ہمیں
کرنا چاہیے اور الفاظ قسم کے محدود نہ ہونے چاہئیں

اور اسے بادشاہ قسم حکماء کے قول اور انکے ساتھ قسمی دینے کی ممانعت نہ کرو
اور اگر تم ان کو اختیار کرو تو پوشیدہ رکھنا چاہیے اور خدا تعالیٰ اور اسکی
صفات و افعال کے ساتھ قسم کھانے سے بہت خوف رکھو اور دیگر بزرگ

چیزوں کی قسم کھانے میں علماء نے اختلاف کیا ہے اور جو قسم قسم کھانے
سے شہرہ اجڑ جاتے ہیں اور جھوٹی قسم یہ ہے کہ جس بات کو جھوٹ جانتا ہو اس کے
صحیح ہونے کی قسم کھائے۔ اور بادشاہ جب تم دربار میں بیٹھو تو نہایت اویں

اور وقار کے ساتھ بیٹھو اور کلام بہت کم کرو کیونکہ بادشاہوں اور زبڈوں
کو بہت کلام کرنا برا ہے اور علماء کو بہت سونو آید کلام کے ساتھ حاصل ہوتی
ہیں اور خود بحث مباحثہ نہ کرو بلکہ مباحثہ کرنیوالوں میں باہم مقابلہ کرو اور
متن سننا ہوگا کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے اپنے دل سے فتوے نہ لو اگرچہ
لوگ کچھ ہی فتویٰ دیں کیونکہ حلال اور حرام دونوں ظاہر ہیں اور انکو درمیان

میں امور مشابہات ہیں پس اس چیز کو جو ہر دو جو تم کو شک میں ڈالے اور اس چیز کو اختیار کر دو جو تم کو شک میں نہ ڈالے اور حضور ہی نے فرمایا ہے جس نے حلال روزی اختیار کی اس کی دعا قبول ہوتی ہے اور موت اُس کے اندر آتی ہے اور اندرون اُسکا بہتر ہوتا ہے اور نام اُس کا بلند ہوتا ہے اور امید اُسکی حاصل ہوتی ہے اور موت اُسکی اچھی ہوتی ہے اور اولاد اُسکی پاک ہوتی ہے اور لطفہ اُس کا نوزائی ہوتا ہے اور آئندہ اُس کے رقیق ہوتے ہیں اور حکمت اُسکی ظاہر ہوتی ہے اور غصہ اُسکا دور ہوتا ہے اور قلب اُسکا نرم ہوتا ہے اور گناہ اُس کے ہلکی ہوتے ہیں۔ اور حضور نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے علی ایک دہم مال حرام کا نہ لینا خدا کو نزدیک چاہیے نہ اسے مقبول حجبوں سے افضل ہے اے علی جس نے (ماحق) غصہ کیا اس پر غصہ کیا جائے گا اور جس نے ظلم کیا اُس پر ظلم کیا جائے گا اور جس نے کثرت کے ساتھ صدقہ دیا اُسکی اولاد کی مدد کی جائے گی۔

حرام کے اندر رازیہ ہے کل نفوس کی رائے اور کثرت کے ساتھ سچ اسی کی طرف ہے پس جب ایک شخص ظلم کرتا ہے وہ ظلم کل نفوس کے اندر سرایت کر جاتا ہے اور یہی اس کلام الہی کے معنی ہیں وَمَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا یعنی جس نے کسی نفس کو بغیر قصاص کے قتل کیا تو گویا اُس نے تمام لوگوں کو قتل کیا اور جس نے اسکو زندہ کیا یعنی قتل ہونے سے بچایا تو گویا اُس نے تمام لوگوں کو زندہ کیا۔ اور جب کسی نے یا صدقہ کا ثواب کسی روح کو بخشا تو اسکا اثر سب مردحوں کو پہنچتا ہے کیا تم نہیں دیکھتے ہو کہ جب کوئی شخص

ابنی بیوی کے گناہ پر تیرا بعض حصہ طلاق والا ہے تو کس طرح طلاق ساری عورت پر واقع ہو سکتی ہے کیونکہ طلاق ایسی چیز نہیں ہے جسکے حصے ہو سکیں۔

امیر بادشاہ تہماز کے واسطے ایک امام ضرور ہونا چاہیے جو کچھ ناز پر پایا کرے اور امام ہڑ یا یا ند یا ہو اور عالم دیندار ہو۔ اور تم اپنے غلاموں اور خدمتگاران کو لکھنا پڑھنا اور اشارات حزب تعلیم کرو اور ان کا معلم بھی ہو رہا شخص ہونا چاہیے اور عورتوں کے تعلیم دلوانے کو نیک بخت معلم تلاش کرو اسے بادشاہ زمانہ کے لوگ بہت خراب ہیں مردم دوس سے اور عورت عورتوں

سے بد فعلی کرتی ہیں اور یہ بات نہایت غضب الہی کے نازل ہونے کی ہے اور ایسی ہی باتوں میں لوگوں نے غلو کر کے تحلیل و تحریم کو اڑا دیا ہے اور عقلی اور نقلی یہود و دلیلیں قائم کر لی ہیں مثلاً نقلی دلیل خدا تعالیٰ فرماتا ہے **هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُمْ مَنَاقِبَ الْأَنْصَارِ جَمِيعًا** یعنی خدا اگر وہ ذات پاک ہے جس نے زمین کے اندر رب

جینوں تمہارے واسطے پیدا کی ہیں یہ لوگ کہتے ہیں پہلے زمانہ میں لوگ اسی طریقہ پر تھے کہ کسی چیز کو حلال جانتے تھے نہ حرام انبیاء نے چیزوں میں حلال و حرام کی تفریق کی ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **وَنَزَّلْنَا الْقُرْآنَ بِالذِّكْرِ لَا يَذْكُرُونَ إِلَّا كُفْرًا** یعنی خرابی ہے ان شرکوں کے واسطے جو زکوٰۃ نہیں دیتے میں اور یہ لوگ حضرت ابو بکرؓ کے اموال بنی حنیفہ کو مباح کر لینے کی حجت لاتے ہیں۔ کہتے ہیں نہ رسول کا خطاب یہ جو رکے واسطے ہوتا ہے یا معدوم کے اگر

معدوم کے واسطے ہے تو معدوم ہی چیز نہیں ہے جس سے خطاب کیا جائے پس جو لوگ کہ ان کے زمانوں میں موجود تھے وہی انکے مخاطب تھے اور اسی نسخہ کے

مذہبی نے ایک مذہب بنایا۔ مہاجرین جیسے اس عقیدہ کے وفات کے بعد مذبذب ہو گئے تھے اور حضرت ابوبکرؓ نے اپنے چہرہ پر کیا تھا ۱۱

ساتھ بصریہ وغیرہ فرقوں نے تک کیا ہو اور عنقریب ہم انکے دلائل انکے
سوانح میں بیان کریں گے۔

اے بادشاہ ہم تمہارے طریقہ کے متعلق تم سے پورا بیان کر چکے ہیں کہ تم کو
عہدہ اور نفیس کپڑے پہننا اور کم گفتگو کرنا اور اپنے دوستوں اور ملازمین
کو مؤدب رکھنا چاہیئے اور یہ بات ضرور ہے کہ وہ لوگ تم سے قریب ہوں
یا دور ہوں مگر مطمئن ہوں تمہاری طرف سے شک میں نہ ہوں جیسا کہ ایک
حکیم کا قول ہے کہ مین شخص میں اگر تو اُس پر ظلم نہ بھی کرے گا تو وہ تیرے
اوپر ضرور ظلم کریں گے ایک اولاد دوسری بیوی تیسرے بادشاہ
اور اسے لگو تو کہ بادشاہوں کے قریب سے دور رہنا چاہیئے کیونکہ اگر وہ
تم کو اپنے پاس لے لیں گے تو ضرور کسی وقت فتنہ میں ڈالیں گے اور اگر
کہیں دور بھیجیں گے تو غمگین کریں گے۔

یہ سب وصیتیں حصول سلطنت کے متعلق ہیں اگر تم اس کے حاصل کر نیکا
قصد کر دے گے تو اُس بدست سے بچنا تمہاری مدد کرے گا اور جب خدا کسی کام
کا ارادہ فرماتا ہے اس سے پہلے یہ دنیا جیسے اور ہر کام کے واسطے
اسباب کا ہونا ضروری ہے دیکھو خدا تعالیٰ نے حضرت مریم کے واسطے
خشک کھجور میں بیل لگائے پھر حضرت مریم کو حکم کیا کہ اس کو اپنی طرف
ہلاؤ تم پر تازہ تازہ کھجوریں جھڑیں گی حالانکہ خدا تعالیٰ اس بات پر
قادر تھا کہ انہیں مریم کے ہلائے اپنی کھجوریں جھاڑ دیتا اسی طرح ہر کام میں
حرکت کا ہونا ضروری ہے کیونکہ فی الحقیقت یہ کہہ کر کہ یعنی حرکت میں برکت

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ فَعَالَیْ مَعِیْہِ وَ مَا یَنْفَعُ الْاِنْسَانَ اِلَّا الَّذِیْ عَلِمَ بِہِ مِنْ عِنْدِ رَبِّہِ فَاِنَّہٗ لَیْسَ بِخَافِیْہِ

وَكُنَّا أَكْثَرًا مُعْتَدِلِينَ لَهَا سَبِيحًا

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ خداوند تعالیٰ نے مریم سے فرمایا کہ کھجور کو اپنی طرف ہلاؤ
میں پتھر تازہ کھجوریں جھڑ بیٹگی۔ اور اگر وہ چاہتا تو بغیر مریم کے ہلائے کھجوریں جھاڑ
دیتا۔ مگر ہر چیز کے واسطے سبب کا ہونا ضروری ہے۔

اگر طالب سلطنت اگر تم سے ہو سکے تو سرخ و سفید بنانے کی ترکیب حاصل
کر و مگر یہ کام تم سے ہونا مشکل ہے مگر جب ہمت سے کام لو گے تو کچھ نہ کچھ
رہستہ تم پر کمال جائیگا اور اگر تم یہ کہو کہ کیسیا نہیں بن سکتی تو اگر یہ بنتی تھی
تو اب بھی جی ممکن ہے کیا تم نے حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام کی رموز
میں نہیں سنا کہ زینق رحل ج میں شب مصور کے ساتھ بے انتہا مال ہے
مگر کم ہمت لوگ تم کو تمہارے حصول مقصد سے باز رکھتے ہیں ورنہ جو
شخص کوشش کے ساتھ تلاش کرتا ہے وہ ضرور پالیتا ہے چنانچہ میں اس
کی ایک مثال بیان کرتا ہوں کہ ایک درویش ذی علم نے اسعدیث کو سنکر
کہا کہ میں اسکا تجربہ کرتا ہوں کہ بادشاہت محب کو حاصل ہوتی ہے یا نہیں
اور یہ شخص لائق سلطنت ہی تھا کیونکہ ذی علم مہذب و مؤدب آدمی تھا بادشاہ
کے ہاں جا کر فراموشوں میں نوکریہو اور اپنی خوش اخلاقی اور قابلیت کو ٹھوڑے
عرصہ میں مشہور ہو گیا اور فراموشوں کے سردار کے مرتے ہی اسکی جگہ قائم کیا گیا
پھر جب وہاں بھی اس نے جڑی دیانت کو کام کیا تو اسکی اور ترقی ہوئی یہاں تک
کہ وزیر نے اسکو اپنے خاص ہاتھ کے نیچے بلالیا پھر یہ خود وزیر ہو گیا اور نہایت
عدل و انصاف کو کام کرنا شروع کیا ظلم کے دروازے بند کر دیئے اور حساب و
کتاب صاف کر دیا لوگوں کو نہایت راحت نصیب ہوئی یہاں تک کہ بادشاہ بھی

مر گیا اور بالاتفاق ہکو بادشاہ بنایا گیا اور اس نے اس بادشاہ کی لڑکی کو شادی بھی کر لی ۔

پس اسی طرح تم کو اپنا غم بالآخر حصول عزت کے واسطے رکھنا چاہیے اور پہلے آلات سلطنت کے حاصل ہونے کا فکر کرو جنکو ہم تمہارے تئیں خوب بتلا چکے ہیں اور تم نے حسن بن صباح کا قصہ سنا ہو گا جبکہ یہ الموت کے قلعہ کے نیچے زاہر بنکر رہا ہے اور اس قدر لوگوں کو اُس نے اپنا گردیدہ بنایا تھا کہ تمام اہل قلعہ یہ جانتے تھے کہ یہ قلعہ کے اندر آئے مگر یہ اُس میں نہ جاتا تھا اور ات دن لوگوں کے مرید کرنے میں مشغول تھا اور کچھ طریق ارادت اور جدل انکو تعلیم کرتا تھا ۔ پھر اس کے بعد اپنے دل سے عجیب عجیب باتیں گھڑ کے اُن کی عقلوں کے موافق انکو سنا دیا ۔ لگا مشا کہتا کہ لا الہ الا اللہ کہنے والے کے حق میں تم کیا کہتے ہو اگر تم نے کہا کہ وہ حق پر ہے تو وہ کہتا کہ یہ بات تو یہودیوں اور نصرا نیوں کی ہے اور اگر تم نے کہا کہ وہ حق پر نہیں ہے تو وہ کہتا کہ پھر اُس کو کیوں چڑھتے ہو پھر اُس نے مریدوں کو خوب اپنا مطیع فرمان کیا اور اُن سے کہنے لگا کہ دیکھو لوگوں نے کس طرح شریعت کو چھوڑ دیا ہے انکی اصلاح کرنی ضروری ہے پھر جب مریدوں کی تعداد مقبول ہو گئی تب یہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے واسطے اُٹھ کھڑا ہوا تب بہت سی مخلوق اُس کے ساتھ جمع ہو گئی ۔ پھر ایک روز بادشاہ قلعہ سے نکلکر شکار کے واسطے گیا اور اکثر اہل قلعہ اُسی کے مرید تھے اُس نے جہت پٹ قلعہ پر قبضہ کر لیا ۔ اور بادشاہ کو شکار لگا رہی میں پہونچکر قتل کیا پھر دن بدن اسکے مذہب اور سلطنت کو ترقی ہونے لگی یہاں تک کہ ان کے روہیں کتاب و قوہم الباطنیہ نکھی گئی اور ضرور ایسے ہی لوگ آخر زمانہ میں دین کے

طریقے چھوڑ دیں گے اور محرمات کو اختیار کریں گے
اب تم ان سب باتوں کو خوب غور کرو مہینے اشعار کے طور پر سب کچھ تم کو بتا دیا
اور یہ ہمارا مین مہمار سے واسطی ایک میٹر ہی ہے جس کے ذریعے سے تم اپنی مقاصد
حاصل کر سکتے ہو۔

حضرت عمر بن خطابؓ نے خطبہ کو عبس اور ذبیان کے قصو جمع کرنے کا حکم فرمایا
تھا۔ ایسی کتابوں کے جمع کرنے میں کچھ حرج نہیں ہے۔ بس تم کو ایسی ہی ہمت
کرنی چاہیے کہ تم کل رات بجا اٹھو اور اگلے مرتبہ حاصل کرو اور اگر تم انبیاء علیہم
الصلوٰۃ والسلام کی کتابیں دیکھو تو یہ بھی تمہاری ہمت بڑھانے کے واسطے بہت
کافی ہیں کیونکہ تم کو معلوم ہو گا کہ انہوں نے تبلیغ احکام کے واسطے کس قدر
مصائب سہمیں اور کیسی کیسی تکلیفیں اٹھا کر اپنے مطلب کو پہنچنے میں اور
تم نے دافون بن البشا حضرت سلیمان علیہ السلام کے والد کا قصہ ہی سنا ہو گا
کہ جب تائب غنی ان کی مددگار ہوئی تو جالوت کو قتل کر کے انہوں نے طاقوت
باوشاہ وقت کی بڑی سے شادی کی اور بادشاہ بن گئے اور اگر تم کو ضرورت ہو
تو کتاب اسبابید الخراف تصنیف ابن قتیبہ کا ملاحظہ کرو اور سفر کے خیال کو
چھوڑ دو دیکھو حیوان جو بالکل بے زبان ہے مار پیٹ سے ادب اور تہذیب
اور ناپچا اور کرتب دکھانا حاصل کر لیتا ہے۔ مارون برشمید کے مرنیکے
بعد جب امیر خلیفہ ہوا تو اس نے ہراگ کر شہر اصغمان میں پہنچا حسن بن سہل
اس کے ساتھ تھا اور خود باہون ذی علم ادیب اور عتقہ شخص تھا جامع سجد
میں جا بیٹھا اور ادنی غالیہ کا نثر نہایت ہی بچھاؤ دیا لوگ علم تحصیل کرنے کے
واسطے اس کے پاس دھڑکتے تھے اور حسن بن سہل لوگوں سے کہتا تھا کہ کیا

یہ خلیفہ حق نہیں ہیں انکی بیعت کرو کیونکہ یہ بالکل اگلے بزرگوں کے طریق پر ہیں
 یہاں تک کہ اسی ہزار آدمیوں کا لشکر اس کے ساتھ جمع ہو گیا اور عجم کے جس قدر
 لوگ تھے وہ اسکی خراب حالت سنکر اُس سے بد دل ہو گئے تھے سب بہاگ بہاگ کر
 مامون کے پاس جمع ہو گئے چنانچہ مامون نے طاہر بن حسین کو لشکر کا سردار
 کر کے امین کے مقابلہ روانہ کیا اور انہوں نے جاتے ہی اُسکو قتل کر دیا پھر
 تو مامون کی سلطنت مستحکم ہو گئی۔

اس قسم کی بہت سی حکایات منقول ہیں اور ہم نے تم کو یہ واقعات ایسا واسطے
 سنائے ہیں تاکہ تمہاری ہمت قوی ہو اور پہلی کتاب میں مثل کلیدہ و دمنہ اور
 کتاب المغازی اور عبد الوہاب کا قصہ وغیرہ کو ملاحظہ کرو اور اُن کے غلط یا صحیح
 ہونے سے غرض نہ رکھو بلکہ ان حکمتوں پر غور کرو جو انکے اندر مذکور ہیں۔
 شافعی فرماتے ہیں سرکارنا انسان کا گرانے والا ہے (یعنی بادشاہ کی
 تباہی رعیت کی بربادی ہے) اور تم کو عہد اور بات کا پورا ہونا چاہیے اور
 شہر میں ایک کو تو ال مقرر کرو جو تمہارے محل اور تمام شہر کا انتظام کرے
 اور شہر کے رہستوں اور ہر چیز کے نرخ مقرر کرنے کا بھی انتظام کرو اگرچہ
 نرخ مقرر کرنے کی مخالفت ہو مگر اس زمانہ میں کچھ حرج نہیں ہے۔ کیونکہ لوگوں
 کی حالت خراب ہو گئی ہے اور امانت جاتی رہی ہے جیسا کہ کتب ملاحم میں
 حضور کا خطبہ منقول ہے اور اس میں حضور نے آئندہ زمانہ کی حالت کا بیان
 فرمایا ہے۔ اقبال سندی کی ابتدا یہی ہے اور انتہا یہی ہے

منقول ہے کہ جب خداوند تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو مبعوث کیا تو
 کسی نے جحیم افلاطون سے کہا کہ تمہارا شاگرد موسیٰ علیہ السلام سے خطاب کرتا

ہے افلاطون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بلوایا جب حضرت موسیٰ اس کے سامنے آئے تو پوچھا کہ اے فرزند کیا تم علما العلل سے خطاب کرتے ہو حضرت موٹے ذرا کہا ہاں افلاطون نے کہا تم یہ بات کس دلیل سے کہتے ہو کہا سہم السعادت سے افلاطون نے کہا کس طرف سے تم اس آواز کو سنتے ہو موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ہر طرف سے افلاطون نے کہا ہر نبی کا ایک معجزہ ہوتا ہے تمہارے پاس کیا معجزہ ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا ڈال دیا جو فوراً اژدہا بن گیا ایک حاسد بولا کہ جزیرہ سراندیپ میں ایک قسم کی لکڑی ہوتی ہے کہ جب اس کو اس ملک میں لاتے ہیں تو وہ سانپ بن جایا کرتی ہے حضرت موسیٰ نے فرمایا تو اس لکڑی کو لے اگر تیرا کمناسج ہے تو تیرے ہاتھ میں بھی یہ عصا سانپ بن جائے گا اس بات کو سنکر وہ شخص حیران ہو گیا افلاطون نے کہا اے لوگو موٹے کی پیروی کرو کیونکہ یہ شخص معجزہ اور سعادت کلیہ فیض اول سے لیکر آئے ہیں اور خلقت کو پہنچاتے ہیں جو شخص اس کے لائق ہوتا ہے اس کو قبول کرتا ہے اور فیض اول علت اول سے بطریق فیض و سببی کے جسکی حقیقت کے اور اک سے عقل عاجز ہیں جاری ہوتا ہے اور جو فیض اول علت العلل سے صادر ہوتا ہے وہ عقل فعال ہے جو بالکل اس سے صادر ہوتی ہے اور نفس کلیہ وہ ہے جو فیض کو اس سے حاصل کرتا ہے اور مخلوق میں عقل کی تجلی کی مثال ایسی ہے جیسے سورج کی شعاع روشن دلوں اور سوراخوں اور مکانوں میں پہنچتی ہے اور انبیاء علیہم السلام کے اندر عقل کا ظہور ایسا ہے جیسے صاف چٹیل میدان میں دھوپ ہوتی ہے اور اس حدیث شریف کا ہی یہی مطلب ہے کہ فرمایا ہے خداوند تعالیٰ نے مخلوق کو ظلمت میں پیدا کیا پھر ان کو

اپنے نور میں سے نور ڈالالیں جسکو وہ نور پہونچا اس نے ہدایت پائی اور جسکو
 نہیں پہونچا وہ کافر رہا اور یہی اس آیت کا مطلب ہے اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ
 اور فرماتا ہے اَقَمْنِ شَرْحَ اللّٰهِ صَدْرَهُ لِيَاۤسْزَلَمَ فَهُوَ عَلٰى نُورٍ مِّنْ رَّرَبِّهِ
 اور یہی نور ابراہیم علیہ السلام پر ابتداء میں بقدر کو ایک کے ظاہر ہوا تھا۔ پھر
 جب ابراہیم علیہ السلام نے مجاہدات میں ترقی کی انوار قدسیہ انکے دل
 پر منکشف ہوئے اور شمس و قمر کا انہوں نے مشاہدہ فرمایا پھر جب علت صفا
 ہوئی تو خلقت خالص ہو گئی اور مقیاس الخط کے ساتھ انہوں نے علت
 اولیٰ کی اصل کو جسکو اندر سعادت کا فیض ہے مشاہدہ فرمایا اور سہم سعادت
 کے ساتھ کہنے لگے اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهَیْ لِلدِّیْنِ فَطَرَالسَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
 یعنی میں نے اپنے چہرہ کو متوجہ کیا ہے اس ذات پاک کی طرف جس نے آسمان
 و زمین کو پیدا کیا ہے اور جب نور الہی کے اشراق کو پایا تو مال اور اولاد
 کی طرف بالکل التفات چھوڑ دیا اور اس عالم ذوق و شوق میں اپنے کمال
 پر نظر کر کے کہنے لگے کہ میرا جسم آتش عشق کے واسطے ہے اور میری اولاد
 راہ خدا میں قربان ہیں اور میرا مال معانوں کے واسطے ہے

پس اسے بادشاہ تم کو یہی طریق اور تیرہ اختیار کرنا چاہئے تاکہ باطن کاراز
 تم پر منکشف ہو اور تم تخت پر ہمیشہ لوگوں کے احوال معلوم کرو اور اپنی
 فراست کے نور سے ظالم اور مظلوم کو پہچان لو۔

معلوم ہو کہ مال و اسباب حصول سلطنت دنیوی و اخروی کا ذخیرہ ہیں پھر
 جب تم یہ طریقہ اختیار کرو گے تو سہم سعادت کے ذریعہ سے اپنے کل مخالفین
 پر غالب ہو جاؤ گے اور اسی سے تم کو سہم علویہ کی تسخیر حاصل ہوگی یعنی فرشتے

تمہارے مطیع ہونگے اور تم سے ملاقات کرنے آئیں گے اور یہ بات اس وقت ہوگی جب
 تم اپنی روح کو پاک کرو گے کیونکہ فرشتے اور وح مجروحہ ہیں یعنی انکی روح ہی ان کا
 جسم ہے خدا کی حمد و ثنا کرنے سے انکی تالیف قلوب ہوتی ہے۔ لطائف حکایات
 میں وارد ہے کہ فرشتوں نے آپس میں کہا کہ ہمارے پروردگار نے ناپاک لفظ
 سے اپنا دوسرا پیدا کیا ہے اور بہت بڑا ملک اسکو عنایت فرمایا ہے خداوند
 تعالیٰ نے فرشتوں کی طرف وحی کی کہ تم اپنے میں سے ایک بہت بڑا زاہد
 اور سردار فرشتہ چھانٹ لے پس سب فرشتوں کا اتفاق جبریل اور میکائیلؑ
 پر ہوا یہ دونوں فرشتے بصورت انسان حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خدمت
 میں آئے حضرت ابراہیمؑ نے اس روز اپنے تمام جانوروں اور مال و اسباب کے
 جمع کیا تھا اور آپ کے پاس چار بھائی تھے جن میں سے ہر ایک کے گلے میں
 ایک طوق چاندی کا اور ایک طوق سونے کا تھا اور چالیس ہزار بیکر بان دہ
 دلی تھیں اور گھوڑے اور اونٹ وغیرہ کا تو کچھ حساب ہی نہیں ہے یہ دونوں
 فرشتے رستہ کے دونوں طرف آکر کھڑے ہوئے اور ایک نے نہایت خوش
 آوازی سے سُبْحٰنَکَ وَبِحَمْدِکَ کہا دوسرے نے کہا رَبِّ الْمَلَائِکَۃِ وَالرُّسُلِ
 حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا تم دونوں پہر ہی کہو میں اپنا نصف مال تم کو دیدے گا
 انہوں نے دوبارہ کہا پہر حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا کہ اگر اب کے پہر کہو تو میرا تمام
 مال اور اولاد اور میرے جسم تک تمہارا ہے پس اس وقت آسمان کے فرشتوں
 نے آواز دی کہ یہ بخشش ہے اس کو دیکھو اور ایک منادی نے عرش کے نیچے
 سے آواز دے کر کہ خلیل (دوست) ابراہیم (دوست) سے موافق ہے
 اور اسے بادشاہ تم کو مانگے ہوئے کی خوشی اور نہ ہونے کا کچھ غم نہ کرنا چاہیے

اور جب پورے طور سے تم سلطنت پر قابض ہو جاؤ اس وقت کتاب سلسبیل
 اہل احیاء علوم الدین میں سخاوت اور بخشش کے سبق پڑھو۔ اور اگر تم پہلے
 بزرگان کے قدم قدم چلنا چاہتے ہو تو کتاب فتوح مے الدین کو فی میں لکھا
 ہے کہ جب بیت المقدس کے لوگ صحابہ کے حصار سے بہت تنگ آئے تب انہوں نے
 کہا کہ ہم یہ شہر خاص امیر المومنین حضرت عمرؓ کے حوالہ کر گئے صحابہ کرام نے یہ
 حال حضرت عمرؓ کو لکھا حضرت عمرؓ جب اس حال سے واقف ہوئے تو ایک گھوڑا
 اور ایک گدھا آپؓ نے سواری کے واسطے تیار کیا اور ایک غلام ساتھ لیا
 اہل مدینہ نے عرض کیا کہ اس طرح آپؓ کے تشریف لیجانے میں اسلامی سلطنت
 کی بدنامی ہے آپؓ نے فرمایا سلطنت کا دینے والا آسمان والا ہے تم اپنے
 دلوں کو صاف رکھو اور اپنی ہمتوں کو بلند کرو تاکہ سعادت کو تم کو زانی
 عقل کے ساتھ افلاک کے اوپر سے دیکھ لو۔ پھر آپؓ ملک شام کی طرف روانہ
 ہوئے اور بحسب اتفاق ایسا موقعہ ہوا کہ جس روز آپؓ بیت المقدس میں
 پہنچے وہ دن آپؓ کے گدھے پر سوار ہوئے اور غلام کے گھوڑے پر سوار ہوئے
 کا تھا اور گدھا آپؓ کو لیکر ایک پانی کے گڑھے میں گر پڑا اور تمام کپڑے
 آپؓ کے کچھڑ میں تر ہو گئے ہر چند لوگوں نے آپؓ سے کہا کہ یہ کپڑے اتار دیجو
 اور گھوڑے پر سوار ہو جائیے کیونکہ بیت المقدس کے سب لوگ آپؓ کو لینے
 اور دیکھنے آئے ہیں حضرت عمرؓ نے ان باتوں کی طرف کچھ التفات نہ فرمایا یہاں
 تک کہ شامی لوگ اپنے ترک و احتشام کے ساتھ حضرت عمرؓ کے پاس آئے
 اور کہنے لگے کہ کیا آپؓ عمر میں ہم آپؓ کو شہر تسلیم کرتے ہیں اور آپؓ کو صلح
 ہوتے ہیں اور آپؓ کا دین اختیار کرتے ہیں جیسا کہ مسیحؑ ہکھو فرم گئے ہیں کہ

جب تمہاری پاس کچھ پانی میں ترکیب سے پہنچے ہوئے امیر تریں تو ملک ان کو تسلیم کر دینا۔

پس یہ خبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسرارِ معارف کی ہے کہ آپ کا قلب کیسا صافی و دافی تھا اور خداوند تعالیٰ نے آپ کو تمام اسرارِ گزشتہ و آئندہ کے بتلا دیئے تھے اور انہیں انوارِ نبوت سے لوگوں نے اپنی اپنی حیثیت کے موافق روکشی حاصل کی ہے خصوصاً حضور کے بہادر و عزیز القدر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسی نور سے کتابیں تصنیف فرمائی ہیں مثلاً حضرت جامع اور کتاب خطبۃ البیان جس میں اکثر واقعات آئندہ کا بیان ہے۔

اے بادشاہ اگر کوئی بادشاہ تم سے صلح کرنی چاہے تو اگر وہ مسلمان ہو تو اس سے صلح کرو اور اگر کافر ہو اور اس پر قدرت رکھتے ہو تو صلح نہ کرو کیونکہ پہر شاید فرصت کا موقع نہ ملے اور اُس سے اگر قوت حاصل کر لی تو پہر ضرور تم کو نقصان پہونچائے گا۔ اور صلح ایک مدت مقرر تک ہونی چاہیے جس کی میعاد کم از کم چار ماہ ہیں۔ اور اگر صلح کرنے والوں میں سے ایک شخص مر جائے تو دوسرے کو فائدہ پہونچے گا۔ پہر اگر تمہاری بہمت صاف ہو اور تمہارے روح ملکوتِ اعلیٰ سے محالنت رکھتی ہے پس تم اپنے ستارہ کی دعوت کرو جب کہ وہ تھلیٹ یا تھدیس کی تم سے نظر رکھتا ہو اور اس کا بخور روشن کرو اگر وہ تمہارا دوست ہو گیا تو گو یا وہ تمہارا وزیر ہے اور ان اعمال کے واسطے بلند سمیٹی اور ترکیبِ نفس اور کم کھانا اور خلوت میں رہنا اور مروت ذکر کرنا ضروری ہے کیونکہ ان باتوں سے غیب کا روضہ کمال جاتا ہے اور عالمِ باطن سے سکافٹھ کے افکار ظاہر ہوتے ہیں اور تم فرشتوں اور

دو فہم کی باتیں سننے لگتے ہو اور تمہارا لالہ ہوتی ماسوت پہر غالب ہوتا ہے پس تم صبح مشکوۃ انوار الہیہ کے زیرِ نجات ہو چنانچہ کسی کا قول ہے ۵

نَقَلْتُ دُجَلَاتِ اِسْتِنَا فَرَعًا كُفْتُ وَكَادَتْ اَنْ تَطْلُبَ بِهَا حَوْدَ	حَتَّى اِذَا مِلْنَتْ بِصَوْرِ الرَّاحِ وَكَلَّ الْجُحُومُ وَخَفْتُ بِاَكَدِ رَاحِ
---	---

جویشے ہمارے پاس خالی آئے وہ بہاری تھے یہاں تک کہ جب انہیں خاص شراب بھر گئی وہ اس قدر ہلکے ہوئے کہ قریب تنہا ہوا کے زور سے اڑ جائیں اور ایسے ہی جسم و روحوں کے ساتھ ہلکے ہوتے ہیں۔ اور جب سعادت کا خمیر تم کو اس علت سے حاصل ہو جائے تو کل علتوں کی مبداء ہے اور اس کے حاصل کرنے میں تم پر سے عبادہ سے کام لو تب تمہارا نورِ محبت نازل ہو سکے اور تمام مخلوق تمہاری بغیر شمشیر زنی اور ہدایت بھانے کے مطیع ہو جائے گی۔

اور اگر مجاہدہ تم سے نہ ہو سکے اور بابِ طلب کو مسدود پاؤ تب زہد اختیار کرو کیونکہ انسان دو قسم کے ہیں یا بادشاہ یا فقیر اور سب سے بدتر وہ ہے جو ان دونوں کے درمیان میں ہے حضرت علیؑ فرماتے ہیں ۵

اِذَا مَا كُنْ مَلِكًا مُطَاعًا فَإِنَّ كُنْ مَلِكًا الدُّنْيَا جَمِيعًا هُمَا شَيْئَانِ مِنْ شَيْءٍ مَلِكٍ إِذَا مَا كُنْ عَاشٍ بِكُلِّ شَيْءٍ	كَمَا تَرْضَى كُلُّ عَبْدٍ مُطِيعًا كَمَا تَخْتَارُ فَانْ كُنْ جَمِيعًا يُتَكَلَّمُ الْفَقْرُ كَرَمًا رَافِعًا سَوَى هَذَيْنِ عَاشٍ بِهِ وَضِيعًا
--	--

لے جب تک کہ تو بادشاہ نہ بن جاؤ اور لوگ تیری جسطرح تو چاہتا ہو اطاعت نہ کریں پس تو خدا کا مایہ ناز و بندہ بننا رہے پس اگر تو ساری دنیا کا مالک ہو گیا کہ تو چاہتا ہو پس اس کو بالکل چھوڑ دو۔ یہ دونو چیزیں یعنی عبادت اور سلطنت آدمی کو شرف اور بزرگی نصیب کرتی ہیں اگر انسان ان دونوں کے سوا اور کسی چیز کے ساتھ زندگی بسر کرے تو زندگی اس کی دلیل ہے ۷

سعادیت نے اپنے بیٹے یزید کو لکھا کہ اگر ملک نجد سے جانا رہے تو محراب ہرگز نہ چھوڑو
 (یعنی عبادت اختیار کیجو) لوگوں نے اسی طریق سے اپنے مطالب حاصل کئے
 ہیں اور ہم نے بہت سو بادشاہوں کو فقیروں کے در پر حاضر دیکھا ہے چنانچہ
 قشیری فرماتے ہیں ۷

إِذَا أَمَّ الْفَقِيرُ لِبَابِ الْأَمْنِ	فَيَسَّ الْأَمِيرُ دَبَّيْسَ الْفَقِيرِ
وَأَمَّا الْأَمِيرُ لِبَابِ الْفَقِيرِ	فَنَعِمَ الْأَمِيرُ وَنَعِمَ الْفَقِيرُ

معلوم ہو کہ جب دل صاف ہو جاتے ہیں اور نور جلال برابین باطنہ کے ساتھ
 اپنی منکشف ہوتا ہے اور تخلیہ اور تصفیہ پورے طور سے حاصل ہو جاتا ہے تب
 عالم سفلی وعلوی کے امیر ارظاہر ہو جاتے ہیں اور کیمیا، اکبر کی معرفت نصیب
 ہوتی ہے فرشتے خدمت گزار بن جاتے ہیں اور جنت اور اسکی نعمتوں کو یہ شخص
 اپنی آنکھ سے دیکھ لیتا ہے جیسا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حارث
 سے فرمایا اسے حارث تم نے کس طرح صبح کی عرض کیا میں نے خدا کے ساتھ
 حق کے ایمان کی حالت میں صبح کی ہے حضور نے فرمایا ہر حق کی حقیقت ہو
 پس تمہارا ایمان کی کیا حقیقت ہو عرض کیا حضور نے اپنے نفس کے آگے
 دنیا کو پیش کیا پس سونے اور مٹی کو یکساں پایا اور گویا کہ جنتی لوگ میرے
 سامنے باہم ملاقات کر رہے ہیں اور دوزخیوں کو دوزخ میں عذاب ہو رہا ہو
 اور گویا خدا تعالیٰ کا عرض میرے سامنے ہے حضور نے فرمایا یہ شخص مومن
 ہے خدا نے اُس کے دل کو منور کر دیا ہے۔

اسے بادشاہ اب سب مراتب تم کو معلوم ہو گئے ہیں تم انکو لازم بیکرو اور اپنی

لے جب فقیر امیر کے دروازے کا قصد کرو تو فقیر کا یہ دو لون بڑی ہیں اور جب امیر فقیر کے دروازہ
 کا قصد کرے پس امیر فقیر دونوں اچھے ہیں۔

غمر لینے دنوں کے تین حصے مکرو ایک حصہ اپنے نفس کے واسطے اور ایک حصہ اپنی رعایا کے واسطے اور ایک حصہ اپنے رب کے واسطے معلوم ہو کہ سب لوگ تم سے اپنے منافع چاہتے ہیں اور اسی واسطے تمہاری ساتھ ہوئے ہیں سو خداوند تعالیٰ کے کہ وہ تم سے تمہارا فائدہ چاہتا ہے۔ پس تم اسی کے ساتھ ہو اور اسکو لازم پکڑو کیونکہ سایہ کے واسطے زوال ضروری ہے اگرچہ عمر فوج بھی تم کو نصیب ہو مگر آخر مرنا ہے استاد جو بنی نے اپنے مشائخ سے روایت کی ہے کہ کسی نے محمود بن بوبد سے پوچھا کہ تم نے طلب مملکت کا کیسے قصد کیا حالانکہ تم اس کے اہل تھے کہا میں نے ایک عورت کو سنا کہ وہ بجا کر یہ شعر گارہی تھی ۵

مَنْ هَابَ خَابَ وَمَنْ تَرَبَّعَ بَلَغَ الْمَنَا	وَاللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَجَدَ عَذَابَ
---	--

جس نے خوف کیا وہ نقصان میں رہا اور جس نے بلند ہمتی کی وہ اپنی اسید کو پہنچ گیا۔ زمانہ میں ہٹھاس بھی ہے اور عذاب بھی ہے۔ اور متنبی کہتا ہے ۵

فَتَيْبٌ وَاقْتَابَ اللَّهُ وَتَبَّ حَارِصٌ	بَرِي الْمَوْتِ فِي الْيَوْمِ جَانَا الْحُلِّ فِي الْقَم
---	--

پس خدا پر بہرہ و سار کے ہوشیار و چالاک کی طرح سے اٹھ کھڑا ہو جو موت کو جنگ میں کچھ رکاس نہ میں آنا سمجھتا ہے اور منظور علاج کی بلند ہمتی کو دیکھو کہ حاسدوں نے انکو کیا کیا کچھ کہا یا تنگ کہ سنگسار کر دیا اور حلول کی تمت لگائی مگر انہوں نے کچھ خوف نہ کیا اور وہی بات کہے گئے جسکی حقیقت سے جاہل لوگ ناواقف تھے چنانچہ شیخ ابو العباس بن مشیر سے پوچھا گیا کہ آپ علاج کے حق میں کیا کہتے ہیں فرمایا میں ایسے شخص کے حق میں کیا کہوں جو مجھ سے زیادہ علم فقہ سے واقف تھے اور درحقیقت میں نہیں سمجھا کہ وہ کیا کہتے تھے کسی نے کہا کہ اگر آپ نے ان سے کوئی بات سنی ہو تو بیان کیجئے کہا ایک روز میں نے ان سے

سنا کہ وہ ہم حاضرین کی طرف خطاب کر کے فرماتے تھے جو لوگ حاضر ہوتے ہیں اُن کی گواہی طلب کی جاتی ہے اور جو غائب ہوتے ہیں وہ اس جھگڑے محفوظ رہتے ہیں۔

اور اسی مطلب میں حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سِتِّمَاتُ الْمُتَّقِينَ یعنی نیکوں کی نیکیاں مقربوں کے گماہ ہیں کیونکہ یہ لوگ تجلی کی صف میں کٹرے ہوئیوا لے ہیں پھر انکو کسی بات کا کیا خوف ہو مجاہدہ کرتے کرتے انکو احوال صاف ہو گئے ہیں اور اپنے علوم محبوبہ کے پروں سے مجاہدہ اور تصفیہ اور تزکیہ میں انہوں نے خوب پرواز کی ہے اور حجابِ ناسوتی کو توڑ کے مطلوب سے جا ملے ہیں بندگی انپر بہت تنگ ہوئی پس یہ چیز عالمین سے نکل گئی اور لاہوتیتِ صفاتِ لاہوتیت کو ساتھ مل گئی اور نفوسِ طاہرہ اپنی معدن کی طرف رجوع کر گئے اور واجب الوجود کی رحمت کے جھونکے انپر چلنے لگو پس یہ لوگ بعثت کے بعد خیامِ راحت میں مقیم ہوئے فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مِلْكٍ مُّقْتَدِرٍ جیسا کہ ایک عاشقِ مدہوش کا قول ہے ۷

اِنَّمَا الْحُبُّ كُنَاؤُكَ كَلَهُ	بِحَمِّ اللَّهِ الْفَقْرُ قَالَ بِهِ
اِنَّ مَنْ اَخْبَى بِقَلْبِي سَاِمَا	لَمْ يَذْرِ مِنْهُ اِلَّا قَالِبَهُ
فِي ظِلَالِ الْفُتُوْقِ قَلْبِي لِقَاكَ	مِنْ حَيْثُ لَمْ يَخْرُجْ قَلْبِي قَاكَ بِهِ
اور اگر تم بلند ہمت نہیں کہتے اور نہ قوت و شمت رکھتے ہو تب تمہاری یہ مثال	
اِذَا كُنْتُ لَا شَرِيحِي لِدَفْعِ مِلَّةٍ	وَلَا لِدَوِي الْحَاجَاتِ عِنْدَكَ مَطْمَعُ
وَلَا اَنْتَ دُوْحَاہِ يَبَاہِمُ	وَلَا اَنْتَ يَوْمَ الْخَشْرِ مَشْنُ لَيْشْفَعُ
فَيَسْئَلُكَ فِي الدُّنْيَا وَمَوْتِكَ وَاحِدُ	وَعُوْدُ خِلَالٍ مِنْ حَيَاتِكَ اَنْفَعُ

جب تو ایسا شخص ہے کہ نہ کسی بُرائی کے دور کرنے کے وقت تجھ سے اسید کیجاتی ہے اور نہ حاجتمندوں کی تجھ سے کچھ قطع ہے اور نہ تو ایسا مالدار کہ جس کے مال سے گذرہ کیا جائے اور نہ تو ان لوگوں میں سے ہے جو حشر کے روز شفاعت کرینگے پس ایسی حالت میں دنیا کے اندر تیری موت اور زندگی یکساں ہے اور تیری زندگی کی بہ نسبت خلال کا تنکا نافع ہے اور تم کو چاہیے کہ لوگوں کے دل اپنے ہاتھ میں رکھو کسی کو خط لکھ کر اور کسی کو بدیہ بھیج کر اور بڑے بڑے لوگوں کے ساتھ محبت کا برتاؤ رکھو اور علماء و مشائخ کی خدمت نگہداری کرو اور اگر اُس نے کوئی خطا یا قصور سرزد ہو تو ایک حد تک معاف کرو اور دیکھو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تم کو کیسا ادب سکھایا ہو چنانچہ فرماتے ہیں مجھ کو علم کیا گیا ہے کہ میں اسکو معاف کروں جو مجھ پر ظلم کرے اور اس سے ملوں جو مجھ سے جدالی کرے اور اس پر بخشش کروں جو مجھ کو محروم کرے اور اپنی خاموشی کو فکر اور اپنی بات کو عبرت اور نصیحت بناؤں امی بادشاہ اگر تم کسی کو جواب دینا چاہو تو جلدی نہ کرو اور ایلمچیوں سے جدا جدا گفتگو کرو ایک مجمع میں دو تین ایلمچیوں کے ساتھ گفتگو نہ کرو اور خوب سوچ سوچ کر جواب دو اور ایلمچیوں کو خوب خوش کر کے رخصت کرو کیونکہ اس میں تمہاری نیکنامی ہے عرب کا ایک حکیم کسے کے پاس گیا کسے نے اسکو بہت کچھ انعام و اکرام دیا بعض امیروں نے کسے کو اس پر ملازمت کی کسے نے کہا ملک میں حکومت اور مال اور ملازمت تین چیزیں ہیں دو ان میں سے دو ہیں اور ایک بیماری ہے پس غلبہ اکثر کے واسطے ہے۔ اور اس آیت سے بھی تمکو نصیحت حاصل کرنی چاہیے وَتِلْكَ آيَاتُ مَنَظَرِ الَّذِينَ يُكَلِّمُ النَّاسَ لِيُضِلَّوْا

دنوں کو ہم لوگوں کے اندر گردش دیتے ہیں آج ایک چیز ایک شخص کے پاس ہے اور کل دوسرے کے پاس ہے جیسک یہ سلطنت تہارے پاس آئی ہے ایسے ہی تم سے منتقل ہو کر دوسرے کے پاس جائے گی دیکھو امیر المؤمنین علیہ السلام فرماتے ہیں۔ شعار

الْمَأْمُونُ فِي ذِمَّةِ الْإِقْبَالِ كَالْبَحْرَةِ حَقٌّ إِذَا سَاعَرْتَ مِنْ حَمَلِهَا أَنْصَرَفُوا وَحَادُوا قَطْعَهَا مِنْ بَعْدِهَا شَفَقُوا قُلْتُ مَرُؤَاتِ أَهْلِ الْأَرْضِ كُلِّهُمْ لَا تَحْمِلُنَّ أَمْرًا حَقٌّ فُجِّرَتْ بِهِ	وَكُلُّهَا الْمَأْمُونُ مَا دَامَتْ لَهَا أَمْرَةٌ عَنْهَا عَقُوقًا وَقَدْ كَانُوا بِهَا بَرْدَةً دَهْرًا عَلَيْهِمْ مِنَ الْأَذْيَالِ وَالْغَبَرَةِ إِلَّا الْأَقْلُ لَيْسَ الْعَشْرُ مِنْ عَشْرَةٍ فَرُبَّمَا كُنَّا بَيْنَ حُبْرَةٍ وَخَبْرَةٍ
--	---

اقبال کے زمانہ میں انسان مثل درخت کے ہوتا ہے جب تک اس میں پھل ہوتا ہے لوگ اس کے گرد ہوتے ہیں اور جب درخت پھل سے خالی ہوتا ہے تو سب اسکو چھوڑ کر چل دیتے ہیں حالانکہ پہلے اس کے ساتھ بہت نیک تھے اور اس درخت پر ایک مدت ہوا اور غبار سے حفاظت اور شفقت و مہربانی کرنے کے بعد اسکو کاٹ ڈالتے ہیں

میں کہتا ہوں کل اہل زمین کی سورتیں اسی قسم کی ہیں سو چند لوگوں کے جو عشر عشیر سے بھی کم ہیں کسی شخص کی بغیر اس کے تجربہ کیے تعریف نہ کرنی چاہیئے کیونکہ اکثر اوقات اسکی تعریف اس کے حال کے موافق نہیں ہوتی ہر اور خاص خاص لوگ اپنے مصاحب اختیار کرو کیونکہ خداوند تعالیٰ نے ہی اپنی رسالت کے واسطے انسانوں اور فرشتوں میں سے خاص لوگوں کو اختیار کیا ہے اور جب تم حمام میں غسل کے واسطے جاؤ تو بدکار و زہتر ہے

اثر میں وارد ہے کہ جو شخص چالیس دن غسل کرے گا فقر سے امن میں ہے گا اور
 شب پنجشنبہ و جمعہ کو خلوت کیا کرو اور خدا سے اپنی حاجات کیواسطے دعا مانگا
 کرو کیونکہ انہیں راتوں میں انبیاء و علماء اور اہل مقاصد اپنے مطلب کو پہنچا کر
 جمعہ کے روز میں ایک ایسی ساعت ہو کہ جو شخص اس میں دعا کرنے قبول
 ہوتی ہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ ساعت شروع دن میں ہے اور بعض کہتے
 ہیں درمیان میں اور بعض کہتے ہیں آخر روز میں اور یہی حضرت فاطمہ صلوٰۃ
 اللہ علیہا سے منقول ہے کہ وہ اپنی ایک لڑکی سے فرمایا کرتی تھیں کہ جمعہ کے
 روز غروب آفتاب کا وقت انکو بتا دیے۔

اور اس ساعت میں سورہ النعام پڑھو اور درمیان میں کسی سے گفتگو نہ کرو
 اور حبیاس آیت پڑھو ﴿رُسُلُ اللّٰهِ اَعْلَمُ حَيْثُ يَخْلُرُ رِسَالَتُهُ﴾ اپنی
 حصول مقصد کی دعا مانگو کیونکہ خدا اس شخص کی دعا کو رد نہیں کرتا ہے جب
 اثناء کے درمیان میں اس سے دعا مانگتا ہے۔

ہر نبی کے واسطے ایک دن مخصوص تھا چنانچہ حضرت موسیٰ کے واسطے
 شنبہ اور حضرت عیسیٰ کے واسطے یک شنبہ اور حضرت ابراہیم کے واسطے
 دو شنبہ اور سہ شنبہ کے روز حضرت نوح کے پاس خدا کی طرف سوا داد کی
 بشارت آئی تھی اور بدہ کے روز زردشت نے اہل ارمینہ پر فتح پائی تھی
 اور پنجشنبہ اور جمعہ ہمارے حضور کیواسطے مخصوص ہیں اور نجومی لوگ
 ہر دن کو ایک کوکب سے متعلق کہتے ہیں چنانچہ شنبہ اُن کے نزدیک نحل
 سے متعلق ہے اور یک شنبہ شمس سے اور دو شنبہ قمر سے اور سہ شنبہ مریخ
 سے اور چار شنبہ عطارد سے اور پنجشنبہ مشتری سے اور جمعہ زہرہ سے متعلق

ہے اور یہ لوگ اسرار سے واقف نہیں ہیں ہم ان اسرار کو توڑا سا بیان کرتے
 ہیں چنانچہ ہم کہتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام نے مغرب کی طرف دعوت کی
 کیونکہ زحل کی اس طرف حکومت ہو اور عیسیٰ علیہ السلام کا قبلہ مشرق کی
 طرف تھا یہ سبب آفتاب کے اور ہمارے حضور کا قبلہ کعبہ کی طرف ہے
 اس راز سے کوئی آگاہ نہیں ہوا مگر جبکہ خدا نے چاہا اور اس کا سبب
 یہ ہے کہ جب حضور غار حرا میں قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑے ہوتے
 تھے تو زحل آپ کی دائیں طرف اور سورج بائیں طرف اور جدی سینہ
 کے مقابلہ میں اور نسر طائر اور سعد بلع سر کے اوپر ہوتے تھے اسی
 سبب سے جو کچھ سعادت آپ کو حاصل ہوئی تھی وہ حاصل ہوئی جو کسی کو
 نصیب نہ ہوئی تھی اور اس کا سبب ہے کہ آپ کی محبت سارے عالم میں پونچھ
 گئی اور آپ کا نام و نشان بلند ہوا اور آپ کی دولت ہمیشہ کے واسطے
 قائم ہوئی اور امت کو آپ کی سعادت نصیب ہوئی اور شریعت آپ کی
 مستحکم ہوئی کہ ترکوں نے مشرق سے اسکی مدد کی اور اہل مغرب نے
 مغرب سے اور یہ سب لوگ بخوشی مسلمان ہوئے تلوار کا کچھ خوف ان کو
 نہیں تھا۔

عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ جالینوس کا واقعہ بھی سننے کے قابل ہے جالینوس
 ممالک ساحل کا بادشاہ تھا جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا شہر بلند ہوا
 تو اس نے عیسیٰ علیہ السلام کو لکھا کہ ہم تم سے مردہ کو زندہ کرانا نہیں چاہتے
 میں تم اس ریلین کو جو مر منسل ہیں معتلا ہے اسی مہینہ میں آرام کر دو اگر
 ایسا کرو گے تو میں تم پر ایمان لے آؤں گا مسیح علیہ السلام نے فرمایا ایک تہ بوز

لاؤ اور اس مریض کو کھلاؤ تو بوز کھاتے ہی مریض نے قے کی اور ایک سیاہ
 چیز جیسے جلی ہوئی روٹی ہوتی ہے اس کے پیٹ سے نکلی اور حکم اتنی سے وہ
 بیمار بالکل تندرست ہو گیا پھر عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا جالینوس مجھ کو دیکھتا
 ہے میں اس کا علاج کرتا ہوں یہ کہہ کر آپ اپنے عبادت خانہ میں داخل ہوئے
 وہاں جالینوس کو نصف شب کی وقت سا طور یا اور کریشیہ کی بیماری شروع ہوئی اور
 صبح ہونے سے پہلے مر گیا مجھ سے شیخ یوسف بن علی نے اپنے ملک ہرکانز
 کی ایک گہاس کے بہت خواص عجیبہ تبتلائے ہیں جن میں سے کچھ میں اس کتاب
 میں اور کچھ کتاب سلبیل میں بیان کروں گا اور یہی شیخ یوسف مجھ سے بیان
 کرتے تھے کہ میں شہر معرہ میں شیخ معری کے زمانہ میں گیا اور ان دنوں میں
 شیخ معری کی طرف سے لوگوں نے محمود بن صالح بادشاہ کے وزیر کو بہکا کر دشمن
 بنادیا تھا اور وزیر سے کہتے تھے کہ شیخ معری ہند کے برہمنوں میں سے ہے
 تصویروں کو برا نہیں سمجھتا ہے۔ اور نہ جانور کا گوشت کھاتا ہے اور کہتا ہے
 کہ رسالت قلب کے صاف کرنے سے ہوتی ہے اور وزیر نے بادشاہ کو بہکا
 یہاں تک کہ بادشاہ نے شیخ معری کے حاضر کرنے کے واسطے پچاس سوار
 روانہ کیے شیخ کے دوستوں میں سے دو شخصوں نے جا کر شیخ کو خبر کی شیخ تو
 مسجد میں چلے گئے اور شاہی سواروں کو دیوانخانہ میں ٹھرا دیا پھر شیخ معری
 کے چچا شیخ مسلم انکے پاس آئے اور کہا اے فرزند تم کو اس حادثہ کی خبر
 ہے جو ہم پر نازل ہوا ہے یعنی بادشاہ نے تم کو طلب کر لیا ہے اب اگر تم تم کو
 جانے نہیں دیتے ہیں تو مخالفت شاہی کی ہم میں طاقت نہیں ہے اور اگر ہم
 انکو شاہی سواروں کے حوالہ کر دیتے ہیں تو یہ ہمارے واسطے بڑی عار کی

بات ہے شیخ معری نے جواب دیا کہ آپ اپنے رنج و فکر کو دور کیجئے اور اِن
سواروں کی معافی فرمائیے میرا ایک ایسا بادشاہ ہے جو میری حمایت و حفاظت
کرے گا اور میرے دشمن سے بدلہ لے گا پھر شیخ معری نے اپنے غلام قنبر سے
کہا کہ پانی لا وہ پانی لا یا شیخ نے غسل کیا اور نصف شب تک نماز پڑھتے
رہے۔ پھر اپنے غلام سے پوچھا کہ مریخ کہاں ہے اُس نے کہا فلان منزل میں
ہے شیخ نے کہا تو اُس کو دیکھتا رہ اور ایک میخ اُس کے نیچے گاڑ دے اور
ایک رسی میخ کے متصل میرے ہاتھ میں باندھ دے غلام نے ایسا ہی کیا پھر
اُس کے بعد ہم نے سنا کہ شیخ نے یہ دعا پڑھی یَا عِلَّةَ الْعِلَلِ یَا قَدِیْمَ الْاَزَلِ
یَا صَانِعَ الْمُصْنُوعَاتِ اَنَا فِی حِمَاكَ الَّذِیْ لَا یُضَامُّ پھر کہتے رہے وزیر وزیر
وزیر یہاں تک کہ صبح کی سفیدی ظاہر ہوئی اور ایک بڑے غل و شور کی آواز بہار
کان میں آئی، سننے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ وزیر صاحب کا دیوان خانہ وزیر
صاحب کے اڑتالیس آدمیوں پر گر پڑا اور طلوع آفتاب کے بعد شاہی پروانہ ان
سواروں کے پاس آیا کہ شیخ کو ہرگز نہ ستانا کیونکہ وزیر رب کر مر گیا ہے شیخ
یوسف کہتے ہیں پھر شیخ معری نے مجھ سے پوچھا کہ تم کہاں سے آئے ہو میں نے
کہا خدا کی زمین سے کہا تم زمین ہر کا ز سے آئے ہو اور تمہارا نام یوسف
ابن علی ہے۔ تم کو لوگوں نے میرے قتل پر آمادہ کیا ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ
میں زندیق ربے دین ہوں

پس اے بادشاہ اگر تم یہ وصف رکھتے ہو تو کل مقاصد تمہارے حاصل ہو گئے
اور بہت اعلیٰ مقام تم نے حاصل کیا کل دشمن تمہارے زیرِ رہیں گے بے در دوسر
قلعے تم فتح کر لو گے اور ملک و مال و ذراعت سب میں برکت ہوگی اور اگر تم نے

کوشش کی تو ان ذرائع سے تم ان مقاصد کو حاصل کرو گے جو سکندر نے حاصل کیے کیونکہ جو بات ہو چکی ہے وہ پہر بھی ہو سکتی ہے۔ اور خطبۃ البیان میں منقول ہے کہ ایک بادشاہ عادل و زائد کا زمانہ میں پیدا ہونا ضروری ہے جو خدا سے خوف کرنے والا ہو گا ملکوں میں انتظام کرے گا اور لوگوں کے ساتھ احسان فرمائے گا اور اس بادشاہ کا ظہور تتر برسر کے بعد ہو گا۔

دیکھو کہ غیبی خبریں کس طرح آئینہ دل میں منکشف ہوئیں جب دل کا حجاب رقیق ہوتا ہے تو یہ وہ اٹھ جاتا ہے اور لوح محفوظ پر نظر جا پہنچتی ہے اس میں جو کچھ غیب کی باتیں لکھی ہیں وہ یہ شخص لوگوں سے بیان کرتا ہے اور ان میں کچھ شک و شبہ نہیں ہوتا۔

بادشاہوں کو چاہیے کہ اپنا از کسی سے بیان نہ کریں سوا اس کے جس سے محبت اور سچا اخلاص کہتے ہوں سلطان محمود کی ایاز کے ساتھ تم نے حکایت سنی ہوگی پس اے بادشاہ ان نکتوں اور اشاروں کو معلوم کر کے جاگ اٹھو میں نے تم کو بہت اچھی نصیحت کی ہے اگر تم نصیحت کر نیوالوں کو دوست رکھتے ہو بمقابلہ فساد و فحار کے سلطنت اہل علم کو زیادہ لائق ہے۔ مگر خدا تعالیٰ نے تقدیر میں جو کچھ فیصلہ کر دیا ہے وہ ضرور ہونے والا ہے اور زمین کی واسطے وارث اور مالک ہونا ضروری ہے اور وہ وہی ہوتا ہو جسکو خدا اپنے بندوں میں سے سرفراز کرنا چاہے۔

کتاب سُر العالمین کا پہلا حصہ ختم ہوا

کتاب سُر العالمین کا دوسرا حصہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

معلوم ہو کہ ناموس کی ہر زمانہ میں ایسی ضرورت ہوتی ہے جیسے دوا کی مگر ہم عوام الناس کے نزدیک مشقت احوال کی شرح بیان کرتے ہیں کیونکہ صاحب شرع نے لوگوں سے انکی عقلوں کے موافق کلام کیا ہے اور خداوند کریم نے بھی ہر ایک سے ویسا ہی کلام کیا ہے جسکو وہ سمجھ سکتا ہے اور اسکا مستحق ہے چنانچہ ایک قوم کے واسطے فرماتا ہے **وَلَدَانِیْ مُحَمَّدٌ وَآلُ مُحَمَّدٍ** اور ایک قوم کے واسطے فرماتا ہے **سِیِّدِیْ مُحَمَّدٌ وَآلُ مُحَمَّدٍ** اور بلند ہمت لوگوں کے واسطے فرماتا ہے **وَجِئْیْکُمْ یَوْمَئِذٍ نَّاصِرَةٌ اِلٰی رَبِّہَا نَاطِلَةٌ**

معلوم ہو کہ زمانہ اپنے لوگوں کو بہت پیارا ہوتا ہے اور ہر طائفہ اپنے واسطے ایک مذہب اختیار کر لیتا ہے اور مذہب کا ایک خاص طریقہ ایجاد کرتا ہے مثلاً کسی نے تسبیح ایجاد کی اور کسی نے چغہ بنایا اور کسی نے کمال پہنی اور کوئی بہن کی اور کوئی شیر کی کمال پر بیٹھتا ہے اور کوئی غار اور جنگل میں اعتکاف کرتا ہے اور بہر لوگوں کے اعتقاد یہاں تک بڑھ گئے کہ کہتے ہیں میان فلان جگہ جاؤ وہاں ان بزرگ کا چلہ ہے اور کوئی شخص نور دکھاتا ہے اور کوئی قبروں میں بیٹھ کر طرح طرح کے شعبہ سے اور نیرجات ظاہر کرتا ہے اور انکو کراستیں بتلاتا ہے اور کوئی پیروں میں تیل لگا کر آگ میں کود پڑتا ہے

اور یہ شعبہ سمندل چین کی چربی لگا لینے سے ہوتا ہے کیونکہ اس کی چربی کو
اگ اتر نہیں کرتی ہے اور کوئی اور طرح کے طلسمات دکھاتا ہے کوئی طلسمی
جوتی بنا کر پانی پر چلتا ہے کوئی ہوا میں جانا بچھا کر نماز پڑھتا ہے کوئی
پانی سے چراغ جلا کر دکھاتا ہے غرض کہ اسی طرح کی باتوں کو لوگ کراشیہ
سمجھتے ہیں۔

معجزہ اور سحر و کراست میں فرق یہ ہے کہ معجزہ اور کراست ہمیشہ قائم رہتے
ہیں اور سحر اور شعبہ قائم نہیں رہتا ہے مثلاً قرآن مجید معجزہ اکبر اور مائتہ
اعظم ہے اور اہل کراست وہ لوگ ہیں جنہوں نے خدمت کی ہے اور خدمت لی
ہے اور عمل کیا ہے اور کرایا ہے پس عمل نے انکے دل سے عفت کے حجاب
کو دور کر دیا اور ذکر نے ساری سیاہی اسکی دھو ڈالی پھر اسوقت انکو مجاہدہ
کے بعد مشاہدہ نصیب ہوا اور دل انکے انوار صدق و تصدیق کے ساتھ
منور ہوئے اور نفوس مقدسہ مقام صدائیت میں ترقی کر گئے لوح محفوظ کا راز
دیومیت سے منکشف ہوا اجماع رذیلہ معلولہ کے خطرات پاک و صاف ہو گئے
اور کمال وجود کے قالب میں ڈبل کر اہل وجود کی صحبت میں جا پہنچے اور
آسمان طرائق سے حقائق کے چاند اپر جلوہ گر ہوئے چنانچہ ابتداء حال میں ایک
ستارہ دکھائی دیا پھر عرش ایمان کے نقش سے وہ نور پیدنا شروع ہوا
یہاں تک کہ ابرہہ بن گیا پھر محبت ربانی کے جشمے شمس حقیقت برہانی
کے فیض سے جاری ہوئے پھر اس کے بعد قلب صادق صافی و دانی بلبند
ہمتی کے براق پر سوار ہو کر آسمان اور فرشتوں کی سیر کرنے لگا پھر میدان
محبت میں اشتیاق کے پر کو لکر قرب کا شربت پینے لگا اور بشریت کو کثیر و

پہاڑ کر عیش و طرب کی حالت میں بالکل یہ اس کے ساتھ جا ملا۔
جب مجالس طرب کو دروازہ کھل جاتے ہیں عاشق صادق سچے کے صدموں اور
خلوت کی زحمت سے تاب نہ لا کر نغمہ بے شوق لگاتا پرتا ہے۔

پس یہ شخص ابتداً حال میں مجنون اور انتہائے میں ذی فنون ہو جاتا ہے
جب تم اسکو ابتدا میں نعمات اور سماع کا شوقین دیکھو تو اگر اس نے اسی
کو اپنا و تیرہ اختیار کر لیا اور ترقی کے دروازہ سے روگردان ہو گیا پس
سمجھ لو کہ یہ شخص بد نصیب ہو اور اس کے اور اس کے مقصد کے درمیان
میں ایک دیوار حائل ہو گئی ہے اور اگر اس نے نعمات اور سماع کو عالم صغیر
سے عالم اکبر میں ترقی کرنے کا ذریعہ بنایا ہے تب یہ شخص معارف و ہفت
ہو کر عاشقین کے حالات اور صادقین کے مقامات میں داخل ہو گا پس
رب العالمین کے پاس لاہوتی حکمتوں کے سرسبز درخت کے نیچے آرام
کرے گا اور جہانیت کا شیشہ ٹوٹ جائیگا اور اس کی سعادت کا زمانہ گردش
کرنے لگیگا۔ پس اس وقت اسکا ادنیٰ مقام کرامت کا ظاہر کرنا ہے اور
جب یہ اپنے دوستوں میں سے کسی کو دیکھے گا اپنے رخسار کو اس کے خاکپا
کے نیچے رکھے گا جیسا کہ ایسے مجنوں کی حکایت مشہور ہے کہ ایک دفعہ لوگوں
نے دیکھا کہ مجنوں اپنے کندہ ہے پر ایک کتہ کو بٹھائے ہوئے کھلاتے چلے
آ رہے ہیں لوگوں نے انکو ملامت کی انہوں نے کہا میں نے اس کتے
کو لیلیٰ کے در پر بیٹھے ہوئے دیکھا ہے اس سبب سے اسکی یہ تعظیم و توقیر کرنا
ہوں پھر مجنوں نے یہ اشعار پڑھے ۵

دَآیَ الْمَجْنُونِ فِي الْفُكُوَاتِ كَلْبًا فَضَمَّ إِلَيْهِ يَلَا حَسَانَ دَيْلًا

فَلَا مَعْرُوفٌ عَلَى مَا كَانَ مِنْهُ ۖ وَقَالُوا لَوْلَا سَخَتْ الْكَلْبَ نِيْلًا
فَقَالَ دُرُّوْا مَلَا مَكْمَلَكُمْ فَعَبَبْنِي ۖ رَا تَصْمُوْرَةً فِي بَابٍ يَنْتَلِي

اور اسی کی تائید میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ ایک شخص مر گیا حضور سے عرض کیا گیا کہ آپ اس کے جنازہ کی نماز پڑھاویں فرمایا میں ایسے شخص کی نماز نہیں پڑھتا جس نے کبھی نماز نہیں پڑھی حضرت عمرؓ نے عرض کیا میں نے اسکو عید کی دو رکعتیں پڑھتے دیکھا ہے حضور نے فرمایا میں اس شخص پر کیوں کر نماز پڑھوں جس نے سوالفل کے کوئی نماز نہیں پڑھی پس جبہرمل حضور کی خدمت میں آئے اور کہا اے محمدؐ خدا فرماتا ہے کہ کیا لوگوں نے اسکو ہمارے دروازہ پر لپک بارہی نہیں دیکھا ہے اور جب تم اسکو میرے دروازے پر شہادہ گئے تو پھر یہ کس کے دروازے پر کھڑا ہو گا۔ اے محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں نے اسکو بخشہ دیا ہے اور میرے فرشتوں نے اس پر نماز پڑھی ہے اور بے شک خدا تمام عالم سے بے پروا ہے

چودھواں مقالہ

چند نصائح ہیں

بادشاہ کو چند ایسے اشخاص مہیا کرنے چاہئیں جو ان کی اطاعت کا لوگوں میں وعظ کہیں اور لوگ خوشی ان کی فرمان برداری کی طرف مائل ہوں ہم پہلے حصول سلطنت میں تین طریقے بیان کر چکے ہیں اور جو شخص بطریق طنز کے یہ کہے کہ فلان شخص کیا حیثیت رکھتا ہے جو سلطنت اسکو حاصل ہوگی کیا اس کے پاس مال ہے یا کثرت سے اولاد ہے یا ماں باپ اس کے صاحب ملک

مجھوں نے جنگل میں ایک کتا دیکھا پس جب اسکو پیار سے دہین کر اندر لیکر گود میں لے لیا توگوں نے اس حرکت پر اسکو طاعت کی اور کہا کتنے پرہیزی کا غرض ہے کہ نے نہ کیا دجو ہے ۔
مجھوں نے کما حقہ اپنی طاعت کو جو پڑ دو کیونکہ میری آغذہ سے اس کے گناہ ایک دفعہ بدلے دیں اور ہر روز کہتا

تھے تو اس سے کہنا چاہیے کہ مژدہ بن کفنان کون تھا اور شداجس نے جنت بنائی
کون تھا اور حضرت ادریس جو درزی کا کام کرتے تھے وہ کون تھے اور حضرت نوح
بخاری کرتے تھے اور حضرت ابراہیم بیٹہ بکریاں چراتے تھے اور حضرت داؤد
زرہ ساز تھے اور طالوت کمالوں کو دباغت دیا کرتے تھے اور حضرت صالح سوداگر
تھے اور حضرت سلیمان غواص تھے اور حضرت عیسیٰ سراج تھے اور حضرت آدم
کشہ کاری کرتے تھے پہر ان لوگوں کو یہ سلطنت اور عظمت کیونکر نصیب ہوئی
کیا تم کو اس فرمان الہی سے نصیحت حاصل نہیں ہوتی ہے تُوْتِی الْمُلْکَ مَنَکَ شَاءَ
معلوم ہو کہ لوگوں کے واسطے بادشاہ کی بہت بڑی ضرورت ہوتا کہ اسکی
اطاعت کریں اور اسکی طرف مائل ہوں۔ دیکھو جانوروں میں بھی ایک سردار
ہوتا ہے اور شہد کی سکھوں اور چیتوں وغیرہ میں سلطنت کا دستور ہے
اسی واسطے لوگوں کو بادشاہ کی اطاعت کرنی چاہیے ورنہ پہر ان کی گردن
ہے اور تلوار ہے کیا تم نے حضور علیہ السلام کا فرمان نہیں سنا کہ اطاعت
کرو اپنے امیر کی اگرچہ وہ حبشی غلام ہو اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے اطاعت کرو
اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور تم میں سے جو بادشاہ ہو اُس کی۔ پس
ان نصیحتوں کو تم خوب غور سے سمجھو اور اگر پہر بھی جہالت باقی رہے تو باز
اور عقاب کر گس اور مکی کو خیال کرو جیسا کہ اہل عقل نے فرمایا ہے
يَا كَاكِلِبَ الرِّزْقِ السَّخِي بِقُوَّةٍ هَيْهَاتَ اَنْتَ بِاِطْلَ شَخْوَفٍ
اور تلاش کر نیوالے عمدہ رزق کے قوت کو ساتھ بد افسوس کہ تو بیکار کاموں کو دے پے ہو رہا
دَعَتْ الشُّورَ بِقُوَّةٍ حَيْفَ الْفَلَا وَدَعَى الْكِبَابِ الشَّهَادَ وَهُوَ ضَعِيفٌ
گدہ وغیرہ سردار خوار جانور قوت کو ساتھ جنگل کے سرداروں کو کہاتے ہیں۔ اور مکھی

یہی قوت ہی کے ساتھ شہد کماٹی ہے حالانکہ نہایت ضعیف جانور ہے۔

اور اے عقل مند تم کو زمانے کے اگلے قصوں سے کچھ بحث نہ کرنی چاہیے اور جب اہل ریاضت تمہاری مخالف ہوں تو نہایت حکمت کے ساتھ انہر ہاتھ ڈالو کیوں کہ ریاضت کرنے والوں میں ایک تقناطیسی قوت جذب ہوتی ہے کیا تم نے نہیں سنا کہ جب سکندر کو ہندوستان کو چالیس برسہنوں کا حال معلوم ہوا جو سکندر کے نہایت مخالف اور بڑے ریاضت کرنے والے تھے سکندر نے حکمت کا ایسا پہلو اختیار کیا جس سے خود بخود وہ برہمن نہایت پریشان ہو گئے ساری ہمتیں انکی ٹوٹ گئیں اسوقت سکندر نے ان سب کو شکار کر لیا۔

جو جو معالی اور مطالب اس کتاب میں ہم نے بیان کیے ہیں ان میں غور کرو کیونکہ یہ کافی ہیں اور انکی تکذیب نہ کرو کیونکہ یہ مثل معجزات کے ہیں معلوم ہو کہ ہم بغیر سر کے اور آسمان بغیر سورج کے اور زمین بغیر عمارت اور تجارت اور زراعت اور زندگی اور موت اور غنا اور فقر اور ملک و سیاست اور امارت و وزارت کے اچھی نہیں معلوم ہوتی ہے غرض کہ کل امور ایک دوسرے سے وابستہ ہیں جیسا کہ ہم آئندہ بیان کریں گے

پندرہواں مقالہ

دلیل مستدل کے قطع کرنے میں

اے مناظرین تم میں سے ہر شخص نے ایک نہ ایک دلیل کے ساتھ متک کر کہا ہے اور اپنے نزدیک اس کو کافی دلیل سمجھتا ہے پھر دوسرا مناظر اس کو ایسی دلیل کے ساتھ معارضہ کرتا ہے جس سے وہ دلیل ٹوٹ جاتی ہے اب بتلائیے کہ جو دلیل منقوض ہو گئی وہ کیسے دلیل ہو سکتی ہے اور ناقض نے جب بغیر اس کو منقوض

کیا تو اس میں علت داخل ہوئی اور دلیل کے مرتبہ سے دلیل ساقط ہو گئی اور
 علت نے نقص کے ساتھ اسکا معارضہ کیا پس دونوں دلیلین منزحل معلول
 غیر مقطوع ہو گئیں پھر اگر یہ دلیل منقولی ہے اور نقص کے ساتھ اسکا معارضہ
 ہوا ہے تو اسکا حکم یا قول باطل ہوگا۔ پس اگر تم یہ کہو کہ قول باطل ہوا تب
 تو شریعت ہی جاتی رہی کیونکہ حکم اور قول دونوں تابع ہیں اور اگر یہ کہا جائے
 کہ حکم باطل ہوا پس اس کے ساتھ عمل ہی باطل ہوا اور اگر تم یہ کہو کہ حکم اور
 قول دونوں باطل ہوئے پس مسئلہ کی فقہ کے آثار کہاں ہیں اور اگر تم اس
 دلیل معقولی قیاسی ہے تو پھر کس طرح قیاس کے ساتھ منقول منقول
 پر سند لجا سکتی ہے اور اگر دلیل غیر قیاسی ہے پھر اس کے ساتھ سوال کیسے
 چل سکتا ہے لہذا نظر کے متعلق کلام باطل ہوا اور جب تم نے یہ جان لیا
 کہ تمہارے کلام کے واسطے علت و معلول کے نیچے مدخل ہے۔ پس وہ علت ہی
 کیا ہے جو معلول سے جدا ہو یا وہ معلول سے غیر منفصلہ ہے پس اگر علت معلول
 سے غیر منفصلہ ہے تو کیسے جائز ہو سکتا ہے کہ دلیل ہو اور اگر معلول میں داخلہ
 ہے تو یا وہ جنبیہ ہوگی یا غیر جنبیہ ہوگی پھر اگر تم یہ کہو کہ غیر جنبیہ ہے تو قول
 کے ظاہر کرنے کی دلیلین کہاں ہیں اور اگر یہ کہو جنبیہ ہے تو پھر ظاہر کے
 بعد بلا نتیجہ اس کے لانے سے کیا فائدہ کیونکہ وہی علت ہی اور وہی معلول
 ہے اور جس نے کسی چیز کی فقہ حاصل کی پس وہ فقہ ہے پھر کیونکہ فقہ کی خصوصیت
 باقی رہی اور اس کے ساتھ تخصیص کے آثار اور اسکی دلیل مقطوع کہاں ہے
 اور نظر کہاں ہے اور مناظرہ اور مجاورہ کے سمجھنے کیا ہیں اگر تم یہ کہو کہ
 مجاورہ بطور بیان کے حجت ہو اشکال کا دور کرنا ہے جیسا کہ کہا جاتا ہے

کہ فلان شخص خوب عربی جانتا ہے یا فلان شخص نے اپنا قصیدہ یا رسالہ پڑھا اب
بتلاؤ کہ تمہاری حجت ظاہر ہونے کے آثار کہاں ہیں جبکہ دلیل اور برہان قطع
ہو گئیں اور اگر تم کہو کہ بدل مشاکہ ہے یا اور کچھ معنی بیان کرو تو ان لغو
باتوں سے کیا فائدہ کہو کہ تمہاری دلیل منقوض ہے اور مخالفت کی طرف عدلت
اسپر داخل ہے اس کے واسطے معقول جواب دینا چاہئے کیونکہ اس مقام اور اس
گفتگو میں مغالطہ اور مدافعہ کی گنجائش نہیں ہے پس اگر تمہارا جواب سوال
کے خلاف ہو تو یہ مدخالہ ضعیفہ ہے اور اگر نفس مسکدہ ہے تب برہان قاطع
غیر منقوض کا ہونا ضروری ہے کیونکہ منقوض معلول ہے جواب کی حتمیت
نہیں کہتا ہے۔

جب تم سے کسی چیز کی بابت حجت یا معرفت کا سوال کیا جائے پس یا تو تمہاری
معرفت برہان قاطع ہوگی عقلاً یا نقلاً غیر منقوض پس یہ دلیل شبہ پر اس کے
ساتھ حجت پکڑو۔

کسی چیز کی معرفت یا تو مبغضہ ہوتی ہے یا بغیر ہوتی ہے اگر مبغضہ ہے تو یہی
برہان مقطوع یہ ہے جبکہ بعضیت کو اُس کے اندر دخل نہیں ہے چنانچہ براہین
لغویہ میں برہان اور تصدیق ایک ہے جیسے کہ تم کہو کہ یہ ایک مرد ہے یا کہو
یہ رات یا یہ دن ہے یا دس یا بیس سے زیادہ ہوئے ہیں اس کے واسطے برہان
کی ضرورت نہیں ہے ایسی ہی دلیل تم کو بھی لانی چاہیئے کیونکہ تم جانتے ہو
کہ یہ عدلت اپنے معلول سے جدا نہیں ہوتی ہے۔ براہین یا لغویہ یقیناً ہوتے
ہیں یا معلولہ یا منقولہ غیر منقوضہ اور جب انقصائے اندر داخل ہو جائے
تو دلیل کا حکم زائل ہو جاتا ہے اور یہی ہمارے قبل قطع دلیل کا مطلب ہے

پھر تم جو اخبار احاد اور مراسیل کو حجت لاتے ہو حالانکہ انکے اندر طعن اور تشکیک کے الزاموں کو تم جانتے ہو پھر متواتر بنفسہ ہی تمہارے نزدیک دلیل ہے اور تم علم کا اس کے اندر اعتبار نہیں کرتے ہو کیونکہ تم کو صرف خصوصیت اور جبرگڑے سے مطلب ہو اور اظہار حق کے واسطے بحث کرنے والے لوگ بہت تھوڑے ہیں

سولہواں مقالہ

طہارت اور اس کے آداب و اسباب کے بیان میں

معلوم ہو کہ طہارت فرض ہے ظاہری ہو یا باطنی باطنی طہارت قلب کا ہر چیز سے سوا اللہ کے پاک کرنا ہے جب یہ طہارت قلب کے اندر حاصل ہو جائے تو قلب فیض ربانی اور علوم لدنیہ الہیہ کا محل ہو جاتا ہے اسرار کے پردوں کاٹھ جاتے ہیں کرامات کی نہریں جاری ہوتی ہیں اور عقل حسیض بہشتوات و آسمان معارف کی طرف ترقی کرتی ہے پھر کشف اسرار و بویت کے آسمان پر پہنچتی ہے پھر عقل کامل کرسی مراقبہ کی طرف ترقی کرتی ہے چہرہ عرش حضرت القدس میں جا پہنچتی ہے پھر طعام محبت کے تحفے اس کے سامنے آتے ہیں اور انکا نور طبائع مظنیہ کے اجسام کو روشن کرتا ہے اور تائید کے طور پر توحید کی قلم لوح تجید پر جاری ہوتی ہے پس کوئی ان میں سے تنگ بخت ہے اور کوئی بد بخت ہے جب یہ باطنی سلطنت تم کو حاصل ہوگی تو موت کی طرف تم کوچہ التفات نہ کرو گے کیونکہ موت دوستوں کے جمع کرنے والی اور متنافر طبیعتوں کی متفرق کرنے والی ہے

جب مقام تخلیہ میں وصال کے پیالے تمہاری سامنے آویں گے اور صبح کی شمشیدی ہوا تم پر چلے گی منادی تقدیم مذاکرے گا کہ اسی میں کوشش کرنیوالوں کو

چاہیے کہ کوشش کریں اور اس وقت تمہاری روح خوب روشن ہو جائیگی۔

معلوم ہو کہ خداوند تعالیٰ نے حیوان کو پیدا کر کے اس کی تین قسمیں کی ہیں ایک قسم عقل مجرد میں بغیر شہوت کے یعنی فرشتہ اور ایک قسم شہوت مجرد میں بغیر عقل کے یعنی بہائم اور ایک قسم شہوت اور عقل سے مرکب ہیں یعنی انسان۔

پس جس انسان کی عقل شہوت پر غالب ہوئی وہ ملائکہ سے ملتا ہے اور جس کی شہوت عقل پر غالب ہوتی ہے وہ بہائم سے ملتا ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے
فَأَسْلَمْنَا كَمَا أَمَرْتُمْ یعنی جیسا کہ تم کو حکم کیا گیا ہے اس کے موافق قائم ہو

اب ہم طہارت ظاہری کا بیان کرتے ہیں برتن میں پانی لیکر وضو سے پہلے تین بار ہاتھ دھو ڈالو اور قبلہ رو ٹھیکر وضو کرو اور یہ خیال رکھو کہ تمہارے کپڑوں پر چٹنٹیس نہ پڑیں اور پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم کہہ کر مسواک مشروء کرو اور وضو کی نیت بھی کرو۔ وضو کے اندر فرض چہ باتیں ہیں ایک تو وضو کا فرض رکن یعنی منہ دھونے سے پہلے نیت کر لینا پھر منہ دھونا پھر کہنیوں

تک ہاتھ دھوتے پھر سر کے اگلے حصہ کا مسح کرنا پھر دونوں پیروں کو دھونا مع ٹخنوں کے اور ترتیب اور موالاۃ بھی دو قولوں میں سے صحیح قول کے موافق فرض ہے اور حیض اور جنابت کے غسل میں وضو کر کے تین تین بار تمام اعضا کو دھونا چاہیے اور جنابت یا حیض کے غسل کی نیت جدا گانہ کرے وضو کے ٹوڑنے والی یہ باتیں ہیں لیٹ کر آرام سے سو جانا یا عقل کا کسی سبب سے دور ہونا یا مرد عورت کو بغیر حائل کے ہاتھ لگائے اس سے ہاتھ لگانا یا نالے کا وضو ٹوٹ جاتا ہے عورت کا ننس ٹوٹتا اور فرج کو ہاتھ لگانا مستحب ہے کہ جب جائے تو قبلہ رو چاند اور سورج کی طرف منہ یا پشت نہ کرے مگر جب کہ درمیان

جس طرح انسان کی عقل شہوت پر غالب ہوئی وہ ملائکہ سے ملتا ہے اور جس کی شہوت عقل پر غالب ہوتی ہے وہ بہائم سے ملتا ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے
فَأَسْلَمْنَا كَمَا أَمَرْتُمْ
یعنی جیسا کہ تم کو حکم کیا گیا ہے اس کے موافق قائم ہو

اور علما کہتے ہیں کہ جو چیز زمین سے نکلے مثلاً پتھر وغیرہ اس کے ساتھ ہی تیمم جائز ہے
مگر تیمم نہانے کے وقت داخل ہونے کے بعد کرے اور اگر ٹھنڈا نہ مارے تیمم کرنا تو اسے
کو وضو کرنے والوں کی امانت کرنی جائز ہے اور صحابہ کرامؓ نے ایسا کیا ہے۔ تیمم
کے پٹیوں پر مسح کرنا جائز ہے بشرطیکہ پاک ہوں۔

ستر ہواں مقالہ

کم سے کم حیض کی مدت ایک شب تا روز ہے اور زیادہ سے زیادہ پندرہ روز ہیں پھر
ان کے بعد جو خون آئے وہ ہستمانہ ہے اور کم سے کم مدت تھوڑے پانی کے جو حیفوں
کے درمیان میں ہوتی ہے پندرہ دن میں حیض والی روزہ اور نماز کو چھوڑ دے۔ پھر
روزوں کی قضا رکھے اور نماز کی قضا نہ کرے۔ معلوم ہو کہ حیض کا خون سیاہ
ہوتا ہے۔ پھر سرخی اور زردی کی طرف مائل ہو جاتا ہے اور جب موقوف ہونے کو
ہوتا ہے تب سفیدی ظاہر ہوتی ہے حیض یا نفاس والی پہلے نماز کے وضو کی طرح
سے وضو کرے پھر تین بار تمام اعضا کو دھو لے اور حیض یا نفاس کے غسل کی نیت
کرے۔ نفاس کی مدت زیادہ سے زیادہ ساٹھ روز اور کم سے کم ایک ہی بار
خون کا آنا ہے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فرزند پیدا ہونے کے بعد غسل کر کے
نماز شروع کر دیتی تھیں اور اسی سبب بتول آپ کا نام ہوا ہے کیونکہ نفاس کا
خون اور دنیا کی محبت آپ کو منقطع ہو گئے تھے۔

معلوم ہو کہ نجاست کی چیزیں ہیں خون پیپ کچھ لہو خنزیر کا گوشت اور اس کی
چربی اور کتے کے سونہ کا لعاب اور وہ کتا جس کا جسم تڑپو اور چوہا اور شراب اور
پیشاب اور پاخانہ اور جو پاک چیز کہ شرک مبدودار ہو گئی ہو اور مردار یہ سب چیزیں ناپاک
ہیں۔ احکام طہارت کا یہ مختصر بیان بطور اشارت کے ہے اور اگر تم کو مفصل دیکھنا

سے چار یا پانچ
روزہ وغیرہ کے لئے
حیض کی قضا
چھ دن ہیں اور
آخرت میں
دن
تھوڑے سے
اور سا
ان کے

ہو تو بڑی بڑی کتابیں دیکھو جیسے ہماری کتاب بسیط اور وسیط اور وجیز
 ہیں اور اگر علم خلاف حاصل کرنا ہو تو ہماری کتاب تحصیل اور کتاب الاشراف
 فی مسائل الخلاف دیکھو اور اگر انتہا کی واقفیت چاہو تو ہمارے امام اور استاد
 ابو المعالی الجویسی امام الحرمین کی کتاب نہایت المطلب فی الخلاف والمذہب
 دیکھو اور اگر علم اصول دین کی کتابیں چاہو تو ہماری ہستاد کی کتاب ارشاد اور
 محیط اور مفید کو ملاحظہ کرو اور ہماری کتاب الاقتصاد فی علم الاعتقاد کو دیکھو
 اور اگر اصول فقہ کا ارادہ ہو تو کتاب منجول فی علم الاصول اور کتاب المنہل فی
 علم الجدل اور کتاب تبصرہ ابواسحاق اور حل افعال القفال اور شفا العلیل
 کو دیکھو اور اگر فلاسفہ کی کتابیں چاہو تو کتاب شفا ابو علی بن سینا اور کتاب
 المناہج اور کتاب النجات اور کتاب الاشارات اور تنبیہات اور ہماری کتاب
 تنقاة الفلاسفہ اور مقاصد کو دیکھو اور تفاسیر میں تفسیر حضرت علیؑ اور تفسیر ابن
 عباس اور تفسیر سدی اور تفسیر کلبی اور ثعلبی اور رباعی اور تفسیر خلف الخراسانی
 اور علی الواحیدی کی بسیط اور وسیط اور وجیز وغیرہ کو دیکھو۔

اور معلوم ہو کہ تصانیف بہت کثرت سے ہیں مگر سب میں بہتر وہ ہے جو آخرت
 کا رستہ دکھائے جیسے قوت القلوب شیخ ابوطالب مکی کی اور ہماری کتاب
 احیاء علوم الدین وغیرہ۔ ان سب کتابوں کو دیکھ کر ان علوم میں قوت حاصل کرو
 اور ہماری اس کتاب کو خوب یاد کرو تاکہ لوگوں سے ہر قسم کی گفتگو کر سکو اور
 قصص و حکایات کی کتابیں دیکھنے میں کچھ حرج نہیں ہے جیسے داستان کی کتاب
 مجرر الحکایات اور حلیۃ الادب یا قاضی ابوالغیم کی ہے اور طبقات مشائخ کی کتاب
 یہی ملاحظہ کرو کیونکہ چوٹے ہی چوٹے سے نالہ اندیاں ملکر بڑا دریا بن جاتے ہیں۔

جو علم کہ معنی معلوم کرنے کے واسطے حاصل کیا جاتا ہے جیسو علم لغت اُس کے
 اسماء مشقوقہ اور اصطلاحات کا جانتا مراد ہوتا ہے اور نحو سے اعراب کی
 حالت یعنی زیر و زبر پیش اور سکون کا معلوم کرنا مراد ہے مثلاً اِنَّ و غیرہ
 اسماء کے نصب کرنے والے حروف اور گان و غیرہ اسماء کے رفع کرنے والے
 حروف اور حروف ظرف اور حروف جارہ اور اسماء مروج و ذم مثل جَعَلَا
 وَنَحْمَ وَنَنْسَ و سَلَا اور حروف شرط اور اِنَّ تَقْلید اور اِنَّ حقیقہ
 و غیرہ کے عمل معلوم کرنے۔ الفاظ شرط میں سب سے زیادہ عام ٹکٹنا
 کا لفظ ہے اور ابن شریج کے نزدیک دور کے مسئلہ کی بنا اسی پر ہے پس
 جب اس مسئلہ کی دلیل نحوی اور اسکا سببی اقطاب و اصول پر ظاہر
 ہو گیا تو کوئی نقص اس میں باقی نہ رہا اور بہت قوت اسکو حاصل ہو گئی
 اور مسئلہ کی صحت میں قرآن کا مضمون روشن ہوا لَا تُخَيِّجُوهُمْ مِنْ
 بُيُوتِهِمْ وَلَا يَخْجُنْ اِلَّا اَنْ يَاْتِيَنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيَّنَةٍ اس دلیل کی قوت
 نے مجھکو اس بات پر آمادہ کیا کہ سائل دور کے اندر میں پورا غور کروں۔
 علم فقہ سے مراد اُن آداب اور احکام کا معلوم کرنا ہے جو دوزخ سے نجات
 دینے والے اور جنت میں پہنچانے والے ہیں اور علم منطق کو یا عقل کی
 نحو ہے یعنی معانی کو اس کے ساتھ اس طرح قیہ کیا جاتا ہے جیسو علم
 نحو کے ساتھ الفاظ کو قیہ کیا جاتا ہے اور خطابیات اور ظنیات اور
 اوزان معانی قلبیہ کی پہچان ہوتی ہے مثلاً شک اور ظن اور یقین
 میں فرق کو معلوم کرنا

ملہ مذکورہ امور کو دیکھ کر وہ خود بخود نکلیں گے اس صورت میں علامہ کوئی خش حرکت کریں

اور ان لفظیہ میں سے الفاظ قرآن کا جو وزن ہے وہ نہ شعر کے مشابہ ہے نہ
خطب کے نہ مہول کے عقلاً اس معجزہ میں حیران ہو گئے اور فضیلا کو اسکی آیات
نے گونگا کر دیا اور مشکلمین کی زبان درازی اس کی فصاحت نے قطع
کر دی پس یہ معجزہ ہمیشہ رہنے والا ہے جس نے بولنے والوں کا بولنا بند
کر دیا **وَإِنَّكَ لَنَكِتَانَاكَ عَزِيزٌ عَلِيمٌ لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ
خَلْفِهِ تَنْزِيلٌ مِّنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ** اور علم طب کی بنا علت اور معلول اور
دوا پر ہے۔

اب ہم ایک ایسا مسئلہ بیان کرتے ہیں جس کے جواب سے اطباء عاجز ہیں ہم
کہتے ہیں جب یہ بات ثابت ہے کہ حرارت غالبہ اور برودت غالبہ دونوں
قاتل ہیں پس جب دوا ہی مرض ہوئی تو پھر شفا کہاں ہے۔ اگر حکیم نے
کہا کہ ہاں یہ بات ٹھیک ہے تو پھر یہ کہا جاتا ہے کہ دوا کی کیا ضرورت تھی
اور اگر حکیم نے کہا کہ دوا کے اتحاد اجزاء کے ساتھ علاج کرتے ہیں
جس سے اعتدال پیدا ہوتا ہے ہم یہ کہتے ہیں کہ جب مثلاً گرم دوا مرض
کے واسطے مفید ہے تو پھر سرد دوا نقصان کرے گی۔ پس شفا جو مطلوب
ہے کیونکر حاصل ہوگی اور اگر شفا کو تعدیل کے ساتھ رکھا جائے تو ہم
یہ کہتے ہیں کہ تعدیل سے اجزاء کا وزن مراد ہے یا تعدیل کے ساتھ کوئی
اور نہایت اس کے اندر آجاتی ہے پہلے حکیم یہ مزاج جو ایک
جراثیم مجتمہ ہے بطریق کہاں کے جب اسکو اسکار و شکر کرنے والا نکل کر
دیتا ہے تب اسکا نذر کہاں چل جاتا ہے

لہٰذا اور بیشک البتہ یہ کتاب عزیز ہے نہ سب باطل بلکہ اس کو آنا ہے کہ پھر پھر وہاں نہ ہو کہتے ہیں کہ اس کو پھر

اور پھر اس قول کے کیا سننے ہیں کہ پتھر کا کمانا بیماری ہے اور اخروٹ کے ساتھ اسکو کمانا دوا ہے حالانکہ یہ دونوں گرم خشک ہیں اور ہر ایک ان میں سے فی نفسہ نقصان دہ ہے پھر دوا کا وجود کہاں رہا معلوم ہو کہ بخومی کہتے ہیں جب دو ستارہ منخوس ایک برج میں جمع ہوتے ہیں ضرور کوئی منفعت ظاہر ہوتی ہے ایسی ہی پتھر جب اخروٹ کے ساتھ جمع ہوا تو یہ دو غلطیں خشک ہو گئیں اور ایک بخار لطیف ان سے ظاہر ہوا جس میں بہت سی اچھی تاثیریں ہیں اب تم نے سمجھ لیا کہ علموں کے حاصل کرنے سے کیا کیا فوائد ہیں۔

اور معلوم ہو کہ سب علموں کو افضل علم وہ ہے جو تمہارے ساتھ تمہاری قبر میں جائے اور وہ علم توحید اور معرفت الہی کا ہے اسکو عقلی اور نقلی دلائل کے ساتھ معلوم کرو اور یہ جان لو کہ کشف حاصل نہیں ہو سکتا ہے مگر علم پر عمل کرنے سے اور جب کشف حاصل ہو جاتا ہے اس وقت مراقبوں کے چشموں سے محبت کی جلالت ظاہر ہوتی ہے۔

جب علم کے ساتھ عقل نہ ہو تو وہ علم بالکل حماقت ہو اور ایسا عالم مغرور کو چھوڑ چمکے کے ساتھ راضی ہو گیا ہے ایسے لوگ بہت برے علماء ہیں ان لوگوں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص کے پاس تلوار ہے مگر وہ لڑائی کا فن نہیں جانتا ہے ایسے شخص کو چاہیے کہ تلوار پر سے چاندی سونا اتار کر اسکا زیور بنو کر عورتوں کی طرح سے پہن لے کیا تم نے ایک طویل حدیث میں جو ابو دردراہ نے اللہ عنہ سے منقول ہے نہیں سنا کہ فرمایا ہے جسے شک خداوند تعالیٰ برے علماء کو قبیح صورتوں میں سجدہ کر دے گا اور برائی کیلئے جو وہ پہنتے ہیں وہ انکی گردنوں میں سانپ بن جائیں گے یہ وہ علماء ہیں جنہوں نے علم نظر پر نہیں

کر لی ہے اور اس کے ذریعہ سے اپنی شہرت چاہتے ہیں ان لوگوں کے واسطے بہت بڑی خرابی ہے دنیا اور آخرت میں ان کے واسطے کوئی عذر نہیں ہے اور بہت سی حدیثیں ان ناپاک علماء کی شان میں وارد ہیں حضرت ابوسعید خدری صحابی رضی اللہ عنہ ایک جماعت کے پاس سے گزرے جن کے اندر بحث ہو رہی تھی حضرت ابوسعید نے فرمایا یہ کیا بدعت ہے اور کیا شاعت اور اتفاق کا فعل ہے پھر فرمایا آخر زمانہ میں ایسے لوگ پیدا ہونگے جو مجاہدہ سکھیں گے اور رشوت کماویں گے اور لوگوں کے سامنے شیخی اور تکبر کریں گے اور باریک کپڑے پہنیں گے اور سیدہ کی روٹی کماویں گے اور بادشاہوں کی صحبت پسند کریں گے اور یہ سمجھیں گے کہ ہم علماء ہیں اور انکا فتوے لیا جائیگا افسوس ہے اس امت پر جس کے علماء ایسے ہوں۔

حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام سے ایک شخص نے عرض کیا کہ میں تو بہ کرنی چاہتا ہوں آپ نے فرمایا کس گناہ سے اس نے کہا زنا اور شراب سے آپ نے فرمایا جھوٹ اور مناظرہ سے پہلے توبہ کر لے تاکہ تیرے اندر خلوص آجائے ابن عباسؓ نے فرمایا کہ یہ بتاؤ مناظرہ کرنے والا اپنے ہاتھ پر حق کو ظاہر کرنا چاہتا ہے یا اپنے بھائی مقابل کے ہاتھ پر اگر وہ اپنے بھائی کے ہاتھ پر چاہتا ہے تب وہ سلف صالحین کے ساتھ پہلی صف میں جنتوں کے اندر خدا کے پاس ہے گا اور اگر اس مناظرہ کرنے والے نے غلبہ اور قہر اور جھگڑے کا ارادہ کیا ہے تب یہ دوزخی ہے وَ سَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ

ملہ اد عنقریب جان لیں گے ظالم کہ کون پہلو بہتے ہیں ۱۲

کتاب الصلوة

اس کے اندر دو مقالہ ہیں ایک مقالہ احکام ظاہرہ میں اور دوسرا احکام باطنیہ

پہلا مقالہ

معلوم ہو کہ فرض نمازیں پانچ ہیں اور انکی کل سترہ رکعتیں ہیں اور کل سنتوں کی اٹھارہ رکعتیں ہیں اور نماز کے واسطے یہ احکام ظاہری ضروری ہیں جیسے پاک پانی سے وضو کرنا کپڑے اور بدن کا پاک ہونا اور قبلہ کی طرف منکرنا اور سورہ فاتحہ پڑھنی اور رکوع و سجود اطمینان کے ساتھ کرنا اور دونوں سجدوں کے درمیان میں سید با بیٹھنا اور رکوع سے سید با کھڑا ہونا اور رکوع میں تین بار **سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ** کہے اور سجدہ میں تین بار کہے **سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى وَبِحَمْدِهِ** اور تین بار کہنا ادنیٰ درجہ ہے۔ اور نماز کے قبول کا بیان یہ ہے کہ صبح کا وقت صبح صادق کے طلوع ہونے سے طلوع آفتاب تک ہے اور ظہر کا وقت سورج کے ڈھلنے سے عصر کے وقت تک ہے اور عصر کا وقت اس وقت ہوتا ہے جب ہر چیز کا سایہ علاوہ سایہ صلی کے اس کی برابر ہو جائے اور غروب آفتاب تک رہتا ہے اور مغرب کا وقت شفق کے غائب ہونے تک ہے اور عشا کا وقت سرخ شفق کے غائب ہونے سے طلوع فجر تک ہے اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور زنی کے نزدیک سفید شفق کے غائب ہونے سے شروع ہوتا ہے اور یہ وقت نیک لوگوں کی نماز کا ہے نماز کے واسطے اذان کہنا شرط علی الکفایہ ہے فرض نہیں ہے اب نماز کے آداب ہی تم کو معلوم کرنے چاہئیں کم سے کم خدا سے اتنا خوف رکھو جیسا کہ اپنے

بادشاہ سے ڈرتے ہو خدا تعالیٰ فرماتا ہے اس آدمی تو مجھ کو اپنی طرف ادنا
 نظر کرنے والا نہ سمجھ اور فرماتا ہے اِيَحْسَبُ اَنْ لَّهُ بَرْءٌ اَخَذَ يَعْنِي کیا انسان
 یہ سمجھتا ہے کہ اُس کو کسی نے نہیں دیکھا۔ اور احکام الہی کی تم کو ان کے وقت
 میں پابندی کرنی چاہیے مگر دُپ گرمی کی شدت ہو تو ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت میں
 پڑھو اور فجر کی نماز بھی روشن وقت میں پڑھو اور عصر کی نماز میں بھی دیر کرو
 اور نوافل کی پابندی بھی بجا لاؤ جیسے نماز اشراق و چاشت و نماز ادائین اور
 عشا کے بعد کے نفل اور نماز تہجد اور جمعہ کی دس سنتیں۔ اور جمعہ کے آداب
 یہ ہیں کہ غسل کر کے پہلے پہو پھننے کی کوشش کرے اور سورہ کھف پڑھے اور کثرت
 کے ساتھ حضور پر درود بھیجے اور زوال سے پہلے درود سبعینہ پڑھے جو ہماری
 کتاب احیاء العلوم میں مرقوم ہے اور بارہ رکعتیں نماز حاجت کی پڑھے ہر
 رکعت میں بعد فاتحہ کے آیۃ الکرسی ایک بار اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تین بار ہر
 نماز سے فارغ ہو کر سجدہ میں یہ دعا پڑھے سُبْحَانَ الَّذِي لَيْسَ لَهٗ شَيْءٌ
 سُبْحَانَ الَّذِي لَا يَنْبَغِي لَهٗ شَيْءٌ اِلَّا لَهٗ سُبْحَانَ ذِي الْعِزِّ وَالْكَرَمِ سُبْحَانَ ذِي
 الْعُظُلِّ وَالرَّحْمَةِ اَسْأَلُكَ اللّٰهَ بِمَعَاوِدِ الْعِزِّ مِنْ عَرِّشِكَ وَمُنْتَهَى الرَّحْمَةِ
 مِنْ كِتَابِكَ وَبِأَسْمِكَ الْاَعْظَمِ وَجَدِّكَ الْاَعْلٰى وَبِكَلَامِكَ الْاَكْمَلِ اَنْتَ سَيِّدُنَا
 اَللّٰهُمَّ اِنِّ نَسْتَعِيْذُ بِكَ مِنْ اَنْ نَّصِلَ اِلَيْكَ بِغَيْرِ رَحْمَتِكَ اِنَّ رَحْمَتَكَ اَوْفَىٰ مِنْ
 حُجَّتِكَ پھر اس کے بعد اپنی حاجت مانگو۔

بخس اور غضب کی ہوئی زمین میں نماز نہ پڑھنی چاہیے نہ ریشمی کپڑے اور سونے
 کی انگوٹھی وغیرہ کے ساتھ نہایت عاجزی اور ذلت کے ساتھ نماز پڑھنے
 کھڑے ہو اور حجب لوگ جمع ہوں تو یہ سمجھو کہ قیامت کے میدان میں حج ہو اور

ہیں اور مؤذن کی اذان کو صورت کی آواز تصور کرو پھر امام کے خطبہ پڑھنے کو حق تعالیٰ کی تجلی خیال کرو کہ نہایت عظمت اور جلال و ہیبت کے ساتھ موجود ہے اور جب لوگ نماز میں کھڑے ہوں تو اسکو خدا کے سامنے حاضر ہونا سمجھو پھر مسجد سے باہر جانے کے وقت یہ خیال کرو کہ حساب و کتاب ہو بعد کچ لوگ جنت میں اور کچہ دوزخ میں جا رہے ہیں۔

دھنوکے اندر حکمت یہ ہے کہ ایک تو اعضا پاک ہوتے ہیں دوسرے انکو تنبیہ ہوتی ہے انسان بھی مثل درختوں کے ایک درخت ہو سکی حضرت ہیسیطج کرنی چاہیے جیسکہ درخت کی خدمت کی جاتی ہے۔ یعنی جمعہ کے روز چائو کترے اور زیر ناف کے بال لے یہ درخت کو چاٹنا ہے اور وضو و غسل کرے یہ درخت کو پانی دینا ہے اور اس باغ میں دنیاوی گھاس پیوس کو نکالکر علوم کے پھل پھول لگائے اور خدمت کی نہروں سے پانی دے اور فعال قیمہ سے باز رہے تاکہ فضل کا پانی عقل کی نہروں میں جاری ہو اور لمبیل توحید و معرفت ہر شاخ درخت پر لقمہ سنبھلی کرے یقین کے انوار و برکات نازل ہوں اور صدق کی نسیم باغ معرفت کی خوشبو لائے اور ازل کا سناوی مریدوں کے دلوں میں آواز دے اور ایسے باغ کی سیر کرو جہاں زیتون کا وہ مبارک درخت ہے جو شترتی ہے نہ غربی ہے روغن اسکا قریب ہے کہ بغیر آگ کے لگے روشن ہو جائے اور یہی مطلب اس حدیث قدسی کا ہے کہ خدا فرماتا ہے میرا مومن بندہ نوافل کے ساتھ میرا قریب حاصل کرتا رہتا ہو یہاں تک کہ میں اسکو دوست رکھتا ہوں اور جب میں اسکو دوست بنا لیتا ہوں تو میں اسکا کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اسکی آنکھ ہو جاتا ہوں

جس سے وہ دیکھتا ہے پس وہ میرے ہی ساتھ سہوتا ہے اور میرے ہی ساتھ
 دیکھتا ہے اور کم سے کم چیز جو میں اس کو عنایت کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ اپنے اور
 اُس کے درمیان میں ایک روزن کر دیتا ہوں جس میں سے وہ مجھ کو دیکھتا
 ہے اور مجھ کو بغیر مثال کے دیکھتا ہے اور میں اس کو ایک ایسا نور دیتا ہوں
 جس کے ساتھ وہ حقائق معلومات میں تفریق کرتا ہے ۔

مطلب اسکا یہ ہے کہ ان مقرب لوگوں کے دل نماز میں خطیرہ قدس کی طرف
 رجوع کرتے ہیں اور جلال ربوبیت کا دیوبیت سے مشاہدہ کرتے ہیں اور
 اسمانی دل کے صاف ہونے سے معرفت کا آفتاب جلوہ گر ہوتا ہے آخرت
 کے حالات مشہف ہوتے ہیں منیران عقل اور صراطیقین سب ظاہر ہو جاتے
 ہیں۔ یہی اس آیت کے معنی ہیں **وَ اِتَّخَذَ دَاخِرُكَ بَیْنَ سَجْدَةٍ** کرو اور
 اس میں خدا کی قربت چاہو۔ حضرت جعفر صادق فرماتے ہیں جب عارف
 سجدہ کرتا ہے حجاب اٹھ جاتا ہے اور قلوب طاہرہ سدرۃ المنتہی کی طرف
 ترقی کرتے ہیں اور انوار قدس انہر منجلی ہو جاتے ہیں۔ حرم حق کی جنتوں
 کے دروازے کھلتے ہیں اور جو کچھ چاہتا ہے اسکو دیا جاتا ہے ۔

جب نماز میں دل دوسوسوں سے صاف ہوتے ہیں اسوقت افلاک و امارک
 کا مشاہدہ ان کو نصیب ہوتا ہے ۔ اور ایک اور مثال ہمارے سمجھانے
 کے واسطے بیان کرتا ہوں کہ نودل ایک سید ان ہے اور اُس کے اندر ایک
 درخت ہو جس پر پرندے بسیرا لیتے ہیں اور ہم اس درخت کے نیچے نماز پڑھ
 رہے ہو پرندے ہم پر بیٹھ کر تے ہیں اور اٹھانے سے نہیں اڑتے ہیں اب
 اگر تم آسائش سے نماز پڑھنی چاہتے ہو تو اس درخت کو کٹو اور اسی طرح ہی

تھے اپنے دل میں جب دنیا کا درخت لگایا ہے اور تمہارے دنیاوی افکار کے پرندے اُس پر بیٹھے ہیں اگر تم اس درخت کو کاٹ ڈالو گے تو حال تمہارا صاف ہوگا اور بزرگی تمہاری بڑھ جائے گی اور حلال اسی کی تہ پر تجلی ہوگی جیسا کہ حضرت جنید نے فرمایا ہے ۷

تَرَكْتُ هَمَّ الدُّنْيَا فَصَفَى عِلْمِي
وَتَرَكْتُ هَمَّ الْآخِرَةِ فَصَفَى قَلْبِي

دنیا کا فکر میں نے چھوڑ دیا لہذا میری زندگی صاف و پاک ہو گئی اور آخرت کا فکر جو میں نے چھوڑ دیا تو میرا دل صاف ہو گیا۔

نازیں راز یہ ہے کہ یہ ایسی چیز ہے جیسے خادم کا اپنے مخدوم سے مقرب ہونیکا وقت ہوتا ہے اور جب مخدوم اپنے خادم کو عجز و انکسوسی کے ساتھ دیکھتا ہے تو اس پر مہربان ہو جاتا ہے

بعض اہل نجوم بیان کرتے ہیں کہ پانچوں نازیں پانچ ستاروں سے متعلق ہیں اور چھٹے ستارہ سے سنتیں اور ساتویں سے وتر متعلق ہیں۔

نازیں سے غرض حاصل ہوتی ہے اور اسی کے متعلق خدا تعالیٰ فرمایا ہے عَسَىٰ اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّخْمُومًا

اور یہی معنی سقراط کے اس قول کے ہیں کہ آوازوں کے نفعی عبادت کی صورتوں سے پیدا ہوئے ہیں اور ان سے وہ باتیں معلوم ہوتی ہیں جو گردش کرنے والے افلاک میں پوشیدہ ہیں

اسی لئے کہ خواص ادعیہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے جسکی نسبت قرآن شریف میں فرماتا ہے اَلَيْسَ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْوَعُهُ

اے اسی کی طرف پاک کلمہ جاتے ہیں اور عمل صالح کو وہ بلند کر لیتا ہے ۱۲

اور حضرت داود علیہ السلام کا نر اسیر کے ساتھ شوق و ذوق حاصل ہونا مشہور ہے جب انکو کوئی حاجت درپیش ہوتی تھی تمام زاہدوں کو مسجد میں کھڑا کر کے ہر زاہد کے پاس ایک باجا بجانے والا مقرر کرتے تھے تاکہ باجے کی آواز سے زاہد یکسو ہو کر حضرت داود کی حاجت کی واسطے دعا کرے چنانچہ اس ترکیب سے دعا بت جلد قبول ہوتی تھی۔

اور اسی طرح یکسوئی کے ہونے سے استقامت اور سحر میں اثر ہوتا ہے معلوم ہو کہ اوزان قلبیہ بغیر طہارت محل کے پاک نہیں ہوتے ہیں پہر جب دایہ و حجاب دور ہو جاتا ہے معارف اُس کے اندر حاصل ہوتے ہیں اور حق کا راستہ ظاہر ہوتا ہے معرفت الہی کے باغ کا دروازہ کھل جاتا ہے جب دنیا کی ماباکی دور ہوتی ہے۔

جب تم یہ طریقہ اختیار کرو تو اپنی کل حاجات اپنے مولا سے طلب کرو اور معرفت کی خوشبو لگا کر ندامت کے کپڑے پہنو اور اپنا رخسارہ تواضع کی خاک پر رکھ دو اور بجان لو کہ ہر چیز کا وزن ہوتا ہے شعر کا وزن عروض سے معلوم ہوتا ہے اور مینہ کا نظر سے اور ماکول و مشروب کا ترازو اور سونے و جواہرات کا کانٹے سے اور صوفیہ دن کی اوقات کا وزن کرتے ہیں اور خطبوں کا وزن تعذیل کلام سے معلوم ہوتا ہے اور قیامت کا وزن قصاص افعال سے۔ ایک پلہ میں ہمارے ظلم کی ظلمت ہوگی اور ایک پلہ میں ہمارے پاک اعمال کا نور ہوگا اب تم کو ضرور ہے کہ اپنے حال کو معلوم کرو اور ہدایت پر قائم رہو حضرت ابراہیمؑ کو دیکھو کہ جب انکو مینہ ان نظر سے ظاہر ہوا تو بطریق تشکیک کے کہنے لگے هَذَا دِیْنِیْ یعنی کیا یہ ہے میرا رب پہر جب ترازو کے دونوں تہوں

میں قائم ہوئے تو فرمایا دیکھتے دیکھتے یعنی میں اپنا منہ خدا کی طرف کر لیا

اٹھارہواں مقالہ

خواص کے بیان اور تحقیق میں

معلوم ہو کہ خواص غیر محصورہ میں اور انکے اندر تاویل نہیں ہے لہذا وہ ہندواتنا
 اخذ کیئے جاتے ہیں مثلاً ایلوا اور سقمونیا مسہل ہیں اور ہم یہ سوال نہیں کر سکتے
 ہیں کہ یہ کیوں مسہل ہیں اور قبض کرنے والی چیزیں کیوں قبض کرتی ہیں پھر
 ہم طبیب شرع سے کیونکر دریافت کر سکتے ہیں کہ یہ چیز حلال کیوں ہے اور یہ حرام کیوں
 ہے اور ہم کیسے خواص قرآن سے شفا حاصل ہونے میں شک کر سکتے ہیں اور اس میں
 بھی ہر سورہ اور آیت کے مختلف خواص ہیں مثلاً سورہ واقعہ حصول غنا اور مال کے
 واسطے ہے اور غم دور کرنے کے واسطے سورہ دخان ہے اور بلا کے دور کرنے اور
 اس سے محفوظ رہنے کے واسطے سورہ کہف ہے اور اس سورہ کے اندر جو یہ
 آیت ہے ﴿فَمَا اسْكَاخُوا اَنْ يَّطَهَّرُوْهُ وَمَا اسْتَغَاخُوا لَهٗ فَاٰتٰهُمُ كَوْفِيْهُ﴾
 سورہ کے پڑھنا نہ چاہیے جیسا کہ تم کہتے ہو کہ مفرود استعمال کرنی نہ چاہیے۔
 مسئلہ نجومی کے عاجز کرنے کے واسطے کیوں حکیم صاحب آپ کیا فرماتے ہیں کہ
 ستارہ جوزمین پر پیدا ہونے والے آدمی پر تصرف کرتا ہے یہ تصرف اس کا
 بجنسہ ہے یا بطبعہ ہے یا بخاصیت ہے اگر تم یہ کہو کہ بطبعہ ہے تو ہم یہ کہتے ہیں کہ
 طبائع مختلف ہیں پھر اگر تم یہ کہو کہ بجنسہ ہے تو ہم یہ کہتے ہیں کہ وہ سادی ہے اور یہ
 ارضی ہے اور اگر تم یہ کہو کہ بالخاصیت ہے تو ہم یہ کہتے ہیں کہ خاصیت عرض ہے
 اس کے واسطے بقائیں ہیں اور اگر ہم بالفرض بالخاصیت کو تسلیم بھی کر لیں
 تب تم یہ بتاؤ کہ خاصیت نفس ستارہ میں ہے یا نفس شخص میں ہے اس کو تمہارا

تیس ظاہر کرنا اور اس پر دلیل و حجت قائم کرنا لازم ہے
 سحر عمل اور کلام دونوں کو مرکب ہے جسکو اوقات معلومہ اور طوابع معینہ میں
 طلسمات کیساتھ تعبیر کیا جاتا ہے جب تم یہ چاہو کہ اپنے مطلب کے واسطے
 کوئی طلسم تیار کرو تو ہر تین حرفوں میں سے ایک حرف لینا شروع کرو۔ پس
 جب محبت کے واسطے نو حرفوں میں سے تین حرف جمع کرو تو یہ طلسم ہر ایک کلام
 کے واسطے مفید ہے اور محبت کی ساعت کو اسطرلاب یا ساعت نامہ سے
 معلوم کرو کیونکہ یہ ساعت اس کام کے واسطے بہتر ہے مثال اس کی اب
 ت ث جیم کو لے لو اور جیم کے بدلہ ٹا کا لینا بہتر ہے ج ح خ صاد کو لوص
 ط ظ عین کو لو پس ت د ویر حروف کے حساب سے عقرب ہوا اور اُس کے طلسم
 کی یہ ترکیب ہے کہ جب قمر عقرب میں ہو تو ایک انگوٹھی پر اسکی صورت بناؤ
 اور ہاتھ میں پہن لو اس کی خاصیت یہ ہے کہ عورتوں کی جانب سے کوئی ہتھی
 نہ کوئے ہو پختے گی اور اگر پانی میں دھو کر بچو کے کاٹے ہوئے کو پلاؤ گے تو
 اسکو آرام ہوگا اور اگر یہ پانی دشمن کی چہت پر یا اُس کے گھر میں چترک دو گے
 تو اسی سال میں اُسکا گھر تباہ ہوگا۔ جب قمر برج اسد میں ہو تو انگوٹھی پر
 سیاہی سے شیر کی صورت اور یہ کلمہ نقش کرو اَتَيْنَا طَاعَتِيْنَ پھر بادشاہ
 کے پاس جاؤ بادشاہ تمہارا مسخر ہوگا۔ بادشاہوں کو تابعدار کرنے کے کلمات
 یہ ہیں اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَخِيَّ الْفِيلِ ذَلَّ الْحَمْلُ لِيَنِيْ اِسْرَائِيْلُ
 شَاهَتِ الْوَجُوْهُ فَهَمْ لَا يَبْصُرُوْنَ وَلَا يَعْصِلُوْنَ وَلَا يَمْعُوْنَ وہ کلمات جن
 کے کہنے سے وہ شخص اسن میں رہتا ہے جو بادشاہ سے خوف رکھتا ہو جس
 وقت اُس کے سامنے جائے یہ کہتا رہے يَا قَدِيْمُ يَا اَخْسَانُ يَا حَسْبَانِكَ

الْقَدِيمِ وہ کلمات جن کے پڑھنے سے بادشاہ کی زبان بری بات کہنے سے بند ہو جاتی ہے الْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلَىٰ أَفْوَاهِهِمْ وَلَا يُوْذِنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُونَ لَكَ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ وہ کلمات جن کے پڑھنے سے مفسدوں کی جماعت متفرق ہو جاتی ہے چند جو کے والے لیکر چار بار یہ کلمات پڑھ کر دم کرے اور ان کے مکان میں ڈالے ہا طاش نا طاش هطاشنه وَالْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ پھر دیکھو کہ خدا تعالیٰ کیا کرتا ہے

دو شخصوں کے درمیان عداوت ڈالنے کے واسطے ایک انڈے پر یہ کلمات لکھ کر بیون کر کھلا دو دَمَرْتُمْهُمْ كُلَّ مَشْرَقٍ وَجَعَلْ بَيْنَهُمْ قَطْعًا بَغْضًا دیکر ایک انڈے پر سات حرف صاد لکھ کر ایک کپڑا پسٹیکر سی دیں اور کونٹوں پر رکھیں انڈا بریان ہوگا اور کپڑا نہ جلے گا وہ انڈا بجا روالے کو کہلائیں اس قسم کی بہت سی ترکیبیں ہیں جنکو پہنے کتاب عین الحیات میں بیان کیا ہے یہ کتاب اگرچہ چوٹے حجم کی ہو مگر فوائد اس میں بہت ہیں اور اس کے ایک مقالہ میں اجساد اور ارواح کے جمع ہونے کا سبب بھی بیان کیا ہے اور یہی طریقہ اکیس کا ہے۔

معلوم ہو کہ علم صناعات الہیہ یعنی علم کیمیا اگر پہلے تھا تو اب بھی ہو سکتا ہے اور سب لوگوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ یہ علم پہلے تھا لہذا اب بھی ہو سکتا ہے اور منقول و معقول کے دلائل ہی اس کے جواز پر ثابت ہیں منقولی دلائل یہ ہیں وَمِمَّا نُوقِدُونَ عَلَيْهِ فِي النَّارِ ابْتِغَاءَ حِلْيَةٍ اَوْ مَتَاعٍ نَبْدًا مِّثْلَهُ اور فرماتا ہے اِنَّمَا اَوْثِقْتُهُ عَلٰی عِلْمِ عِنْدِي

اور مفقود پر صابون کا عمل دلالت کرتا ہے کیونکہ وہ اضداد کے درمیان
میں جامع ہے یعنی دہنی اور مائی اور ناری طبیعتوں کو روکتا ہے پس یہ
منجھ ہو گیا تو اسکی تجمید نے کیمیا کی تجمید پر دلالت کی ہے اور اگر یہ
صناعت نہ ہوتی تو اس کثرت سے سونا دستیاب نہ ہوتا کیونکہ اس کی
کامیں بہت کم اور دور ہیں اور یہ صنعت بھی مثل اور صنعتوں کے ہے
بہت لوگ اس کے حاصل کرنے کے پیچھے گمراہ ہو گئے ہیں اور تمام مال اپنا برباد
کر دیا ہے مگر یہ صنعت انہیں کو حاصل ہوتی ہے جو نباتات اور حیوانات کو
خواص سے خوب واقف ہیں مگر اسے سو سے تمہارے واسطے ایک خضر کی صورت
ہے جو کشتی کے ٹوڑنے اور لڑکے کو قتل کرنے اور دیوار کو سیدھا کر دینا کا مطلب
بھائے جس کے نیچے خزانہ تھا جو تم نے اس صنعت کی کشتی کو ٹوڑا زمین کو جو
بھاگنے والا غلام ہے حل کر کے پانی بنا دیا پھر اس میں قصیدہ زرنیج کی دیوار
اضافہ کی تو بس اسکا قوام درست ہو گیا اور تم اس اکیس کے مالک ہو گئے یہ
چاندی بنانے کی ترکیب ہوئی مگر اس اکیس کو تانبے پر ڈال کر کشتہ کرو پھر ہونا
تانبے کے ساتھ خوب گلا لو چاندی تیار ہوگی ۔

معلوم ہو کہ زرنیج ایک مرکب نام ہے زرسونے کو عجیب زبان میں کہتے ہیں
اور نیج سے یہ مراد ہے کہ تو نمکری حاصل کرنے کے واسطے اپنے استاد کے
دروازہ پر حاضر ہو اور اپنی عقل کے ذوالقرنین کے ساتھ مغرب شمس ذبیہ
کے پاس جو چشمہ حیوان کے پاس ہے جاہو پوچھو چشمہ حیوان سے بیضہ مرغ مراد
ہے سفیدی اسکی سفید کام کے واسطے اور زردی زرد کام کے واسطے ہی
پھر مطلع شمس حرارت زینق کی سیر کرو اور اسکو قبضہ میں لاؤ اور پھر جب تم

دو دنوں سعدوں کے درمیان میں پہونچو تو نرم آتش اس کے پیچے جلاؤ پس اگر
یہ اکیر مٹتی صحیح ہو جائے تو بہت بہتر ہے ورنہ ابرک کو حل کر دینا اکیر بہت عمدہ
اور نایاب ہو اور موجود ہے اور اس کا پورا عمل سمجھنے کتاب عین الحیات میں
لکھا ہے اس میں دیکھ لو

معلوم ہو کہ یہ صناعت صنعت ربانی ہے اور نہ لوگ اس پر مطلع ہوتے
ہیں جب کہ دلوں سے خدا نے شک کو دور کر دیا ہے اور ابدالوں کے مقام
میں پہونچ گئے ہیں اور یہ کام اسی شخص سے ہونا ہے جو اس کے ذریعہ سوا آخرت
کے کام کرنے چاہتا ہے یا قرض کا ادا کرنا یا کسی برائی کا دور کرنا۔

اس کام سے پہلے چالیس کام سیکھنے چاہئیں تاکہ یہ کام درست ہو مثلاً سر
بناؤ اور برادہ کرنا اور دوائیں بنانی ہم یہاں نہ رہیں غریب و غریب صنعتیں
بیان کریں گے مگر اصل صناعت کا مفصل بیان کتاب عین الحیات میں
ہے اور اس صنعت میں سب سے بڑا کام نہ رنج کی تصفید اور اس کے اجزاء
اور مستعمل وقت کا معلوم کرنا ہے کہ نہ رنج کی تصفید کیسے ہوگی۔

چاندی بنانے کو اس فن کے لوگ صنعت ترقی سہتم میں ادیسکی اکیر اٹھ
کی سفیدی اور زرنج مصعد سے جو معتدل القوام اور ہموزن ہو جاتی ہے
اس بات کو غور کرو اور معتدل زمانہ میں اس کام کو بحال آؤ نہ اس قدر گرمی پہنچاؤ
کہ جلاؤ نہ اس قدر سردی پہونچاؤ کہ اس کے اجزاء ٹوٹتی کر دے اکیر
کی ترقی یہی طرح کی جاتی ہے جیسے بچوں کی سرخی گریں کا لحاظ رکھا جاتا
ہے اور یہ صنعت برابر اور سرسوں کا بننا تیل و جیسے غریزی وغیرہ اور
اکیر اور جلاؤ وغیرہ فی کس نسخے میں ترکیب اس کی ہے کہ عرق سیب جرم

وانار و عرق مایہوں و عرق ریح و داؤدی جعفران و بھنی سہ و عرق از مایہ
 و عرق حاک و توتیا کے انضر رقیق ان سب کو ملا کر دھوپ یا سایہ میں رکھو
 تاکہ خشک ہو جائے پھر اس کے قرص بنا لو یہ توتیا ہندی تیار ہو گیا ایک
 شتقال اس کی ایک شتقال کو کافی ہے اور اگر اس میں عرق مامیشا اور
 عرق حی العالم ملا دیں تو بہتر ہے کیونکہ یہی سردی جامع اور جلاء نافع
 اور توتیا ہندی قاطع ہے اور یہی کمیائے ابرار ہے اور اسی سترم کو
 ایسا کہ حاصل ہو سکتا ہے جس سے تم راحت کے ساتھ گزران کر سکتے
 ہو اور کوئی مشقت تم کو نہ پہنچے گی اور اگر تم لاڈل بنا چاہو تو ایک تالہ
 خالص لاڈل لیکر تین تولہ صاف موم اس میں ملا کر نرم آگ پر گھملاؤ اور
 نیچے اتار لو۔ ہر مصنوع چیز میں اصلی چیز ملائی ضرور ہے کیونکہ اسکی اکسیر
 وہی ہے

زعفران بنانے کی ترکیب

گائے کے گوشت کی بوٹیاں سرکہ میں زعفران حل کر کے اس کے اندر چوش
 کرے اور پھر دھو کر اس کے ریشہ جدا کر کے زعفران حل شدہ میں ملا کر
 خشک کر۔ ایک چوتھائی زعفران اصلی اس کے اندر ملائی جائیے۔ اور
 گوشت ران کا ہونا چاہیے

مشک بنانے کی ترکیب

مشک اصلی میں ہم وزن اس کے کلیمی سوختہ ملائے مصنوعی مشک تیار ہوگی
 بہت سی صنائع پردہ کے اندر پوشیدہ میں جب انکا پردہ اٹھ جاتا ہے

لے ایک طوبت ہو جو بیڑیا کبری کے سم پر لٹکا کر جم جاتی ہے اور دوا میں کام آتی ہے۔

راز ظاہر ہوتا ہے اور اس قسم کے بہت سے عجائب نسخے عین الحیات میں مذکور
ہیں۔

معلوم ہے کہ مشک ہرن کا سمجھ خون ہے اور یہ ہرن جنگل کی خوشبو دار گھاس
کھاتا ہے جس کے سبب سے یہ خوشبو اس کے اندر پیدا ہو جاتی ہے۔ اور عنبر
کی نسبت یہ کہا جاتا ہے کہ شہر غصوریہ کے ایک چشمہ سے اسکو نکالتے ہیں
اور کافور بھی ایک چشمہ سے نکلتا ہے اور عنبر در کے اندر مختلف رنگ کے
پتوں میں چپک جاتا ہے۔ آسمان سے دس چیزیں نازل ہوتی ہیں بھیر
شیر خشت اور ترنجبین اور لاذن وغیرہ اور بعض کا قول ہے کہ لاذن شہر
مرعش کے پہاڑ کے ایک چشمہ سے نکلتا ہے اور مینہ بھی آسمان سے برستا
ہے اس میں تھوڑا زوائد سے ملا کر آب جو میں جوش کرے اور ان بخورتوں
کو پائے جنکو دہ دہ یا حیض نہ آتا ہو فوراً جاری ہو جائے گا۔ اور کبھی آسمان
سے سبز مینہ گر رہے ہیں یہ بوا سیر کے واسطے بہت مفید ہیں اور کبھی
ملک سفید میں آسمان سے سرخ رنگ کے نرم اور ٹنڈے گیہوں برستے
میں مذہ انکا گھی اور شہد کا ہوتا ہے اور مثل ریٹ کے ٹنڈے ہوتے ہیں
اگر انکو علی کر کے عیب دار اکٹھے میں لٹکائیں تو عجب اسکا جاتا رہے گا۔ اور اگر
کوئی شخص ان کی دہونی۔ بے دشتوں کو دیکھنے لگے اور انہیں گھیر دے
اے ساتھ عطار کے عمل کے وقت دہونی روشن کی جاتی ہے انبیاء علیہم
السلام بھی اس دہونی کی پابندی کرتے تھے چنانچہ حضرت کلیم علیہ السلام
نزل کے واسطے ہفتہ کے روز دہونی روشن کی تھی اور عیسیٰ علیہ السلام
نیچتر کی واسطے پنجشنبہ کے روز اور ابراہیم علیہ السلام نے شمس کے

واسطے یکشنبہ کے روز اور آتش کے واسطے منگل کے روز دھونی روشن کی
تھی اور زردشت نے مزخ اور عطار کے واسطے اور ہمارے حضور نے زہرہ
کے واسطے جمعہ کے روز دھونی روشن کی تھی اور اسی واسطے غار حرا میں
خلوت کیا کرتے تھے یہاں تک کہ جبریل وحیہ کلیبی کی صورت میں آپ پر ظاہر ہوا
جو شخص جنوں سے ملاقات کرنی اور ان سے کلام کرنا اور ان کا کلام
سننا چاہے اس کو لازم ہے کہ ایک خالی مکان میں یکشنبہ یا چار شنبہ
کو بیٹھ کر لوہان کی دھونی روشن کرے اور محل کے ختم ہونے تک برابر غز
کرتا رہے۔ پھر ایک کٹھن لکھ کر اس کے اندر بیٹھ جائے اور چالیس بار
سودہ جن پڑھے جنوں کا لشکر حاضر ہوگا ان میں جس کو چاہے اپنی خدمت
کے واسطے مخصوص کرے اور ان سے کچھ خوف نہ کرے اور پھر اس جن سے
تغییر یا طلسم بنانے یا خزانہ نکالنے یا حرب و بغض کا کام لے

معلوم ہو کہ خواص نباتیہ بہت کثرت سے ہیں ہم چند خواص ان میں سے
بطور اختصار کے بیان کرتے ہیں جو شخص یہ چاہے کہ سب کو دیکھے اور کوئی
اسکو نہ دیکھے اسکو لازم ہے کہ سیاہیلی کی کھوپڑی میں ازند کا بیج بوسے
پھر جب اس درخت میں پہل آئے شروع ہوں تو اس پر ایک کپڑا لپیٹ دوں گا کہ
کوئی ازندی صنایع نہ ہو۔ پھر جب ازندیاں پختہ ہو جائیں سب پہلوں کو ٹوکر
ایک ایک پہل موندہ میں رکھے اور آئینہ میں صورت دیکھے جس پہل کے منہ
میں کہنے سے صورت نہ دکھائی دے وہی کام کا ہے

ایک بوٹی ہے جسکو اب کہتے ہیں یہ بوٹی انسان کی صورت ہوتی ہے جو
مغض اسکو اپنے پاس رکھے اگر پھر کی طرف اشارہ کرے وہ بھی اس کے ساتھ

ہوئے

اور ایک بوٹی ہے جسکو راسین کہتے ہیں اس کے پتوں کی دھونی جس شخص کا نام
لیکھ روشن کرے گا وہ شخص اس کے پاس آجائے گا اور دھونی کے وقت یہ کلمات
پڑھے یا جامعہ یا جن اجمعوا قد و الاق لاق عاجلا عاجلا اشرونا اشرونا
کیبیا ال صبی اننیا کوھا آو طوعا قالٹ انکنا طاعین اور یہ عمل اتوار یا بدھ
کے روز کرنا چاہیے اس گھاس کی ایک شراب بھی بنتی ہے جسکو شراب ملائکہ
کہتے ہیں سوداوی منہ ج والوں کے واسطے مفید ہے اور عورتوں کے اسہل
حرارت کے واسطے بھی مفید ہے اور اگر اس کے پتوں کو خشک کر کے پیکر انکھ
میں لگائیں تو پوٹوں کے جھک جانے کو مفید ہے اور حلق میں کوہے کے
جھک جانے کے واسطے بھی اسکی دوا بنتی ہے اور بخار والے کو اس کی دھونی
دینے سے بخار ہاتا رہتا ہے اور جس عورت کے حمل میں بچہ کی جلی بوقت پیدائش
رہ گئی ہو یا اور کچھ رہ گیا ہو اسکی دھونی دیں نکل آوے گی اور اگر اس کے پتے
زیتون کے پتوں کیساتھ سر کریں جوش دیکر میں لیں اور درو الے دانت
پر لپک کریں تو بہت مفید ہوگا۔

ایک گھاس ہے جسکی جڑ زمین پر نہیں ہوتی بلکہ درخت بطم و بلوط پر بکثرت
ہوتی ہے اور جب الصفور اسکو کہتے ہیں کیونکہ چڑیا نہایت رعبت کے
ساتھ اسکو کھاتی ہے اسکی دھونی گروں میں شیطان اور جادو کا اثر دور
کرنے کے واسطے مفید ہے جیسے کہ حضور پر نور پر جادو کیا گیا تھا۔

اسی واسطے حضور نے فرمایا ہے اترے ہوئے بالوں کو ضائع نہ کرہ کیونکہ
جادو گرا کثر انہیں پر جادو کرتے ہیں اور جادو باطل کرنے کے وقت سورہ بقرہ

کے آخر کی دس آیتیں پڑھنی چاہئیں۔

اس بونتی کے دانوں سے نڈا سود جو ایک خوشبودار چیز ہے بنتا ہے کٹکی اور زعفران اور عود قہاری کا برادہ پیکر یہ دانے اس میں ملائیں اور عرق گلاب نہایت عمدہ ڈالکر جو ش کریں جب خوب گاڑا ہو جائے انار لیں اور ٹمنڈا ہونے کے بعد قرص تیار کریں۔

تریاق نافع بندق مدقوق کو اخروٹ اور بادام اور تل اور پستہ کے ساتھ پیکر شہد اور قدر گلاب ملا کر رکھ لیں بچھو کے کاٹنے کے واسطے بہت مفید ہے اور قوت جماعی کو بے حد زیادہ کرتا ہے اور مغز اخروٹ کا گھوٹ کے آٹے کے ساتھ حریرہ بنا کر کھانا کر کے درد اور قوت جماع کو مفید ہے اور رواج بارودہ کے مرین کو نفع کرتا ہے۔ اور تریاق اکبر کا نسخہ جس کے اندر چالیس اجزاء میں عین الحیات میں مذکور ہے معلوم ہو کہ حیوان اور نبات اور مرغیوں میں اس قدر تاثیر ہے جس کا بیان بہت طویل ہے ہم صرف ایک روغن کے عمل کا ذکر کرتے ہیں۔ اچھی ساعت دیکھ کر جس شخص پر عمل کرنا ہو اس کے نام کے ساتھ موسم ربیع کے اخصاص لے لو اور اسکو ایک شیشی میں روغن زیت کے اندر ڈال دو اگر نبض کا عمل کرنا ہو تو ظنوب عیشی لو اور اگر محبت کا عمل کرنا ہے تو قرشی لو اور بادشاہ کی تسخیر کرنی ہے تو فارسی لو اور بیماری یا نقصان سے نکلنے کے واسطے کرمانی لو اور دھوپ میں رکھ دو اور جس قدر روغن کم ہو اسی قدر بڑا بادہ اور روز اس کی خدمت کرتے رہو ہر روز دھونی دو اور یہ کلمات کہو یا ہا الظُّیُوتُ الطَّاهِرَةُ تُوَفِّي لَنَا اَرْيَدًا اور پاک حالت میں دھونی دے۔ یہ روغن چاند کی کمی میں کم ہو گا اور زیادتی میں زیادہ

ہوگا اگر اس روغن کو جسم پر مل لیں آگ اثر نہ کرے گی
بعض پتھر ایسے ہوتے ہیں کہ اگر ان کا تھوڑا سا کھٹا بٹا بنائیں اور اس سے کام لیں
تو بالکل آواز نہیں ہوتی۔ اور ایک پتھر ایسا ہوتا ہے کہ اگر اسکو تنور میں ڈال
دیں تو کوئی روٹی سالم نہ نکلے تنور میں گر پڑے گی۔ اور مقناطیس کے خواص
بھی تم کو معلوم ہیں اور حیوانات کے خواص کتاب الحیوان میں تلاش کرو

بنیوان مقالہ

علم غارم و تنخیم کو اکب کے بیان میں

ہفتہ کے روز صبح کے وقت سیاہ یا نیلگوں لباس پہن کر مغرب کی طرف
منہ کر کے یہ بخور روشن کرو لو بان سیاہ دانہ انار کے چٹکے رانی اور زحل
کی تنخیم کے واسطے یہ عمل پڑ ہو مگر تدیس یا ثلیث کا وقت ہونا ضروری ہے
غرمیت یہ ہے اَبَقَا السَّطْحَانَ الْاَعْظَمُ وَالْمَلَائِكَةُ الْعَرَفَرُ مَالِكُ الْفَلَکِ
الْقَابِلَةُ الْجُحُومُ الْخَاسِفُ الْمُنْزِلُ زُحَلُ اَنْتَ اَشْرَفُ الْکَوَکِبِ وَ سَيِّدُهَا
وَقَائِدُهَا وَمُؤَيِّدُهَا اَسْأَلُكَ اَنْ تُعْطِيَنِي وَاَنْ تَحْقُقَ مَا یُصِلُنِي مِنْکَ بِی
اور یکشنبہ کے روز خلوع آفتاب کیوقت، اسکی طرف منہ کر کے حضور قلب
کے ساتھ یہ غرمیت پڑ ہو اَیْمُنَا السَّیِّدُ الرَّبِّیَّةُ وَالْمَلِکَةُ الْمُطِیْعَةُ وَالْمَلِکَةُ
الْکَبِیْرَةُ اَللّٰہِی جَارَتْ بِقِیَظِهَا عَلَی الطَّلَبِ فَصَارَتْ اَقْدَارًا ذَاتُهَا طَاهِرَةٌ

علمہ اور بڑا دشاہ سحر لکھو اور آسمان کے مالک جبکہ ستارے نواح میں اور وہی ہستی
والا اور زلزلا لڑنے والا ہے کون ایسے زحل تو سب کو اکب سے اشرف اور انکار دار اور
راہبر اور ان کی تائید کرنے والا ہے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو مجھ کو اپنے پاس
سے ایسی چیز عنایت اور بخشش کر جو میرے واسطے درست ہو۔
اسی طرح کل غریبوں کے سنے قیاس کر لینے چاہئیں

وَسَلَّمْتَهَا قَاهِرَةً أَسْأَلُكَ أَنْ تُعْطِيَنِي مَا يَصِلُ مِنْكَ لِي وَأَخْبِرْنِي هَيْتَكَ
إِلَيَّ وَأَنْتِ الْمَلِكَةُ الْغَرِيزَةُ وَالسُّلْطَانَةُ الْخَوَّيْنَةُ بِحَقِّ مَنْ سَخَّرَكَ وَهُوَ
الْمَلِكُ الْعَظِيمُ

اور پیر کے روز پہلی ساعت میں قمر کا یہ عمل پڑھو اَیُّهَا الْكَوْكَبُ الْكَاطِرُ الْفَرُّ
الْأَبْهَرُ الْبَارِدُ الرَّطْبُ الْحَالُ فِي الْفَلَکِ الْمُحْتَدِلِ الْبَارِدِ اللَّطِيفِ الْكَافِرِ
بِحَقِّكَ وَبِحَقِّ الْمَلِكِ الْعَظِيمِ مِنْ نُورِهِ أَسْأَلُكَ أَنْ تُعْطِيَنِي مَا يَصِلُ
مِنْكَ لِي

اور سہ شنبہ کے روز مریخ کے واسطے یہ عمل پڑھو اَیُّهَا السُّلْطَانُ الْحَارِ
الْمُورِقُ النَّارِيُّ الْمَرْجُ الْمَذْهَبُ أَنْتَ كَهْرَامُ السُّلْطَانِ مَا حَبَّ السَّيْفِ
وَالسَّفَلِ ذُو الْخَنْبَرِ السَّارِيَّةِ وَالْفَيْقِ الْأَوْصِيَّةِ صَاحِبِ الْحَرْبِ وَ
الصَّدَاحِ وَاللَّهُمَّ أَسْأَلُكَ بِحَقِّ سُلْطَنَتِكَ وَدَوْلَتِكَ وَفَهْرِكَ أَنْ تُعْطِيَنِي
مَا يَصِلُ لِي مِنْكَ -

اور چہار شنبہ کے روز عطارد کے واسطے یہ عمل پڑھو اَیُّهَا الْكَوْكَبُ اللَّطِيفُ
الشَّرِيفُ وَالْكَوْكَبُ الْكَاتِبُ الْحَاسِبُ الْعَالِمُ مُمَارِجُ الْفَلَکِ وَوَزِيرُهُ
وَمُكَلِّفُهُ وَمُسْتَفِيدُهُ بِلَطَافَةِ أَخْلَاقِكَ وَطِيبِ أَعْرَافِكَ وَحُسْنِ سَمِيتِكَ
وَصِفَاتِكَ الْحَيَّةِ وَأَخْلَاقِكَ الْحَيَّةِ الْحَسَنَةِ الطَّيِّبَةِ أَنْ تُعْطِيَنِي مَا
يَصِلُ لِي مِنْكَ اس عمل کے وقت خوش طبیعت رہنا اور سفشیوں کی حالت
بنانا ضروری ہے -

اور پنجشنبہ کے روز یہ دعا مشتری کے واسطے پڑھو اَیُّهَا الْكَوْكَبُ الدَّرِينُ
الصَّالِحُ الْقَوِيُّ الرَّحِيمُ الْبَدِيعُ الْمُنِيعُ الشَّرِيعُ الدَّارُ الشَّرِيفُ

النَّاسِ وَالْحَامِدُ الْبَاهِرُ الْحَافِظُ الْمُسْتَعْفِرُ عِنْدَكَ أَكْثَرُ أَحْكَامِ الْأَسْمَاءِ
وَالَّذِي يَنْبَغِي مِنْ كُلِّ دَاءٍ أَسْأَلُكَ بِحَقِّ دِينِكَ وَأَمَانَتِكَ وَمَوْدَتِكَ
وَمُحَابَّتِكَ وَطَاعَتِكَ أَنْ تُعْطِيَنِي مَا يَصِلُنِي إِلَيْكَ مِنْكَ
اور جمعہ کے روز زہرہ سے مخاطب ہو کر یہ وظیفہ پڑھو اِنَّهَا النَّفْسُ الطَّاهِرَةُ
وَالزُّهْرَةُ الزَّهْدَةُ الْمُبَاهِرَةُ ذَاتُ اللّٰهُ وَالطَّرَبِ وَالرَّقْصِ وَاللَّعِبِ وَ
الشَّرْبِ وَالْاَكْلِ الْفَرِحَةُ النَّزْهَةُ الشَّاطِرَةُ الْمَزِيْنَةُ الطَّائِعَةُ لِرَبِّهَا
الْحَقُّوَةُ الطَّاهِرَةُ اَسْأَلُكَ اَنْ تُعْطِيَنِي مَا يَصِلُنِي مِنْكَ اِلَيَّ

اس فن کے علماء فرماتے ہیں کہ ہفتہ کا روز حضرت موسیٰ کے واسطے مخصوص
تھا اور اتوار حضرت سلیمانؑ کے واسطے اور بہت سے نبی ہی اس میں شریک
تھے اور بہت سے بادشاہ بھی اس روز میں شمس کے واسطے بخور روشن
کرتے تھے اور پیر کا روز قمر سے متعلق ہے اور زہروں کے واسطے مناسب
ہے اور اسی دن میں حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے بھی دھونی روشن کی
تھی اور بدھ کا روز عطارد سے متعلق ہے اس میں زردشت مجوسیوں
کے نبی نے دھونی روشن کی تھی۔ اور جمعرات کا روز عیسیٰ علیہ السلام
کے واسطے مخصوص تھا اور جمعہ کا روز ہمارے حضور کے واسطے مخصوص تھا
زحل کی تسخیر سے اس قسم کے منافع پہنچ سکتے ہیں خزانوں کا لگانا
نہروں کا کوہنا و درختوں کا لگانا وغیرہ۔ اور شمس سے ملک و سلطنت
کے فوائد پہنچتے ہیں۔ اور قمر سے وزارت کے اور مہنچ سے لڑائی جھگڑوں
کے اور عطارد سے کتابت اور حساب اور نقاشی و ہندسہ وغیرہ کے اور
اعمال جنات و عوام ہی اس میں متعلق ہیں اور ششتری زہد اور دیانت

اور حل طلسمات سجادہ کے واسطے ہے۔

اور مجدد زہرہ کے واسطے ہے علما رفقہ کہتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے جو بعد زوال کے لوگوں کو جماعت کو ساتھ نماز پڑھنے کا حکم فرمایا ہے اس میں ہی حکمت ہو کہ اس وقت خواص الفاس حصول مطالب میں اثر کرتے ہیں اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

معلوم ہو کہ لوگوں نے خاصیت کو اندر بہت اختلاف کیا ہے جیسا کہ ہم اول کتاب میں ذکر کر چکے ہیں حیوانات و نباتات کے خواص بہت ہیں جن کے متعلق ہم نے ایک طویل فصل حاجت سے زائد بیان کر دی ہو

اکیسواں مقالہ

گفتگو کے بیان میں

جب کہ کلام کی حد یہ ہے کہ سننے والے کو فائدہ پہونچائے لازم ہوا کہ ہم تم ہی سے تمہاری عقائد کے موافق تمہارے قول کی حقیقت معلوم کریں تم جو کہتے ہو کہ کلام نے نفس قائم ہے اور پھر کہتے ہو کہ کلام کرنے والا یا حکم کرنے والا ہوتا ہے یا منع کرنے والا اور حکم یا منع اس کا فی نفس ہوتا ہے اب بتلاؤ کہ جوابات اُس کے نفس میں ہے اس کو وہ ہمارے تئیں کیسے سنا سکتا ہے اور کس طریق سے وہ ہم تک پہونچ سکتی ہے اگر تم کو کہ الامام کے ذریعہ سے تو وہ ایک مخلوق ہے جس کو اس واسطے پیدا کیا ہے تا کہ تم اس بات کو سمجھو جس کو نہیں سمجھے تھے اور اگر تم کو کہ کتابت کے ذریعہ سے تو یہ ایک قسم مفاعلت ہے اور نیز تمہاری مقابل نے تم کو حرفت اور آواز کے اقرار کرنے سے اور بھی تنگ کیا ہے۔ اس کے متعلق اسبقہ

بیان کافی ہے

اور چونکہ علم توحید کا طلب کرنا فرض ہے ہم پر واجب ہوگا کہ اسکی طرف ہی ہم اشارہ کریں اور جو بیان اسکا چمنے اپنی اور کتابوں میں کیا ہے اس میں سے کچھ بیان ہی نقل کر دیں پس سب سے پہلے ہم صنایع کا ذکر کرتے ہیں معلوم ہوگا کہ کوئی مصنوع صنایع سے جدا نہیں ہے اس صورت انسانہ کو دیکھو جو الف کی شکل رکھتی ہے کہ اس کے صنایع نے اس کے اندر کیا کیا بدائع اور عجائب رکھو ہیں دیکھو اس کا سر اس کے جسم کا آسمان ہے اور دونوں آنکھیں ستارے ہیں اور چہرہ شمس و قمر ہے فرماتا ہے لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ پھر پانی کو دیکھو کہ پانی کے مختلف رنگ اور مختلف مزے ہیں کوئی کڑوا ہے کوئی نمکین ہے اور کوئی میٹھا اور کوئی بدبودار ہے۔

زیرین میں جو جو چیزیں وہ سب جسم انسانی میں موجود ہیں۔
دونوں مونڈے پہاڑ ہیں اور دونوں بانڈ اور کلاہیاں درخت ہیں اور
انگلیاں شاخیں اور ناخن پیل ہیں اور بال گھاس ہے اور دانت اور زبان
اسکی بادشاہ کا ترجمان ہے اور معدہ اسکا باورچی ہے اور ایک قوت اس کے اندر
ایسی ہے جو غذا کو روگوں اور پٹھوں اور بالوں اور کمال اور گوشت پر تقسیم کرتی ہے
جو خون غلیظ ہوتا ہے اُس کے ساتھ جسم کی تربیت ہوتی ہے اور جو رقیق ہوتا ہے
وہ باریک مقاموں میں پہنچتا ہے۔ پھر بھی خون پشت میں پہنچ کر حرارت
غریزی کے اثر سے پختہ ہو کر ایک گاڑھا سفید پانی بن جاتا ہے جیسا کہ فقہاء بیان
کرتے ہیں پھر وکیل حرارت اسکو خضیوں کے خزانہ میں پہنچاتا ہے اور خضیوں
کی رگیں اُس سے پہنچ کر مرد کے دل میں عورت کا خیال پیدا ہوتا ہے اور ایک

گرم بخار قضیب کی رگوں میں بہو پڑ کر اس کے اندر ستمناگی پیدا کرتا ہے اور شہوت کی قوت قضیب کے منہ سے خزانہ تصویر میں جو اسکا محل قابل ہے اس پانی یعنی منی کو رحم میں داخل کرتی ہے پھر قدرت کا ہاتھ بواسطہ حرارت کے اس کی اس طرح پرورش کرتا ہے جیسے زمین میں دانہ کی پرورش ہوتی ہو اور یہ پرورش اس تصعید کی طرح ہے جو سونے یا چاندی کی اکیر کے واسطے کی جاتی ہے اور سلطنت یا فقر کی سعادت یا خواست لطفہ کے رحم میں آنے کے وقت لکھدی جاتی ہے پھر یہ لطفہ علقہ یعنی خون منجمد ہو جاتا ہے پھر قدرت اس کو بواسطہ حرارت غریزی کے تربیت کرتی رہتی ہے یہاں تک کہ وہ ایک جسم پورا ہو جاتا ہے پھر اس میں خطوط مثل تصویر کے پیدا ہوتے ہیں اور اندر پیٹ و سینہ میں تجولیف پیدا ہوتی ہے اور قلب وغیرہ اعضا پیدا ہونے شروع ہوتے ہیں پھر اس کے بعد روح کے انوار بطریق بخار مساعد کے کشوف ہوتے ہیں طیبیوں کے نزدیک یہی بخار روح ہے اور یہ بخار خون سے پیدا ہوتا ہے اس روح ہی کے ساتھ جسم حرکت کرتا ہے اور وہ نفس لطیفہ غریزہ جو کلمہ کن سے پیدا ہوتا ہے وہ ان حجابات مذکورہ لطیفہ اور اجزہ مصورہ سے علاوہ ہے وہ نفس عالمہ محققہ مدد کہ لطیفہ ربانیہ حساسہ متکلمہ عالمہ موت کے بعد باقی رہنے والا ہے جیسا کہ جسم سے پہلے اپنے مبدیہ میں موجود تھا۔ پھر جب یہ بچہ اپنے وقت مقررہ کو پورا کرتا ہے اپنی ماں کے پیٹ سے بغیر اختیار کے نکل آتا ہے جیسے کہ ہسکا نما اور پھر قیامت کو اٹھنا اس کے اختیار میں نہیں ہے مثل نیند اور بیداری کے یہی نفس حقہ جسم کے اندر بادشاہ ہے جو قلب کے تخت پر ٹھمن ہوتا ہے اور یہی امرؤنی

کرنے والا ہے عقل اسکی حاجب ہو اور علم وزیر ہے اور نفس چراغ ہے اور تصدیق
منہاج ہے اور قلب ریاء اور حکمتیں موقی اور یا قوت ہیں اور جسم ایک شہر ہے
اور اعضا لشکر ہیں اور وسوسے دشمن ہیں اور حسن اقوال و افعال فرشتے ہیں
اور خیر سے روکنے والی خیالات شیاطین ہیں

عارفوں کے نزدیک قلب ہی عرش ہے اور سینہ لوح ہے اور اسرونی کا الہام
قلم ہے جو خیر و شر کو لوح پر لکھتا ہے اور زبان ترجمان ہے اور آٹھ فرشتے
جو عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں وہ یہ چار حواس ظاہری سننا دیکھنا سونگھنا
چکھنا اور چار باطنی علم اور عقل اور تصدیق اور یقین ہیں اور خوف و
رجا کے فرشتے اسکو گمیرے ہوئے ہیں

جب یہ قلب کا عرش جو خدا کا گھر ہے وسوسوں اور ذائل سے پاک ہوتا ہے
اور ذکر کی خوشبو سے معطر ہو جاتا ہے اور فکر کی خوشبو اس میں روشن ہوتی
ہے اس وقت وہ تجلی الہی کا مستحق ہوتا ہے اور انوار کمال قلب پر نازل ہوتے
ہیں اور محبت کا سا بنان ہمارت قلب کی کرسی پر قائم ہوتا ہے اور معشوق
سدرہ وصال کی سرحد پر جلوہ فرماتا ہے۔ اور مجاہدہ کرنے والے مجاہدہ
کی حکمتوں کے درخت کے سایہ میں آرام کرتا ہے اور تشریح صدر کے حوض
سے توحید کا نور پیتا ہے اور خصال حمد کے خاص کپڑے دیو مینہ کے خزانہ سے
زیب بدن فرماتا ہے اور ان چیزوں کا مشاہدہ کرتا ہے جنکا مشاہدہ غافل
لوگ نہیں کرتے۔ بیشک یہی بڑے کامیابی ہے اور اسی کے واسطے چاہیو
کو عمل کرنے والے عمل کریں۔

پھر اسے وہ شخص جو علم و عمل کے ساتھ کامل اور اخلاق حمیدہ کو ساتھ متصف

اور اخلاق و سجدہ سے منزہ ہے جب تم کسی کمال پر مشتمل ہو گے اعضائے فرشتہ
تمہاری مصلح ہو کر سجدہ کریں گے اور نہ بانی کا ہاتھ تمہارے دل کی جنت کے
دروازے کھول دینگے اور تمہاری احسان کی خوب صورت حور جلوہ کرے گی
اور محبت دنیائے پیچھے رہنے اور ہٹ جانے کے محل تیار ہوں گے اور اپنی
سمت کے موافق تم اپنی تمنا کو پہنچو گے

پہر تمہارے بدن کا آدم اور محبت حق میں رونے کا نفع اور تمہاری خلوص و
عشق کا خلیل تمہارے حسن و جمال کے ساتھ جلوہ کرے گا اور یعقوب تمہارے
عقوبت نفس اور رفع شہوات کا اور موسیٰ تمہارے صفاء حال کا اور داؤد
تمہاری دوا کا اور سلیمان تمہاری سلامتی کا تمہاری بساط انبساط پر جلوہ
فرمائے گا۔ اور تمہارے اعضائے جنات اور تمہاری مجاہدہ کی خوشبو ہوا تمہارے
مسخر ہوگی پہر تمہارا خضر ایمان تمہارے چشمہ حیات کے قریب ابرار کے ساتھ
ظاہر ہوگا اور تمہاری عقل کا ذوالقرنین تمہاری بلند ہمتی کی لگام بکڑ قبض
شہوات کے دریا سے نکلے گا اور تمہارے مغرب شمس ایمان کے پاس پہنچا دیگا
پہر وہاں سے مطلع شمس عقل کی طرف آئے گا پہر تمہاری غفلت اور شہوات
کی دونوں سدوں کے درمیان میں کھڑا کر دے گا تم کو چاہیے کہ اپنی جہالت
کے لوہے کو مجاہدہ کی بیٹی میں گلا ڈالو اور اس وقت تم اپنے اعضائے نفس
اور قلب کو توحید میں ملا ہو دیکھو گے اور عذاب و عقاب سے بیخوف ہو کر
قرب کی چیمپ کہٹ میں عبث و آرام رہو گے هَذَا ذِكْرُكُمْ وَ اِنَّ لِّلْمُتَّقِينَ لَاجْنَ
حَابٍ بِیْضُوتِ ہے اور بے شک متقیوں کو واسطے اچھا ٹھکانا ہے۔

پہر تمہاری لذت عیش و زندگانی کا عیلے اور تمہارے لطائف اعمال کی حمد کا

محمد تم پر بخلی ہوگا اور یہی اس حدیث کے منہ ہیں کہ تم میں اپنے رب کا زیادہ پہچانتے والا وہی ہے جو اپنے نفس کو زیادہ پہچانتا ہے دیکھو کہ بزرگ دلوں پر روح کے اسرار کس طرح مشتعل ہوتے ہیں جو اسرار کے جاہل اور عوام لوگوں سے پوشیدہ ہیں تم نہیں دیکھتے ہو کہ عاشقان خدا عشق الہی کو دوسروں کا نام لیکر کس طرح چپاتے ہیں مجنوں کو دیکھو کہ اُس نے لیلیٰ کا نام لیکر کس طرح عشق الہی کو پوشیدہ کیا جس کی دلیل اس کے اشعار میں موجود ہے

وَمَنْتَ عَلَى تَتَوَاهِدُ الْقَبْ

فَسَاوَتْ وَجْهَ الْحَبِّ بِالْحَبِّ

لَمَّا دَاوَيْتَ الْحَبَّ يَدُ هَشْتَنِي

اَوْفَعْتَ غَيْرَكَ فَوُظُونِهِمْ

مجنوں سے کسی نے پوچھا کہ تم کو کونسا وقت پسند ہے کہا لیل یعنی رات پوچھا کہ قرآن میں سے کون سی آیت تم کو محبوب ہے کہا بُنْحَانَ الَّذِي اَنْشَأَ لِي بَعْبَدٍ لَّيْلًا مجنون کا قاعدہ تھا کہ ملاحوں کی خدمت کیا کرتے تھے کیونکہ ملاح جب رسی کو کھینچتے ہیں تو لیلیا لیلیا کہتے ہیں اے بہائی یہ اصول اس خلعت کا فیہ کے ہیں کیا اس میں صانع قدیم کے وجود پر دلیل نہیں ہے اور پہر ہی اگر تم شک میں ہو تو شہد کی مکھی کو غور کرو کہ کس طرح پہلوں کو لاکر مسدس اور مٹمن خانے بناتی ہے اور موم سے شہد کے خالوں کے بیچ میں دیوار کھڑی کرتی ہے اور ان خالوں کے منہ کو اس ترکیب سے بند کرتی ہے کہ چاہے کیقدر بارش ہو مگر شہد تر نہیں ہوتا اب بتاؤ کہ یہ الہام اسکو خدا کی طرف سے نہیں ہوا تو اسکی طرف سے ہوا اگر یہ کہو کہ یہ الہام اُس کے

لے جب بیٹے دیکھا کہ محبت جھکود مرثت دلاتی ہے اور عشق کا گواہاں میری جھلجھری کرتی ہیں پس بیٹے تیرے غیر کو ان کے گناہوں میں ڈال دیا اور محبت کو چہرہ کو محبت کے ساتھ پوشیدہ کیا ۱۰

نفس کی طرف سو ہے تو ہم یہ کہتے ہیں کہ اور کسی حیوان کے نفس نے ایسا الہام کیوں نہیں کیا۔ اور حیوانی کی عقل کو دیکھو کہ جب وہ غلہ جمع کرتی ہے تو دانوں کو بیج میں سے کتر کے دو حصہ کر دیتی ہے تاکہ بارش ہونے سے دانہ پھوٹ نہ آوے اور میٹھی کو دیکھو کہ شکار پکڑنے کے واسطے کیسے جال پہندے تیار کرتی ہے۔ پس کیا جس نے ان سب کو یہ باتیں سکھائی ہیں وہ صالح نہیں ہے۔

بڑے تعجب کی بات ہے کہ معبود کی نافرمانی کی جائے یا کوئی اسکا انکار کرے ہر ایک حرکت و سکون میں توحید خداوندی کی گواہی موجود ہے اور ہر شے میں اس بات کی نشانی ہے کہ وہ واحد اور یکتا ہے۔ اسی شخص سننے اور دیکھنے اور بڑھنے اور لکھنے وغیرہ میں وجود صالح کی نشانیاں ہیں اس کے متعلق سورہ نمل اور شروع سورہ ذاریات اور مہملات اور سورہ نبا کی آیات دیکھو اور سورہ حشر اور حدید کی توحید ملاحظہ کرو پس پاکی ہے اس ذات کو جو قدیم باقی یکتا ہے اپنی کل مصنوعات میں اس کے ارادہ میں کوئی ہسکا شریک نہیں ہے نہ وہ ہے علم والا ہے غالب حکمت والا ہے سننے دیکھنے ارادہ کرنے والا ہے اپنے کلام قدیم کے ساتھ متکلم ہے جو کچھ ہوا یا ہوگا سب اس کی لوح میں موجود ہے اور سب کو وہ جانتا ہے۔ پس اسے بہائی اسی کو خست یار کرو اور پس اسی کو کافی سمجھو تم کو راحت اور فلاح نصیب ہوگی۔ اور اس کے ساتھ تجارت کرنے سے تم کو بہت بڑا فائدہ ہوگا

بائیکواں مقالہ

وجود عالم کے بیان میں

معلوم ہو کہ عالم مخلوق ہے خدا نے اسکو بغیر کسی ضرورت کے اس واسطے پیدا

کیا ہے کہ یہ اپنے خالق کو بچائے اور خالق کی سلطنت اور قدرت ظاہر ہو پس
 سب سے پہلے جو چیز خدا نے پیدا کی وہ عرش ہے پھر کسی پھر آسمان پھر زمین
 جنت پھر زمین اور کائنات کی ہر چیز ایک بے ہوش ہے جس کو نہ اسفہ عقل فعال
 اور نفس کا یہ کہنے کی طاقت نہ ہوتی ہے ہر کے بچا ہے آسمان اور اس کے چمکوں سے
 زمین پیدا کی! وہ ہر کے سبب زمین پانی پر منجمد ہو گئی نہ اسفہ کہا کرتے
 ہیں یہ فینس اس چیز کو عقل فعال اور نفس کا یہ بے ہوش ہے۔ پس عقل ہمارے
 نزدیک عرش ہے اور نفس کلیہ لوح ہے اور نفس فیض مقادیر کا جاری ہونا ہے سب
 عبارات و اصطلاحات میں کیونکہ فیض کے اندر مرجع ایک ہی اور عبادات مثل
 روزہ کے کہ اس میں کہانے پینے سے رکنا ہوتا ہے کار نہیں ہے بلکہ ان کے
 اندر بہت سے اسرار ہیں چنانچہ ہمارے سر کے اوپر کمرہ دار ذکر ہوا ہے جس
 شخص کو عبادت کی عادت ہوگی وہ اپنے صبر کے ساتھ انکو طے کر جائے گا اور
 اس معتدل مکان میں جا پونچے گا جہاں نہ سردی ہے نہ گرمی یعنی جنت
 میں فرشتوں کے ساتھ رہے گا اور اہل معارف سے نہایت خوشحالی کی
 حالت میں ملاقات کرے گا اس مکان یعنی جنت میں نہریں جاری ہیں جو ایہاں
 کی معتدل اور مسفرح ہے اور اس کے رہنے والوں کے واسطے ہمیشہ کی زندگی
 ہے اور خدا کا چہرہ ہے اور یہ سب نعمتیں ان لوگوں کے واسطے ہیں جنہوں
 نے اس دار غور یعنی دنیا میں عبادت کی محنتیں کی ہیں اور دار امانت و ربور
 کی طرف راغب ہوئے ہیں۔

جس شخص کا نفس مرتے وقت اپنے پس ماندہ مال و اسباب میں پھنسا ہوا ہوگا
 اسکی مثال پھر تیسچ پرندہ کی سی ہے یعنی یہ شخص حجاب شرک کے سبب ہے

آسمان پر نہ پہنچ سکے گا۔

اگر جس شخص نے دنیا کو اپنے پیر کے نیچے ڈال دیا اور کسی چیز میں دل نہ لگایا وہ
 معظّم و محترم رہیگا فرشتے اس کے ہستقبا ل کو بشارتیں لیکر آویں گے اور اپنے
 خالق کے دیدار سے شرف ہوگا اور مشاہدہ کے ہوتے ہی اس دور و دراز سفر
 کی تکان بالکل جاتی رہے گی اور راحت کے سارے مقصد حاصل ہوں گے
 اور اس کے گھر بار و اہل و عیال کے بدلے نہایت عمدہ گھر بار اور نیک اہل و عیال
 اسکو ملیں گے اور اس کے اور اس کے دنیاوی دوستوں کے درمیاں میں
 بھول کا پردہ ڈال دیا جائے گا یہ حالات اُن لوگوں کے ہیں جو کھانے پینے
 کی خیر اہمشوں سے بالکل منزہ ہیں اور نیند ہی انکو نہیں آتی ہے یہ حالات
 ان پاک نفوس کے ہیں جو مجاہدہ کی آگ میں گھسل چکے ہیں اور علوم و
 اعمال کے ساتھ اغیار کی کدورت سے صاف ہو چکے ہیں اور جو نفس کجذیت
 اور جب دنیا میں مقید ہے وہ اس عالم سے جدا ہو کر اپنی طبیعت کی ظلمت
 میں گرفتار ہو جاتا ہے جو اس نے اعمال کیے ہیں ان کے سبب سے محبوب
 اور جو اس نے چھوڑا ہے اس کے خیال میں مقید رہتا ہے اور یہ قید اس
 کو عروج سے مانع ہوتی ہے کیونکہ وہ نفس اپنے مظالم کے ساتھ مریہوں
 ہے کل اُمّیرِیٰ بِمَا کَسَبَ رَهِیْتُ اور دونوں سرد و گرم کروں کے درمیان
 میں اسکو عذاب ہوتا ہے اور جس قدر زمانہ اسکو عذاب میں گذرتا ہے
 اپنی بستر گاری کے ذریعے ڈھونڈتا رہتا ہے مگر ان کا ملنا دشوار ہے
 پس اس عذاب کو ٹبرہ کر کوئی عذاب نہیں ہے اس کے افعال ناپاک کو بچو
 اور اسکی جہالت کے افعے اسکو کاٹتے ہیں کیونکہ یہ جہالت کے سبب سے

نور عقل سے محبوب تھا اور اسوقت رب الارباب کی طرف سے خطاب سنا ہے
 اَذْهَبْتُمْ طَيْبًا لَكُمْ فِي حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا باوجود ان باتوں کے
 پہر تم دنیاوی عیش و طرب میں مشغول ہو گیا تم یہ سمجھتے ہو کہ تم کو اس نل گیا ہے
 جو تم اس قدر خوش پہلے پھرتے ہو اور نصیحت کو تم کو کچھ اثر نہیں ہوتا اذْهَبْتُمْ طَيْبًا
 لَكُمْ تَقْرَحُونَ فِي الْأَرْضِ بَعْدَ الرِّجَاسِ وَبِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ
 لہذا تم کو اپنی خلاصی کے فکر میں مشغول ہونا چاہیے ۵
 إِذَا أَنْتُمْ لَمْ تَكْفُلُوا لِنَفْسِكُمْ مَوْضِعًا فَأَنْتُمْ عَلَيْهَا لِنَجَافَةٍ بَخِيلُونَ

تم یہ سمجھتے ہو کہ تمہارا عبادت میں مشغول ہونا بھی عین عبادت ہے۔ تمہارا رستہ
 تم چلتے ہو اور پہر یہ کہتے ہو کہ تم نیک ہو یہودہ باتوں میں مشغول ہو کر ان کو سچا
 سمجھتے اور اپنے نفس کے خواص کی معرفت سے جاہل رہتے ہو تم کو خبر نہیں ہے
 کہ تمہارا وبالوں پر جادو ہوتا ہے اور تمہارا اپنے دانت سے کاٹنا دیوانہ کہتے
 کے کاٹنے سے بڑھ کر ہے اور تمہاری منہ کی بہا پ لڑائی پیدا کرتی ہے اور تمہارے
 اٹھے ہوئے ناخن ہلاک کرتے ہیں اور اسی قسم کے بہت سے خواص حیوانات کو
 اندر میں جنگو تم نہیں جانتے ہو مثلاً ریچھ کا تینہ اور چربی فریہ کرتا ہے اور گدشتہ
 اسکا باوجود حرام ہونے کے ریاحوں کو دور کرتا ہے خرگوش کا جگر جگر کو فائدہ
 کرتا ہے اور اس کی انگلیوں کو مضمیہ ہیں اور چربی ہسکی ریاحوں کو فائدہ
 کرتی ہے خنزیر کی چربی جانوروں کے چارہ میں ملا کر دینی ان کو فائدہ کرتی
 ہے۔ انڈے کا تیل بالوں کے واسطے مفید ہے اور فاسٹوں اور گیہوں کا
 تیل سوں کے واسطے نافع ہے۔

۱۔ جیہ تمہارا بڑا دوست ہے۔ ۲۔ اسے کوئی جگہ نہ تیار۔ ۳۔ کہ کہیں تم اس پر نجات کے ساتھ تحلیل ہو۔

اور سی کی چربی ریاحوں کو نافع ہے۔ اور گنا خال کو دھو کر مٹا ہے۔ گدھے کا زہاغ قاتل ہے۔ اور ہمدرد میں بہت سو منافع ہے۔ جب کو کتا سا لکھوان کے مصنف نے وراثت سے لکھا ہے اور جزیرہ ہندی یعنی اخوٹ پر دے کے اندر جماع کے وجہ سے نافع ہے اور بہت سی معجونیں اور دھن سستا دگی کو نامزد کر۔ تیر میں غالیہ سرخی اور غالیہ گرمی دونوں قابل ہیں کسانے کے۔ بہت ہی نقصان کرتا ہے اور پیشاب کا رنگنا بہت عجز پہونچاتا ہے۔ ششہ میں بھی ہے اور پیچھے نکالتے اور بھی زیادہ مفید ہیں قے مسدود کو پاک و صاف کر دیتی ہے۔ قدر بہ لکڑی کا گودر نافع ہے اور مریم کا شربہ سر و مزاج دے کو فائدہ کرتا ہے نگہوں کے پر اٹھے جماع کرنے والے کے واسطے بہتر غذا میں ہر چیزوں کا کھانا بہت فضل ہے۔ مشربہ انار۔ مسدود پر کزری کرتا ہے۔ تر بوڑبوس دس فائدہ سے ہیں کھانا بھی ہے اور پیشاب بھی سے اور ٹمنہ اخو شہو اور بھی ہے پیشاب کو جاری کرتا ہے اور مٹانہ کو دھو ڈالتا ہے اور ہر کو کھا کر قے کرنے سے خط فاسد نکلتا جاتی ہے۔ اور اس کے اندر چار ہفتے میں حلق کو نقصان کرتا ہے۔ صفر کو زیادہ کرتا ہے اور کبلی پیدا کرتا ہے۔ اور سکنجبین اسکی مصلح ہے

بہتر سیوہ وہ ہے جو پختہ اور تازہ ہوتا ہے کھانے سے پہلے کھانا چاہیو سوا امرود کے کہ اس کو کھانے کے بعد تھوڑا سا کھالینا نافع ہے اور خواہش سے کم کھانا کھانا انگہوں کو مفید ہے کیونکہ بعض اوقات بعضی کا علاج مشکل ہو جاتا ہے کھانے کے بعد جلد پانی پینا چاہیے اور نوالہ کو چپا کر اور ہڈی کو چوس کر کھانا بہتر ہے اور بغیر چپا نوالہ کھانا بہت برا ہے

گرمی کے موسم میں ترش چیز نفع کرتی ہے اور جراثیم کے موسم میں میٹھی چیز مفید ہوتی ہے۔
 کل بیویوں میں بہتر انجیر اور انگور ہے اور انار ملے سی قسم کا سحر ہوتا ہے کہانا
 کمانے کے بعد یا سونے کی بوقت قدری کمالینا چاہیے جماع کرنے والوں کو
 نقصان کرتا ہے خصوصاً ترش انار۔

تنبیہاں مقالہ

شربتوں کے بیان میں

سکنجبین کو سب سے پہلے ذوالفقار بننے لے ایجا دکیا ہے صفراور اور بدہضمی کو
 مفید ہے۔ شربت انار سحر کو زور کرتا ہے اور جگر میں ٹھنڈک پیدا کرتا ہے
 شربت خشکاش و بقیقہ و نیلہ و سب سر کے واسطے مفید ہیں۔ شربت راسن
 خلط سوداوی کو دور کرتا ہے یہ اثبات کہ البصر فانی کا قول ہے کہ اس شربت
 کے آگے مفرح صغیر کی ضرورت نہیں ہے۔ شربت سیب میں قرب کے واسطے
 فوائد ہیں۔ شربت گلاب خلط سردی کو دور کرتا ہے اور اگر باغ ماشہ
 تربد اور سات ماشہ سرسینا کا۔ نو ذہینا اگر اس شربت سے پہلے یا اس
 کے بعد پچانک لیا کر دو تو بہت بہتر ہے۔

مربوں کا بیان

بھی کامر بہ گرم مزاجوں کو نفع کرتا ہے۔ سیب کامر بہ ضعف قلب کو جو گرمی
 سے ہو مفید ہے۔ شہتوت کا رتب حق کے دیکھنے کو آرام کرتا ہے۔ کل غربت
 اور مرہیہ اور دوا میں بوقت فائدہ کرتی ہیں جبکہ پرہیز کیا جائے چنانچہ
 حدیث شریف میں وارد ہے کہ سحر مکان دنا کا ہے اور پرہیز و اول کا

سردار ہے اور جس بدن کو جس چیز کی عادت ہو وہ اسکو کملاؤ جس شخص کو جس
مغربت کی عادت ہو اس کے واسطے کچھ حرج نہیں ہے کہ بوقت ضرورت اس کو
پابندی کے ساتھ نوش کرے۔ ابوطالب کی فرماتے ہیں تندرستی کے وقت
دوا کے پاس نہ جاؤ کیونکہ اس سے بھی بیماری پیدا ہوتی ہے

موسم خریف میں دوا کا استعمال بہ نسبت ربيع کے بہتر ہے کیونکہ اس میں کماد
کی ایسی چیزیں پیدا ہوتی ہیں جو سہولت پیدا کرتی ہیں ساگوں میں بہتر ساگ
ہلیون اور پالک کا ہے۔ ابن قتیبہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت
کی ہے کہ فرمایا چار ساگ جنت کے ہیں اور ہر شب میں انہ ایک قطرہ جنت کو
پانی کا برستا ہو۔ پالک اور کاسنی۔ اور ہلیون اور کاسنی میں تندرید
ہے اور پالک اور ہلیون میں ترطیب ہو اور کاسنی خون صلیح پیدا کرتا ہے
ہلیون کے ساگ کمانے کی بہتر ترکیب یہ ہے کہ زردہ میضہ نہو کے ساتھ
کمایا جائے اور عمدہ کٹری وہ ہے جس کے اندر خالی جگہ کم ہو۔ کرفس کا
قلیل استعمال کرنے سے سدو کھل جاتے ہیں اور بعض شہروں میں لوگ
اسکو تبرک سمجھتے ہیں۔ سداب کے استعمال سے جذام پیدا ہوتا ہے کیونکہ
اسکی اہل مکہوں کے گوہ سے ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے اخیر تر
کمایا جائے یا خشک جذام اور نقرس اور برص کو فائدہ کرتا ہے۔ بعض
اطباء کا قول ہے کہ اخیر میں ناسور کے آرام کرنے کی خاصیت ہے۔ خون
حیض کو یہ جاری کرتا ہے۔ بہتر اخیر وہ ہے جو چھوٹا نیلگون اور پختہ ہونمار
منہ اسکا نوش کرنا بہت مفید ہے اور آخر فضل کا اخیر شہرہ و فضل کے

لحاظیک دوا ہے جسکو فارسی میں مارچوبہ اور مارگیاہ بھی کہتے ہیں ۱۲۵ ایک دوا ہے ۱۲

انجیر سے زیادہ مفید ہوتا ہے اور تربوز شروع فصل کا آخر فصل کے تربوز سے
 بہتر ہوتا ہے۔ موسم خریف میں کلڑی کا کھانا بخار پیدا کرتا ہے اور تخم بچان
 کے اس موسم میں پینے سے زکام ہوتا ہے۔ عام گلاس میں پانی پینا طرح
 کے دکھ پیدا کرتا ہے۔ کیونکہ ایک شخص کے منہ کے انجیرے دوسرے کے منہ
 میں سرایت کرتے ہیں اور پیشاب کے روکنے سے سنگ مثانہ یعنی پتھری پیدا
 ہوتی ہے۔ پیشاب کی تکلیف کو ساتھ آئے کو مغز تربوز کا پینا فائدہ کرتا ہے
 اور اس کو کوٹ کر اور مسور کے ساتھ استعمال کرنا بدن کو نرم اور عمدہ
 بناتا ہے اور اس کے عیب دور کرتا ہے۔ مسور ملکہ حمام میں ہنا نا نقصان
 کرتا ہے مگر کھلی جگہ ہنا نا نقصان نہیں کرتا۔ ہشمان کے ساتھ ہنانے
 سے بدن کی رطوبت اور سیل صاف ہو کر رنگ نکھرتا ہے۔ معجون سمسم کے
 استعمال سے بالوں میں طراوت اور بدن میں قوت پیدا ہوتی ہے اور شقاق
 القہ میں جذام سے امان ہے۔ دراز گسیا یعنی کدو خلط سوداوی کو فائدہ
 کرتا ہے اور اس کا حلو ابھی بہت مفید اور دماغ کو نافع ہے اور بدن کے رنگ
 کو نکھارتا ہے بشرطیکہ خشخاش و بادام کو بیدہ دار چینی و زعفران گلاب
 میں حل شدہ اس کے اندہ اضافہ کی جائیں اور شہد ملا کر تربوز کے سر میں رکھ
 دیا جائے اور یہی ترکیب سکنجبین میں کی جاتی ہے عمدہ حلوہ وہ ہے جس کے اندر
 آم زیادہ ہو اور زیادہ تراوت والا حلوہ بیضہ مرغ کا ہے۔ اور قطائف سب
 کھانوں کی سردار ہے اور سیر سعدہ میں ثقیل ہے اور بہتر وہ حلوہ ہے جو جلد
 ہضم اور نرم ہو جیسے صابونہ اور کافور یہ بادام کا حلوہ ثقیل ہے مگر وہ بہتر
 ہے جس میں بہت سی خشخاش ڈالی گئی ہو اور عمدہ ہر لیتہ تازہ اور خوب بہنا ہوا

بوتا ہے۔ اور کونسا کہی اور سب کا عمدہ ہوتا ہے
 رخ کا گردش اطراف میں حرارت پیدا کرتا ہے۔ یہ تھوڑا اشارہ ادا دیا اور
 اٹھ کر کہا۔ جس کا فی ہے۔ کہانے دولت مسد اوگوں کے پیر، حضرت
 عثمان بن عفان بن ابی سفیان سے اسے اسے ہمیر و آلہ و علم کی خدمت میں قطائف
 قند اور بستہ اور رہن گدو کے ساتھ بھیجے حضور کا چہرہ اسکو دیکھ کر
 متعجب ہو گیا اور حضور نے دیکھ کر فرمایا آہ یہ کہانا دولت مندوں کا ہو
 افسوس دولت مندوں کو بڑا حساب دینا ہوگا۔ اور پھر ایک دودھ کا پیالہ
 اور کھجوریں حضور کی خدمت میں آئیں آپ نے فرمایا اسے عائشہ اس کو
 نوش کرو کیونکہ تم عورتوں کو جسم کی فریبی زیادہ لائق ہے اور حضور اکثر
 اوقات صرف شہد سے روٹی نوش فرماتے تھے

پس جس شخص نے باوجود قدرت کے دنیا، فی خاہشوں کو چھوڑ دیا اس
 کو بے حساب ثواب ملے گا اور اس میں راز یہ ہے کہ اس نے اپنے نفس کا
 خلاف کیا اور نفس لذتوں اور شہوتوں کے ترک کرنے کا عادی ہو گیا
 پھر جب اس نفس نے دنیا سے جو نہایت دولت کا ٹکڑا لیا فی قید خانہ ہے
 مفارقت فی توان حقیر چیزوں کی عبدائی پر خم نہیں کرتا بلکہ عالم اعلیٰ
 کی طرف ترقی کرتا ہے اور جو علم کہ اس کے اندر منتقلش میں مثلاً علم توحید
 جو اس نے پر ابدی عقلیہ و نقلیہ کے ساتھ حاصل کیا ہے اس کے سبب سے
 شرف حاصل کرتا ہے اور ایسے بازو اسکو حاصل ہوتے ہیں جن کے ساتھ
 یہ عالم ملکوت میں اڑتا ہے کیونکہ روحیں تین قسم کی ہیں ایک روح عارف
 کی ہے ایک ناسک کی اور ایک زائد کی اور جس شخص میں یہ تینوں تیر

جمع ہو گئی اُسکو موت و فوت سے کچھ ضرر نہ پہونچے گا۔ کیونکہ یہ روح کامل ہے
 عالم کمال کی طرف اس نے ترقی کی ہے۔ پس یہ روح جنت میں مقامات علیہ
 اور انوار قدسیہ کے اندر حضور خداوندی میں پہرتی ہے روحانی فرشتے اس
 کے پاس آتے جاتے ہیں اور جو علوم کہ اس کے پاس ہیں انکو سنتے ہیں پس یہ
 روح اس عالم کون و فساد سے جدا ہو کر عالم بقا میں پہونچتی ہے جس کے واسطے
 فنا نہیں ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اپنے بندوں کے واسطے اپنی جنت
 میں وہ کچھ تیار کیا ہے جو نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا نہ کسی
 انسان کے دل پر اسکا خطرہ گذرا۔ معلوم کہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی
 ہے کہ جنت کی نعمتوں سے علاوہ ایک اور نعمت ہے جسکو کوئی نفس ادراک
 نہیں کر سکتا ہے مگر مشاہدہ کے ساتھ اور مشاہدہ کی بات بیان نہیں ہو
 سکتی ہے کیونکہ یہ لذت ذاتی ہے اسکا بیان اور تفسیر نہیں ہو سکتی ہے۔
 چنانچہ اگر مرنے سے لذت جماع کا بیان کیا جائے تو وہ ہرگز اسکو نہ سمجھ سکے گا
 اور جو شخص کسی لذت کا ادراک کرتا ہے اسکو بیان نہیں کر سکتا اسی طرح
 یہ مشاہدہ کی لذت ہے کہ مشاہدہ کرنے والے کے سوا کوئی اسکو ادراک
 نہیں کر سکتا ہے اور اس مشاہدہ سے مراد خدا کریم کی طرف نظر کرنا ہے
 تم یہ چاہتے ہو کہ بغیر دیکھے مشاہدہ کی لذت معلوم کرو سو یہ معلوم نہیں
 ہو سکتی جیسے کہ بزدل کو جنگ کا ذکر سننے سے کوئی فائدہ نہیں پہونچتا ہو
 جب تک کہ اپنی آنکھ سے مشاہدہ نہ کرے اس غنیمت کے ساتھ تم کیسے
 حجاب کے اٹھنے کی طمع کرتے ہو میں نے سنا ہے کہ حضرت زین العابدین علیہ
 السلام جب نماز میں کھڑے ہوتے تھے تو خدا کے اور ان کے درمیان کا

حجاب اٹھ جاتا تھا اور وہ اپنے قلب کے ساتھ ملکوت اعلیٰ کا طواف کرتے تھے اور یہی مطلب حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے اس فرمان کا ہے کہ مجھے آسمان کے راستے دریافت کرو میں تم کو بتاؤں گا اور تو اسے غافلِ بطل پرست اپنے نفس کا غلام اور اپنی خواہش کا قیدی ہے اور پھر تو ابرار اور مقررین سے ملنا چاہتا ہے اور اپنی حجت اور جہالت سے صالحین کی کرامات میں طعن کرتا ہے۔ پس تم کو چاہیے کہ مجاہدہ کرو اور انکار کو چھوڑ دو اور حسنِ ظن کے گہوڑے پر سوار ہو کر مسافت طے کرنی شروع کرو یہاں تک کہ تم ایک نشان بن جاؤ اور اگر خدا سے ملنا چاہتے ہو تو شفا کے کپڑے پہن کر مختصر عیش کے ساتھ راضی ہو جاؤ اگر بزرگ عالم میں مقامِ ملکوت کو امد ترقی کرنی چاہتے ہو حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے زاہدوں نے دنیاوی عزت اور نفیم آخرت کے ساتھ کامیابی حاصل کی ہے۔ ایک دفعہ مجنون نے یسلیٰ کو سلام کیا یسلیٰ نے جواب نہ دیا مجنون نے سبب پوچھا یسلیٰ نے کہا میں نے سنا ہے کہ تورات کو ایک لفظ پر سو یا تھا اگر سچے کو سچا عشق ہوتا تو کیوں سوتا۔ مجنون نے کہا چونکہ تمہاری ملاقات کی امید تک نہ تھی سو اسطے میں نے چاہا کہ خواب ہی میں تم کو دیکھ لوں اور میں سو رہا یسلیٰ نے کہا معلوم ہوا کہ میری صورت مثالی تیرے دل سے زائل ہو گئی مجنون نے کہا مثال تو میں خوب پہچانتا ہوں مگر مثال کے دیدار کا بہت مشتاق ہوں۔ پہلے یہ شعر پڑھے

لَمْ يَكُنِ الْجَنُّونُ رِقَاقًا إِلَّا وَكَذَلِكَ كُنْتُ كَمَا كَانَ

اے مجنون کی حالت میں تھا مگر کس ہی میں اس کی شکل تھا بلکہ مجھ کو یہ اس بات میں ضعیفیت ہو کہ اس نے اپنے عشق کو ظاہر کر دیا اور میں اسے پوشیدہ کرنے ہی میں مر گیا ۴

بَلِّغْ إِلَيْكَ الْفَضْلَ مِنْ جَدِّكَ مَا بَلَغَ وَإِنْ مِثْلَ كَيْفَ تَمَانَا
 مجنون کی حالت میں نہ تھا مگر کہ میں بھی اسی کے مثل اس حالت میں مبتلا تھی بلکہ
 مجھ کو اس پر اس سبب سے فضیلت ہو کہ اُس نے اپنے عشق کو ظاہر کر دیا اور میں شہید
 کرنے سے مر گئی۔ صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ بشر اور ہندہ باہم محبت میں
 مر گئے میں فرمایا یہ دونوں محبت کا بوجہ اٹھانے سے عاجز ہو کر مر گئے پھر فرمایا اے
 عائشہ میرے بعد تم کو مجھ سے ملنے کا شوق ہو گا عائشہ نے عرض کیا کہ کیا میں آپ
 کے بعد باقی رہوں گی فرمایا ہاں تم باقی رہو گی مگر جب تک مجھ سے نہ ملو گی پھر
 رہو گی حضور نے فرمایا اے عائشہ جب دو میاں بیوی مرتے ہیں اور انکی باہم
 محبت ہوتی ہے تو ان میں سے ایک دوسرے کا اس طرح انتظار کرتا ہے جیسو
 سفر سے آئینا کے انتظار کرتے ہیں جب حضرت صدیق کے انتقال کا
 وقت قریب ہوا تو انکی بیوی کہنے لگیں ہاے جدائی حضرت صدیق نے کہا
 میںیں بلکہ مجھ کو بہت خوشی ہے کیونکہ میں اپنے دوستوں سے ملوں گا اس واسطے
 تم کو بھی موت سے نہ ڈرنا چاہیئے اگر تم اپنے دوستوں سے ملنے کی شوق ہو
 اور ملاقات دار البقا میں ضروری ہے پس تم ہاتھ میں اپنی ٹکڑی لیکر شب
 چالاکی کے ساتھ منزل پر جا پونچو کیونکہ جو شخص راتوں رات چلتا ہے وہ جلد
 منزل پر پہنچ جاتا ہے اور جو رات کو آرام کرنا مقدم سمجھتا ہے اسکو دن کی وقت
 دھوپ میں ہونا کی جنگل طے کرنا ہوتا ہے۔ پس تم کو چاہیئے کہ خدا پر بہروسہ کوئے
 جہٹ پٹ اٹھ کھڑے ہو۔ حضرت جنید نے جب ایک بچہ کو یہ کہتے سنا اپنا گریباں
 چاک کیا وہ بچہ یہ کہتا تھا میں اپنے زمانہ کو دیکھتا ہوں کہ بے کاری اور سفالطہ میں
 گذرا جاتا ہے اور میرے زمانہ نے مجھ کو ایسے حال میں کر دیا کہ میرے کچھ حال نہ رہا جب

اعمال درست اور اجسام پاک ہوتے ہیں اور عاشق شب بیداری کرتے ہیں اور کمانا اور سونا کم کر دیتے ہیں باغنائے ہستیان کے دروازے کھلجاتے ہیں اور معرفت کے سورج طلوع کرتے ہیں اور قرب کے پہول پر دلوں کے پیچھے سے ظاہر ہو جاتے ہیں تمنائیں منقطع ہو جاتی ہیں اور انوار جمال کے ساتھ قلب روشن ہو جاتا ہے اور عاشق اپنے معشوق کو آواز دیتا ہے کائنات سب اس پر شکست ہو جاتے ہیں حقائق موجودات کا مشاہدہ کرتا ہے اور انواع رکاشفات کے ساتھ محظوظ ہوتا ہے کرامات اس سے ظاہر ہوتی ہیں اور اعلیٰ مقامات کی انکو بشارت ملتی ہے۔

ابو الحسن ثوری فرماتے ہیں ہم ابو یزید بسطامی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انکے پاس پہنچے کجوریں رکھی دیکھیں انہوں نے ہم سے فرمایا کہ ان کجوریں کو کہاؤ یہ حضرت خضر علیہ السلام کا ہدیہ ہے جبکو وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے ہیں اور میں نے انکو خاص خداوند تعالیٰ سے مانگا تھا خضر کے واسطے سے نہیں مانگا تھا اور خضر نے ان میں سے میرے سامنے کمانی ہیں۔ ابو الحسن ثوری فرماتے ہیں پہر ہم دوسرے جمعہ کو حضرت جنید کی خدمت میں گئے تو ایک سونے کے طباق میں پہنچے ترکجوریں رکھی دیکھیں پہنچے کما اس میں سے ہمکو نہیں کھلاتے ہوا انہوں نے کمانہ یہ میرے واسطے ہے نہ تمہارے واسطے ہے ہم نے کما اسکا قصد ہم سے بیان کیجئے فرمایا میں رات کو بیٹھا ہوا قرآن شریف پڑھ رہا تھا کہ میں فرشتہ یا مہار ہدیہ بغیر واسطہ خضر کے لو

اے غافل جو لذت معرفت کو محبوب ہی تجھ کو معلوم ہو کہ خدا کے دوست

خدا کے ساتھ ایسے انداز کرتے ہیں جیسے معشوق اپنے عاشق کے ساتھ انداز کرتا ہے چنانچہ ایک دفعہ حضرت رابعہ بصیرہ نے دعا کی کہ اے خدا البطیل اس معاملہ کے جو میرے اور تیرے درمیان میں ہے آج شب کو میری واپس میرے مرشد یونس بن عبیدہ کو پہونچا دے یونس بن عبیدہ آئے اور کہا اے رابعہ تو نے ایسے کام کے واسطے اپنی دعا کو کیوں ضائع کیا جو ضروری ہو نیوالا تھا رابعہ نے کہا اے شیخ اس خیال کو چھوڑو اگر یہ بات نہ ہو تو دوستوں کو انداز کہاں رہیں اور تم سبب بلا شے چاہتے ہو پس یہ او بائسٹو کی خواہش ہے۔

حضرت جنید رحمہ اللہ علیہ نے ایک شخص سے جو اجرت مفعولی بانٹ رہا تھا فرمایا کہ صاحب آپ انکے ساتھ ہم کو کیوں نہیں دیتے ہیں اس شخص نے کہا اے حق تیرے نفس کی یہ تمنا کرنا بالکل فضول ہے اگر تو بھی یہ کام کرتا تو اسکی اجرت لیتا۔ حضرت شبلی ایک مکان میں جا کر رہے سنا کہ بیوی میان سے کہہ رہی ہے تو اپنے کام سے زیادہ اور اسید نہ رکھو تو بغیر کسی چیز کے عناق اور زقاق چاہتا ہے خاوند نے کہا میری سستی اس سے زیادہ کام کر رہی ہے۔ پھر حسرت سے کہنے لگا کہ اگر میں کچھ کام کرتا تو میرے دوست مجھ سے راضی ہوتے

چوبیسوں مقالہ

گمانے پینے کے آداب میں

معلوم ہو کہ خداوند تعالیٰ نے آدمی کو پیدا کر کے اسکی زندگی کا سبب

غذا کو بنایا ہے پھر اس غذا میں آدمیوں کی بہت قسمیں ہیں بعض ایسے ہیں جو تھوڑی غذا پر قناعت کرتے ہیں یہ عابد لوگ ہیں جو اپنی خصال و عادات کے ساتھ فرشتوں سے مشابہت رکھتے ہیں اور کھانا اور سونا ان کا بہت کم ہوتا ہے جس قدر غذا کم ہوگی اسی قدر اہل آسمان سے مشابہت زیادہ ہوگی اور کم کھانے کا ایک ظاہری ثمرہ یہ ہے کہ عافیت حاصل ہو کر طیب کی ضرورت نہیں رہتی ہے اور کم کھانے سے ہی قلب میں رقت پیدا ہوتی ہے اور پاخانہ کم آتا ہے جو شخص اپنی ہمت کو اپنے پیٹ کے اندر داخل کرنے میں مصروف کرے گا اسکی قیمت وہی ہے جو پیٹ سے نکلنا جو زیادہ سالنوں اور میوؤں کا نہ کھانا سلامتی پیدا کرتا ہے۔

معلوم ہو کہ زیادہ کھانا وہی نقصان پہنچاتا ہے جو نقصان اونٹ کو اس رسی کے کس کر باندھنے سے پہنچتا ہے جو اسکی رفتار کم کرتے کو باندھتے ہیں۔ تم نہیں دیکھتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی دو طرح کے سالن نہ کھاتے تھے اس بات میں زہد بھی ہے اور طب بھی ہے پیٹ کے اندر ایک آتش قوت ہے جو غذا کو کھا لیتی ہے۔ دو زخ کے سات دروازے ہیں اور پیٹ کے اندر بھی سات دروازے ہیں جیسے حرص اور لالچ اور چغلیخوری اور زیادہ بہوک اور خطاؤں سے پروا نہ کرنی وغیرہ دروازے ہیں اور سب سے بڑھ کر گناہ مال حرام کھانا ہے اور ایسے ہی جہنم کے دروازوں کی مثل جسم کے اندر بھی دروازے ہیں۔

کان - آنکھ - پیٹ اور مزاج اور دونوں ہاتھ اور دونوں پیر یہ سب دروازے قباہ کی طرف راہ بری کرتے ہیں اور سب سے بڑھ کر بڑا پیٹ

ہے اور افعال تبیج میں سب کے برا فعل بندوں پر ظلم کرنا ہے۔ بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس نے دو لقمے حرام کے کھائے چالیس روز تک اسکی دعا قبول نہیں ہوتی ہے اور جس شخص نے اپنے پیٹ کو مال حرام سے بھر لیا وہ دوزخ کے زیادہ لائق ہو اور حرام مال غضب اور چوری اور ٹکس لینے اور قزاقی اور رشوت وغیرہ کا ہے جسکی تفصیل ہے کتاب احیاء علوم الدین میں لکھ دی ہے اور حلال مال وہ ہے جو آدمی اپنی محنت مزدوری یا تجارت سے جس میں دھوکا نہ ہو حاصل کرے۔ شکار کے متعلق علماء نے اختلاف کیا ہے لہذا اس کا ترک کرنا ہی بہتر ہے اور خصوصاً جو کام کہ تم اپنے ہاتھ سے کرو وہ سب سے بہتر کرب ہے۔ ایک دفعہ ابو الحسین نویری اور ابو یزید اور سفیان بن عیینہ نے جمع ہو کر اپنی اجرتوں میں سے تھوڑی اجرت کی روائی خریدی اور باقی اجرت کا صدقہ دیدیا۔ پھر جب یہ لوگ کھانے بیٹھے تو سفیان بن عیینہ نے کہا تم جانتے ہو کہ تم نے کسیت کا ٹٹنے میں مالک کی کچھ خیر خواہی کی تھی سب نے کہا اس بات کا ہم کچھ خیال نہیں ہے پھر یہ سب روائی کو وہیں چھوڑ کر چلے گئے۔ معلوم ہو کہ حرام کار از نہایت باریک ہے ہم تھوڑا سا ظاہر کرتے ہیں معلوم ہو کہ صانع ایک ہو اور کل مخلوق اس کے فیض سے ہے۔ پس جب کوئی شخص ظلم کرتا ہے اس کے ظلم کا اثر ساری مخلوق میں سرایت کر جاتا ہے جیسا کہ خداوند تعالیٰ نے فرمایا ہے فَكَأْتَمَّا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأْتَمَّا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا اور قیاسی دلیل یہ ہے کہ جب مرد نے اپنی بیوی سے کہا کہ تیرے بالوں پر طلاق ہے پس اس کہنے سے تمام جسم پر

طلاق ہو جائے گی اور جب تم صدقہ دو گے تو خالق اور مخلوق دونوں کو راضی کرو گے
 حلال روزی کا ایک نوالہ خدا کے نزدیک بڑی بڑی صدقوں سے افضل ہے
 جب کمانے کو بیٹھو تو اپنے آگے سے تین انگلیوں کے ساتھ کھاؤ بہت بھوک
 کے وقت کمانا چاہیے اور اتنا کماے کہ پھر بھوک باقی رہے اور کمانے کے
 وقت اس طرح بیٹھو جیسے استاد کے سامنے سبق پڑھنے بیٹھتے ہو معلوم
 ہو کہ خداوند تعالیٰ نے حرام اور گرم کمانے سے برکت اٹھالی ہے اور گرم
 کمانے میں چار نقصان ہیں دانتوں کو گراتا ہے اور رنگ کو زرد کرتا ہے
 اور جگر کو بھی ضرر پہنچاتا ہے اور بعض اوقات اور خرابیاں بھی گرم کمانے
 سے پیدا ہو جاتی ہیں۔

کمانے سے پہلے اور اس کے بعد ہاتھ ضرور دھونے چاہئیں۔ اور بدبودار
 چیز کو میاں بی بی کے تئیں کمانا نہ چاہیے مگر جب کہ ایک دوسرے کو اجازت دید
 کیونکہ اس کے کمانے سے باہم نفرت پیدا ہوتی ہے اور خوشبو کی چیزوں سے
 محبت ہوتی ہے۔ کمانے کے بعد ہاتھ نہ دھونے سے جوئیں اور بدبو پیدا ہوتی
 ہے اور یہ بھی وارد ہے کہ جوٹے ہاتھ کو شیطان چوس لیتا ہے اور ایسے آدمی سے
 محبت کرتا ہے۔

اور چونکہ حلال روزی کمانے سے مقصود نصفیہ قلب اور تقلیل ذنوب ہے
 لہذا اس کا طلب کرنا فرض ہوا جیسے کہ علم کا طلب کرنا فرض ہے کیونکہ علم جب
 تک کہ خیر کی طرف راہبری نہ کرے تو وہ علم نقصان دہ ہے حدیث میں ہے
 کہ جس نے ایک سال تک مال حلال کما یا اسپر عرش منکشف ہوتا ہے اور اس
 کی خواطر کے انوار صاف ہو جاتے ہیں۔ حلال روزی کا کمانا کیمیایا سعادت ہے

سینہ اس سے کھل جاتا ہے اور معرفت کے انوار صاف ہوتے ہیں اور قلب سے حکمت کی نہریں بہتی ہیں اور غفلت کا پردہ اٹھ جاتا ہے اور غرور کی دیوار دور ہوتی ہے پھر آسمان توحید صاف ہو کر لوح مجید منکشف ہو جاتی ہے اور اپنی صفا خاطر کے کان کے ساتھ ملائکہ مقربین کی تسبیح سنتا ہے۔

معلوم ہو کہ روحیں مرنے کے بعد کسی گناہ کے سبب سے رہن نہیں ہوتی ہیں مگر بندوں پر ظلم کرنے سے رہن ہو جاتی ہیں کیونکہ اس کا مطالبہ خدا کو سامنے ہوتا ہے جو نہایت عادل حاکم علیم ہوتی ہے اور اس کے بندوں میں برابری ہوتی ضروری ہے اِنَّ اللّٰهَ یَقْلِبُ سَیْلَکَہٗ اَوْ رُجُوْرُہٗ کہ ظلم مذمت سے پاک ہوتی ہے وہ قید نفوس سے چھٹ جاتی ہے اور جہاں چاہتی ہے پھرتی ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے روحیں اپنے گہروں میں آتی ہیں اگر اپنے لوگوں کو بخیر دیکھتی ہیں شکر کرتی ہیں ورنہ نفرت کرتی ہیں اور کہتی ہیں اے ہمارے لوگو دنیا سے بچو اور اس کے فریب میں نہ آؤ جیسے کہ ہم اس کے فریب میں آئے۔ یہ دامت کی خوش خبری ہے اور جو روحیں کہ گناہوں کے پیل کی سیل سے پاک صاف ہوتی ہیں وہ جہاں چاہتی ہیں اڑتی پھرتی ہیں۔ اور روحیں جو بہر ہوں یا ہینیت ملکوتی یا جسم لطیف ہوں جیسا کہ لوگ بیان کرتے ہیں کچھ ہی ہوں اور اُن کو نیوالے حساس اور اپنے جسم کی سفارقت سے خبردار ہوتی ہیں اور علم والا جاہل پر ترقی کر جاتا ہے۔ حدیث میں وارد ہے کہ ظلم کے ایک درہم کو رد کرنا خدا تعالیٰ کے نزدیک چار ہزار مقبول حجوں سے بہتر ہے یہ جبکہ تم حج ادا کر جھاؤ گناہوں کے خوف سے کرتے ہو تو پہلے تم کو گناہوں کی جڑ قطع کرنی چاہیے۔

پچھیاں متقالہ

تہذیب نفوس کے بیان میں

معلوم ہو کہ تمہارا نفس تمہارا سخت دشمن ہے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ تیرا نفس جو تیرے دونوں پہلوؤں کے درمیان میں ہے تیرا سب دشمنوں سے بڑھ کر دشمن ہے وبال کی طرف تجھ کو بلاتا ہے اور گمراہی کا راستہ تجھ کو دکھاتا ہے اور ذلت و ناپاکی میں تجھ کو گرا دیتا ہے اور نفس خواہش کو تیرے اوپر سوار کر کے تجھ کو طح طح کی طرح اور آرزو دلا کر ہلاک کرتا ہے پس لازم ہے کہ اسکی خصلتیں اور عادتیں ترک کرو اور اس کے منہ اور شرک کو چوڑ دو اور اس کی طرح اور آرزو اور ہواؤں سے باز رہو

حدیث صحیح میں وارد ہے کہ خداوند تعالیٰ نے جب نفس کو پیدا کیا تو فرمایا کہ میں کون ہوں اس نے عرض کیا کہ اور میں کون ہوں پس خداوند تعالیٰ نے اسکو طح طح کے عذاب میں مبتلا کیا اور پھر جب اس سے فرمایا کہ میں کون ہوں اس نے یہی کہا کہ اور میں کون ہوں یہاں تک کہ خداوند تعالیٰ نے اسکو بہک کے عذاب میں مبتلا کیا تب اس نے کہا کہ تو وہ خدا ہے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے پس تیرا نفس زنجی خصلت ہے جب اسکا پیٹ بھرا ہوتا ہے تو یہ طح کرتا ہے اور نافرمانی کر کے رخص کر لے یہی بلاؤں میں پہنسانے والا اور کل برائیوں کا مخزن ہے اسکو ایک نہایت مکار بیٹھیا اور سخت دشمن سمجھنا اسکی دو قلیل اور مرض کثیر ہے

وَكَانَ عَلَيْهِ الْإِنْفِخُورُ طَرِيقُ

إِذَا كَالْتَبَكَ النَّفْسُ يَوْمًا بِفَهْجٍ

خَافَ هَوَاهُمَا اسْتَضَعَتْ فَاثِمًا هَوَاهَا عَدُوًّا لَهَا لَفَّ صِدْرِي

جب تک مریض دوا کی بجائی پر صبر نہ کرے صحت کی خوبی نہ پاسکے گا پس نفس کو اس قدر تکلیف پہنچانی چاہیے کہ وہ مہذب ہو جائے اور اس کے اخلاق و آداب درست ہوں۔

اور جب تم اس کے مہذب بنانے کا پورا ارادہ کر لو تو ایسے تازیانے اس کے لگاؤ جن سے اسکو سخت تکلیف پہنچے اور تواضع کے ساتھ اس کے تکبر کو نکال دو اور امتحان کی آگ پر اسکو خوب جوش کرو اور علم کو اسکا دوست اور عمل کو اسکا رفیق بناؤ اور اخلاق حسنہ کی تعلیم دے کر اعمال صالحہ کی مشق کراؤ اور لطائف و ظرائف اور غفل و کیاست سے اسکو آہستہ کرو معلوم ہو کہ خداوند تعالیٰ لطیف ہو اور لطیف کو یہ لائق نہیں ہے کہ لطیف کو خد کرے اور لطافت اس میں اس وقت پیدا ہوتی ہے جب یہ مجاہدہ کی آگ میں عذاب کیا جاتا ہے اور یہی اس کی تہذیب ہے۔

معلوم ہو کہ شر سے بچا کر خیر کی عادت نفس کے اندر پیدا کرو اور نوافل کے ساتھ اس کی پرورش کر کے اپنے شیخ یعنی مرشد کے سامنے انکی اطاعت کے ساتھ اسکو مہذب بناؤ۔

معلوم ہو کہ شیخ کی حرمت والدین کی حرمت سے زیادہ ہے اور شیخ ہی حقیقی والد اور طریقت کا راہبر اور مرید کو جہالت کی تاریکی سے معرفت

لے جب کسی ذل نفس تجھ سے کوئی خواہش کرے اور نفس پر خواہش کا طریق ہو پس

تو اس کی خواہش کی جان تک ہو سکے مخالفت کر کیوں کہ نفس کی خواہش تیری

دشمن اور اسکا خلاف تیرا دوست ہو ۱۱

کے نور اور سعادت ابدی اور نجات سرمدی کی طرف نکالنے اور فرشتوں کے
ساتھ ملانے والا ہے کیونکہ شیخ ہی گناہوں کا طبیب ہے اور والدین ص
اپنی حاجت شہوانی کو پورا کر کے تیری پیدائش اور عدم سے وجود میں آنے
کے سبب ہوئے اور انکی اس نیت کے سبب جو وہ تیرے ایجاد سے پہلے
و طعی یعنی صحبت کے وقت رکھتے تھے تو نے شہوت کے پھل چنے۔ پس
انہوں نے بچہ کو عدم سے وجود میں نقل کرنے کا تو اچھا کام کیا مگر شہوت
کے سبب سے عقل میں قاصر رہ گئے اور تمہارے علم کی علامت یہ ہے کہ
اگر لوگ تم سے متحضر کریں تم کچھ پروا نہ کرو اور اگر وہ تمہارے کام میں خلل
دالیں تم انکی طرف متوجہ نہ ہو غرض کہ ان کے افعال و حرکات سے تمہارے
دل میں اثر پڑنا موقوف ہو جائے اور جہاں تک ہو سکے تمکیر سے پرہیز کرو۔
جب تم تہذیب نفس کا اعلیٰ درجہ حاصل کرنا چاہو تو لازم ہے کہ ایک تنگ
و تاریک مکان میں چالیس شبانہ روز خلوت کرو اور اگر بوسے ہمارے
خلوت میں رہو تو بہت بہتر ہے اور لوگوں سے ترک تعلق میں بیت کی
مثلی ہو جاؤ اور چار مہینے کے لائق کمانے کا سامان اپنے پاس رکھو گویا
کے کا سفر کر رہے ہو اور متابعت شریعت کہ سواری بنا کر منزل مقصد کی
راہ لو اور نفس کشی کے جنگل و بیابان طے کرنے شروع کرو

اس خلوت کے واسطے جاڑے کا موسم بہت مناسب ہے اور سوافراغ
کے زیادہ نوافل پڑھو صرف یہ ذکر دل اور زبان سے ہمیشہ جاری رکھو
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَيُّ الْقَيُّومُ اور غیر غیب کے غیب کیسے نہ سوا اور جیسے زبان

ذکر سے تکرار بے توقف دل ہی سے جاری رکھو اور جس قدر بہوک ہو اس سے
 ایک تنائی کم کرنا کماؤ اور جو صورتیں اثنائ چلہ کشی میں تم کو نظر آئیں ان سے
 خوف نہ کرو بعض جنات اور شیاطین تم کو دھوکے دیں گے ان کے دھوکے
 میں ہرگز نہ آنا کوئی کہے گا کہ میں کیسیا سکھاتا ہوں اور کوئی کہے گا کہ میں
 خزانہ بتاتا ہوں اور کوئی ڈرائے گا اور کوئی خوشی کی باتیں سنائیگا ان
 سب کی طرف تم کو متوجہ ہونا نہ چاہیے اور اسی اثنائیں تم پر عجائب علوم
 و فنون منکشف ہوں گے اور دل کی کشاف و دور ہو کر قلب اور لوح محفوظ
 کے درمیان سے حجاب اٹھ جائیگا اور جو کچھ اس میں لکھا ہوا ہے سب
 تم مشاہدہ کر لو گے اور لوگوں کے سامنے بیان کر سکو گے اور بیداری میں
 تپہ وہ حالات منکشف ہونگے جنکو تم خواب میں دیکھا کرتے تھے پس
 قلب تمہارا سنور ہوگا اور سینہ انوار جمال کے ساتھ کشادہ ہو جائیگا کل
 کائنات اور موجودات پیش نظر آجائیں گے اور ایسی کرامتیں ظاہر ہونگی
 جو معجزات کی ہم پلہ ہیں اور صرف اظہار و ہستار اور تحدی کے اندر
 ان میں اور معجزات میں فرق ہے بلکہ جب یہ خلوت نشین مقام تکمیل
 میں پہنچے گا کل اشیاء اس کے زیر حکم ہونگے جو کچھ یہ چاہے کر سکیگا
 خداوند تعالیٰ فرماتا ہے **وَإِنَّا بِعِمَّةِ رَبِّكَ فَحَدَّثْ** اور جو بات خلوت
 میں تمہارے سامنے پیش یا کوئی شک و شبہ واقع ہو اسکو فوراً اپنی
 مرشد سے بیان کر دیکو نیکو شیخ اپنی قوم میں مثل نبی کے ہے اپنی امت
 میں اور جس شخص کے شیخ نہیں ہے اسکا شیخ شیطان ہے اور جو بغیر

ملے اور لیکن اپنے رب کی نعمت کو پس بیان کر

شیخ کے مراد جاہلیت کی موت مراشیخ اسکو تعلیم و تلقین کرتا اور خدا کی معرفت کا راستہ بتاتا ہے

خداوند نشین پر قرب کی نسیم حجابات کے اندر سے چلتی ہے اور دلوں کے راز اس پر آشکار ہو جاتے ہیں۔ اور ابدال اسکی ملاقات کو نشر یخت لاتے ہیں پس تم اسکو ہمیشہ خوش و خرم دیکھتے ہو اخلاق و معیشت اس کی نہایت پاکیزہ ہوتی ہے کیونکہ خداوند تعالیٰ اس کے قلب پر تجلی فرماتا ہے اور وہ کلام الہی کو سُنکر اپنے مقصد کو پہنچ جاتا ہے مشاہدہ کے آفتاب کا رُکشاف کرتا ہے اور مخفیات کو معلوم کرتا ہے اور کائنات پر مطلع ہوتا ہے واصل حق کی علامت یہ ہے کہ حسن خلق - کثرت علم - حلاوت کلام اور تواضع سے آراستہ ہو اور باوجود ان سب خوبیوں کے نہ اس کے اندر حسد اور بغل ہو نہ تکبر ہو اور نہ وہ ظالم متعجب اور زیادہ کمانے پینے والا ہو اور نہ زیادہ نیند اسکو آتی ہو نفس اسکا ملکوتی ہو جبریل علیہ السلام اسکی ہمت کو قوی کرتے ہیں اور اسرافیل اس کی ہمت کے صور میں سعادت کو پہونک دیتے ہیں پس وہ اسی ہمت کو ساتھ محبت کی راہ کو طے کرتا ہے اور معرفت کے میدان میں قدم اٹھاتا ہے یہاں تک کہ بیت الجلال کی اسپر تجلی ہوتی ہے اور پانی پر چلنے اور ہوا پر اڑنے کی خاصیت اس کے اندر پیدا ہو جاتی ہے دور و دراز کے رستہ اس کے لئے نزدیک ہوتے ہیں۔

اے لوگو! ایسے شخص کو تلاش کر کے اسکی نزدیکی اختیار کرو اسکی خدمت سے تم کو دہی فیض پہونچے گا جو ماہتاب کو آفتاب سے پہونچتا ہے اور اکثر

اوقات ابدال کے مریدوں اور شاگردوں کو حاصل ہو جاتے ہیں جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ان کے شاگرد یوشع بن نون کو نبوت مل گئی تھی اور معلوم ہو کہ احوال و مقامات کی تصدیق وہی شخص کرے گا جو تھوڑا یا بہت اٹکوا جاتا ہوگا جیسے کہ علم کیمیا کی تصدیق وہی شخص کرتا ہے جو اس کو معلوم کر چکا ہے پس جو شخص کہ جاننے والے کے سامنے بیان کرے گا تو بے شک اسکو ہدایت ہوگی کیونکہ اندھا چاند و سورج کو نہیں دیکھتا ہے اور نہ لنگڑا شکار کے پیچھے دوڑ سکتا ہے اور جب کہ تم نہ اس علم سے واقف ہو نہ تم کو اس کا شوق ہو۔ پس تم اس سے بے نصیب ہو بیٹ تمہارا پر ہے اور آنکھیں اور زبان گنگ اور علم قلیل اور امید طویل اور گناہ کثیر ہیں اور پروردگار دانا اور بینا ہے۔ پس تم اپنے گمان کو نیک کرو کیونکہ تم کو گرایا پس تم گر گئے اور تم نے زخمی کیا پس تم زخمی ہوئے اور اگر تم میل جول کرتے تو بجاتے اور خدمت بجالانے سے مخدوم بنتے مگر تم لالچی ہو طمع تم نے اختیار کی ہے جس کے تینوں حروف نقط سے خالی ہیں اسی سبب سے تم ہلاک ہوئے اور جو کچھ کمایا تھا سب کھودیا اور تیرا وقت بیکر ندامت کے تمہارے ہاتھ کچھ نہ آیا

تم کو معلوم ہو کہ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَالَّذِينَ هُمْ مُحْسِنُونَ یعنی خدا ان لوگوں کے ساتھ ہے جو تقویٰ کرتے ہیں اور جو نیکو کار ہیں

چہ بیسویں مقالہ

نبوت اور سعادات کے بیان میں

سیدینک خدا ان لوگوں کے ساتھ ہے جو تقویٰ کرتے ہیں اور جو نیکو کار ہیں ۴

ملار نے اس کے اندر اختلاف کیا ہے بعض یہ کہتے ہیں کہ سعادت اور نبوت کسی چیز ہے کیونکہ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے **وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا** یعنی جو لوگ ہماری راہ میں کوشش و مجاہدہ کرتے ہیں ہم انکو اپنا رہنما بنا دیتے ہیں اس آیت میں خداوند تعالیٰ نے مجاہدہ کو ہدایت پر مقدم کیا ہے اور اسکو ابواب ہدایت کی کنجی گردانا ہے اور حرکات کو اسباب الکتاب قرار دیا ہے اور اس میں کسی کو مدافعت اور مشابکت نہیں ہے اور ایک شخص یہ کہتا ہے کہ افعال خدا کی طرف سے ہیں جبکہ کام میں چاہتا ہے انکو مسخر کرنا ہے اور ایک شخص کا یہ قول ہے کہ افعال بندوں کے ہیں۔ اور اس بات میں اختلاف نہیں ہے کہ افعال مخلوق ہیں مگر بندہ کے ارادہ پر انکو موقوف کیا گیا ہے اور بندہ کو ان میں تصرف اور اختیار اور کتاب ہے **بِإِذْنِ اللَّهِ** **خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُونَ** چنانچہ اگر کسی شخص نے اپنے ہاتھوں کو حرکت دی اور کہا حرکت دینے والے کی بیوی کو طلاق ہے تو کل اہل فتنائے کے نزدیک اسکی بیوی پر طلاق ہو جائے گی۔

معلوم ہو کہ ہر چیز علم الہی کے ساتھ ہے یعنی مخلوقات میں سے جو کچھ ہوا ہے اور ہو گا سب خدا کے علم اور اس کی تقدیر کے ساتھ ہے مگر یہاں گفتگو نفس کے کسب میں ہے کہ نفس جو برائی کا کسب یعنی برا فعل کرتا ہے جب وہ خدا کی طرف سے ہے تو پھر خدا اپنے فعل پر ہم کو کیوں عذاب کرتا ہے اور اگر یہ برا فعل ہماری اور اس کی دونوں کی طرف سے ہے تب دونوں پر پہلی جنابت ہونی چاہیے اور اگر نہ تبت ہم ہی سے وہ فعل صادر ہوتا ہے تب ہم ہی اس کی سزا کے مستحق ہیں

۱۵۔ اور جو لوگ ہماری راہ میں کوشش کریں سب ہم غم نہ فرمائیں اور اپنے رستہ پر چلیں گے۔

۵۷ اور خدا نے تم کو پیدا کیا ہے اور جو تم عمل کرتے ہو اس کو بھی ۱

کیا تم اس آیت کے معنوں میں غور نہیں کرتے ہو إِنَّ الْمُنْفِسَ لَا تَأْرَهُ بِالشُّوْرِ اِدْرَس
آیت میں وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِلًا فَاِجْرَاءُ كَيْفَتُمْ اِنْ اَيَاتِ مِیْ بِنْدَه كَوْفَل
کو اُس نے فاعل کی طرف اضافت کیا ہے اور لعنت اور دوزخ میں ہمیشہ ہونو
کی سزا کا اسکو سزاوار بنایا ہے جیسکے متقیوں سے خطاب فرمایا ہے بِمَا كُنْتُمْ
تَعْمَلُونَ

اور آسمانی امور مثل بجلیوں اور زلزلوں اور بارش اور ہوا اور عدد و برق اور
سوت و زندگی اور فقر و غنا اور مرض و صحت وغیرہ کے یہ سب خدا کی طرف سے
ہیں کسی بندہ کا ان میں کچھ دخل نہیں ہے یہاں کلام صرف کسب نفس کے
متعلق ہے جس کی شان میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے لَقَامَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا
مَا اَكْتَسَبَتْ اس آیت میں بھی فعل کو نفس ہی کی طرف اضافت کیا ہے
جیسکے اسکی سزا کو نفس پر مقرر فرمایا ہے کیونکہ سزا عمل کے ساتھ ہے پس دیکھو
کہ زنا کو زانی کی طرف اور چوری کو چور کی طرف کس طرح اضافت کیا ہے
حالانکہ وہ ان دونوں کے فعل سے باخبر اور انکا جاننے والا ہے تفصیل اس
کی بہت طویل ہے مگر خلاصہ یہ ہے کہ مجاہدہ اختیار کر کے کسب معالیٰ میں
کوشش کرو حصول فوائد سے خالی نہ رہو گے دیکھو رسول خدا صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم نے غار حراء میں دس برس یا سات برس یا تین برس تک مجاہدہ کیا
ہے حضرت ام المؤمنین خدیجہ کے پاس آنکر کمانے کا سامان کئی روز کے
واسطے لے جایا کرتے تھے یہاں تک کہ لوگ یہ کہنے لگے کہ محمد اپنے رب کے
عاشق ہو گئے ہیں اور حضور نے ہر قدر مجاہدہ کیا کہ جسم مبارک بالکل لطیف ہو گیا

۱۔ بیشک نفس البیہ بانی کا حکم کرنے والا ہے ۲۔ اور جو شخص ہوس کو قصد افسوس
کرے گا پس سزا اسکی جہنم ہے ۳۔ بخیر ان جنہوں کو تم وارث ہو گئے ہو لیکن ان اعمال سے

اور ذکر کے صیقل نے قلب مطہرہ کے آئینہ کو روشن کر دیا یہاں تک کہ حضرت ربوبیت کی تجلی ہوئی اور غفلت کے پردے اٹھ گئے اور نفس مبارک اجرام فلک اعلیٰ اور ملائکہ سے متصل ہو گیا اور عالم غیب کی باتیں منکشف ہونے لگیں جب دنیا کی جوتی امار ڈالی اور میت الرب میں داخل ہوئے دوسو سوں کا تمام کوڑا کرکٹ لٹکا لکر پہنچا یا

چونکہ شرع شریف نے انہر دوں کے لٹکانے سے ممانعت کی ہے جن پر تصویر بنی ہوئی ہو اور کتے کے گھر میں کہنے سے ہی منع کیا ہے اور فرمایا ہے کہ جس گھر میں یہ دونوں چیزیں ہوں گی اس میں فرشتہ نہ داخل ہوگا پس ہم نے قلب کی طرف جو نظر کی تو اس کے اندر دس کتے دولت ایمان کو تخت کے پاس بندھے ہوئے ہر کو نظر آئے جو اسکے اور اس کے رب اور فرشتوں کے درمیان میں حائل ہیں کیونکہ جب کتا ایک وسیع مکان میں فرشتوں کے داخل ہونے کو مانع ہوتا ہے تو پھر قلب جیسے تنگ مکان میں کیوں نہ مانع ہوگا حالانکہ اس کے اندر تو دس کتے ہیں ایک کتا خرص کا دوسرا کتا طبع کا اور ایک لالچ کا اور ایک خلیج خوری کا اور ایک حسد کا اور ایک بھل کا اور ایک ریا کا اور ایک نفاق کا اور ان سب کتوں کا باپ حب دنیا کا کتا ہے باقی یہ سب اس کے توابع ہیں پس جب قلب ان سب کتوں کی نجاست کو پاک اور دوسو سوں سے صاف ہوتا ہے ہوقث اسکا غبار دور ہو کر اسکی روشنی ظاہر ہوتی ہے اور اسکا رب اسپر تجلی کرتا ہے کیونکہ قلب رب کا مکان ہے اور قلب فرشتوں سے متصل ہو کر ان کا خطاب بغیر واسطہ کے سنتا ہے اور غیب کے اسرار پردہ غفلت کے پیچھے ہوا سپر منکشف ہوتے ہیں

حضرت موسیٰ علیہ السلام جب خدا تعالیٰ سے کلام کرنا چاہتے تو چار مہینے خلوت میں گزارتے تھے مگر قرآن شریف میں بجائے چار مہینے کے چالیس روز فرمایا کہ
ہیں فَتَمَّ مِيقَاتُ ذِي الْحِجَّةِ لَكَ اَوْ رَجُلٍ مِّنْ اٰقِبَتِكَ اور حدیث شریف بھی اسی کی تائید کرتی ہے چنانچہ فرمایا ہے کہ جس نے چالیس روز خدا کے واسطے خالص کیئے اس کے دل سے حکمت کے چشمے اسکی زبان پر جاری ہوتے ہیں

اور بغیر محنت کے کسی کو یہ سعادت حاصل نہیں ہوئی سوا چند مخصوص آدمیوں کے پس اسکو کیمیا کی مثل سمجھنا چاہیے کیونکہ تمام لوگ کیمیا کے شوق میں اپنے کاروبار چھوڑ نہیں دیتے ہیں بلکہ ایسے حرکات کے ذریعہ سے رزق کو تلاش کرتے ہیں خدا تعالیٰ فرماتا ہے **فَاَمْشَوْا فِي مَنَاكِبِهَا وَكُلُوا مِن رِّزْقِهَا** اور فرماتا ہے **سَيَرْزُقْ فِيهَا ذُرِّيَّتَكُمْ فَاَنْظُرُوا** اور کاشتکار کا رزق کی مثل متوکل کے رزق کے نہیں ہے جس نے محض خدا ہی پر بہروسہ کیا ہے۔

حضرت علیؑ سلم فرماتے ہیں اگر تم خدا پر پورا بہروسہ کرتے تو تم بھی پرندوں کی مثل ہوتے جو صبح کو بہو کے اٹھنے میں اور شام کو پیٹ بہرے

۱۵۔ یہ لوگ جو اوپر دیکھے جاکر نہیں جانتے ایک جیلر کے ہوتے ہیں جو یہ وزیر کے اطراف و جوانب میں اور کہاں کہاں سے

سوتے ہیں

لہذا تم کو خدمت اختیار کرنی چاہیے تاکہ بزرگوں کا درجہ تم کو نصیب ہو سکے۔
ریشم جو ایک کپڑے کا جالا ہے خدمت کے بعد بادشاہ کا لباس بنتا ہے اور
بلغار کے دریاؤں میں ایک جانور ہوتا ہے جسکی عادت یہ ہے کہ سب جانوروں
سے بالکل علیحدہ رہتا ہے اسکی کمال کا خدمت کو بعد شاہی تاج بنایا جاتا
ہے۔

یہ اشارات تمہاری واسطے کافی ہیں اور انہیں سے تم ولایت اور بنوت
میں ظہور معجزات کے ساتھ اندازہ کر سکتے ہو اور یہ دونوں طبعا غالب اور
اکسیر جاذب ہیں جو شخص معجزات اور کرامات کا اظہار کرتا ہے ہم اس کو
حجت نہیں کرتے کیونکہ اس کو حسن ظن نہیں ہے کاش وہ دریائے مجاہدہ
میں غوطہ لگاتا تو مشاہدہ کی صورتیں اس کے اندر مرقم ہو جاتیں اور وہ
سارا اکسیر ذمہ بنجاتا کسی ناظم نے کیا خوب کہا ہے

لَا تَبْتَئِنَنَّ إِذَا مَا كُنْتَ ذَا أَدَبٍ مَعَ الْخَمُولِ يَا نَ تَرَى الْإِنْفَالُ
يُنَا تَرَى الْأَهْبَ الْيَا بِزَمْطَحًا فِي الْأَرْضِ إِذْ صَارَ الْيَلْبَعُ الْيَلْبَعُ

ہر شخص کے ارادہ کے موافق اسکی ہمت ہوتی ہے۔ جو شخص ان مضامین پر عمل
کے گا ضرور اس کے واسطے حصول مقصد کے سبب ہوگا کیونکہ مجاہدہ
کے ذریعہ سے طبیعت اکسیر بنجاتی ہے اور بغیر مشقت کے مرتبہ حاصل
نہیں ہوتا اور یہ جوہر بیان کیا ہے اس عمل کا نسخہ ہے جس کے ساتھ

لے جب کہ تم صاحب ادب ہو تو حالت گنہگار میں اپنی ترقی کو فلک پر پہنچانے
سے نا امید نہ ہو۔ سونے کو تم دیکھتے ہو کہ زمین میں پڑا رہتا ہے اور پلائی
نہر شاہی میں جاتا ہے، صید کسین علی ترجمہ

بلند منزل پس طے کی جاتی ہیں لہذا تم کو اعلیٰ مقامات کا شوق کرنا چاہیے اور اگر
یہ شوق تمہارے اندر نہیں ہے تب تم ایک جسم مردار ہو تمہاری ناپاک اور شرعی
ہوئی بدبو کے خوف سے تم کو زمین کے اندر پوشیدہ کر دیا جائیگا اور یہ بدبو
تمہاری اندر تمہاری کمزور اور ذلیل بہت کی ہے پس تم خدا سے ڈرو اور تقویٰ
اختیار کرو اگر تم اس راستہ کے اندر ہی رہ گئے تب بھی تمہارا ثواب خدا کے ذمہ میں
واجب ہو گیا اور اگر تم اپنے مقصد کو پہنچ گئے تب تم کو دروازہ پر نہیں بچا جائیے
چنانچہ کسی کا قول ہے کہ میرے ذمہ میں آپ کے در پر حاضر ہونا ہے اور آپ سے
منا میرے ذمہ میں نہیں ہے یعنی ملنے کا آپ کو اختیار ہے چاہے آپ طیس
یا نہ طیس یہ آپ کا فعل ہے ہمارا کام یہی ہے کہ ہم حاضر ہو جائیں

خواب میں مصیبت اور طاعت کو پیل کا نرہ تم چکر چکے ہو پس ات اور دن دو
خزانے ہیں انکو تم ایسی چیزوں سے پر کر دو جو تم کو نفع پہنچائیں اور ایسی چیزوں
سے پر نہ کر دو جو تم کو نقصان پہنچائیں ضرور ہو کہ ایک روز تمہارا سارا سامان
بادشاہ کے حضور میں پیش ہو گا پس یا تم انعام کے مستحق ہوئے اور یا تم کو
سزا سخت ملی۔ اس مقالہ کے متعلق یہ اشارات کافی ہیں

ستائیسواں مقالہ

اذکار کے بیان میں

معلوم ہو کہ ذکر کے متعلق بہت سی آیات و احادیث وارد ہیں چنانچہ آیت
قُلْ اذْكُرْ نِعْمَتَ اللّٰهِ اِذْ كُنْتُمْ اَوْدُنَاجٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ اَزْوَاجًا ۝ اذْ كُنْتُمْ اَوْدُنَاجٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ اَزْوَاجًا ۝
لے پس تم براؤ کر رہے تھے تمہارا ذکر کروں گا ۝ اللہ نے تمہارے کلمت کے ساتھ کر دیا ۝

۝ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْغَرَمِ ۝

وَادْكُزْ بِكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً وَدُونَ الْحِكْمِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُلُوِّ وَ
 الْإِحْصَالِ وَلَا تَكُنْ مِنَ الْعَافِينَ ان آیات میں ذکر کے مراتب اور اوقات سب
 بیان کر دیئے ہیں اور ذکر خفی بہت بہتر ہے کیونکہ اس کے ساتھ سننے والوں کو
 تکلیف نہیں پہنچتی اور ریاء و نفاق سے بالکل خالص ہوتا ہے مثل پوشیدہ
 روزی اور پوشیدہ صدقہ کے اور فضائل اس کے بے شمار ہیں حضور صلی اللہ علیہ
 وسلم سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص تو اپنے حلال طیب مال سے صدقہ دیتا
 ہے اور دوسرا صبح کی نماز کے بعد سے طلوع آفتاب تک خدا کا ذکر کرتا ہے
 ان دونوں میں کون افضل ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کا ذکر بہت
 بڑا ہے اور ایک حدیث میں وارد ہے کہ جو شخص طلوع فجر سے طلوع شمس تک
 خدا کا ذکر کرتا ہے اسکو سو سچ اوٹنیاں صدقہ دینے کا ثواب ہوتا ہے
 جن پر سونا لہا ہوا اور گویا اس نے آٹھ غلام بنی عبدالمطلب سے آزاد کیے
 پھر ذکر کی تین قسمیں ہیں ایک تو ذکر ظاہر یعنی ذکر جلی ہے اسکو عبادت
 اور تلاوت میں کرنا بہتر ہے اور ایک ذکر خفی ہے جو چپکے چپکے کیا جائے اس
 کو عبادت اور صدقات میں بجالانا بہتر ہے اور ایک ذکر قلب ہو اس کے
 ساتھ تمام عالم سے بے پروائی اور محبوب کے ساتھ مشغولی پیدا ہوتی ہے
 فرماتا ہے میں اسکا ذکر کرتا ہوں جو میرا ذکر کرے اور میں اسکا ہمتیج ہوں
 جو میرا شکر کرے اور جو مجھ سے محبت کرے میں اسکا حبیب ہوں جو اپنے
 دل میں میرا ذکر کرتا ہے میں ہی اپنے دل میں اسکا ذکر کرتا ہوں اور جو اپنی
 قوم کے لوگوں میں میرا ذکر کرتا ہے میں اپنے فرشتوں میں اسکا ذکر کرتا ہوں

سنن ابویوسف کا ذکر اپنے دل میں تضرع و تضرعی کو ساتھ آئینہ طور پر صبح و شام پکالو اور غافلوں میں سونہو ۱۷

پھر اس بے پوائی کے بعد فنا حاصل ہوتی ہے یعنی حضرت قدس کے مشاہدہ کو باعث
نفس کے سامنے موعظ ہو جاتا ہے اور ذکر کی عادت ذکر کو ہو جاتی ہے
اور مرنے کے بعد اس ذکر کی بدولت ملائکہ فاخرین میں اسکا شمار ہوتا ہے اور خطیرہ
قدس کے مگر و طواف کر نیک مرتبہ اسکو حاصل ہوتا ہے اور جبکا اس نے ذکر کیا ہے اس
کے قرب کی سرفرازی پاتا ہے جو بڑے اکرام و احتشام کا مرتبہ ہے ۔

اور یہ ذکر قرآن شریف ہے پھر اس کے بعد تسبیح پھر درود شریف پھر استغفار اور
دعا بس ان وظائف کی پابندی نرم کو لازم کرتی چاہیے اگر ایسا کرو گے تو ربوبیت
کا راز تم پر آشکار ہوگا اور ملائکہ تمہاری ملاقات کو آویں گے اور مسلمان جنات
تمہاری خدمتگداری کریں گے جمادات کی تسبیح تمکو سنائی دے گی وَاِنَّ مِنْ
شَيْءٍ اَلَّا يُسَبِّحَ بِحَمْدِهِ وَلٰكِنْ لَا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيحَهُمْ

اور ذکر کے ثمرہ سے بعض بعض وہ باتیں بھی حاصل ہوتی ہیں جنکا تہذیب نفس
میں بیان ہوا ہے اور بعض وہ باتیں بھی حاصل ہوتی ہیں جو سیدنا حضرت
امام زین العابدین علیہ السلام کو حاصل نہیں آپ ہر شب تہ روز میں ایک ہزار
رکعت نماز پڑھا کرتے تھے اور جب آپ نماز میں کھڑے ہوتے تھے تو کل کائنات
آپ کے سامنے ہوتی تھی اور خطیرہ قدس آپ کے پیش نظر ہوتا تھا

ذکر ہی کی بدولت صحاب مقامات درجات و مکاشفات میں پہنچتے ہیں اور
پائی پر چلنے اور ہوا پر اڑنے کی قدرت پائی ہے اور ذکر ہی کی بدولت ملائکہ فرشتوں
کے اعلیٰ مقام پر پہنچتے ہیں اور دوام بقا کے مستحق ہوئے ہیں کیونکہ وہ
ذکر کی مداومت کے ساتھ کہانے چنے وغیرہ ضروریات سے بھی منبرہ ہیں ۔ اور یہ

اللہ اور نہیں ہو کوئی چیز مگر یہ تسبیح کرتی ہو خدا کی ہر جگہ کے ساتھ مگر تم لوگ انکی تسبیح کو نہیں سمجھتے ہو ۱۲

ذکر ہی کا فہمیل ہے کہ ملوک و سلاطین زاہدوں کے در پر حاضر ہوتے ہیں اور ذکر ہی کے مبدولت عاشقوں کا مرتبہ حاصل ہوتا ہے اور جذب قلوب کی خاصیت پیدا ہو جاتی ہے اور ذکر کے سبب سے بعض اوقات ذکر پر ایسا حال طاری ہوتا ہے کہ تمام دوسو سے اس کے دل سے دور جاتے ہیں اور حب و نیاز سے نکل کر اپنے مقصد کھلی کو پہنچ جاتا ہے اور صفاء قلب کے طور پر کھڑا ہو کر اپنی پاکیزہ عقل کی وادی میں اپنے رب کا کلام سنتا ہے **يَقِيْنُ اَنَا اَمْرٌ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ** اور اسمیٰ بن صلت نقضی کا یہ قصہ سُن لینا تم کو کافی ہے اس شخص کو نبوت کی از حد تمنا تھی اور اسی کے خیال میں ہر وقت گنہگار ہوتا تھا ایک روز اپنے بھائی سے کہنے لگا کہ میں تو سوتا ہوں تم میرے دھڑکے کمانا تیار کرو اسکا بھائی کہتا ہے کہ جب یہ سو گیا تو میں نے دیکھا کہ دو پرند آسمان سے اترے اور ان میں سے ایک نے اس کا سینہ چاک کر کے ایک سیاہ نقطہ نکالا دوسرے نے کہا کہ کیا اس نے یاد کر لیا اُس نے کہا ہاں علوم اولین سب اس کو یاد ہو گئے پھر اس نے پوچھا کہ کیا یہ پاک بھی ہو گیا اُس نے کہا پاک نہیں ہوا تب اس نے کہا کہ اس کے دل کو اس کی جگہ پر واپس کر دو کیونکہ یہ نبوت کے لائق نہیں ہے نبوت خلاصہ آل عبدالمطلب کے واسطے ہے اسمیہ کا بھائی کہتا ہے کہ جب اسمیہ بیدار ہوا اور یہ واقعہ میں نے اس سے بیان کیا تو وہ اس کے رنج و صدمہ سے بہت رویا اور آخر کار اسی حسرت و افسوس میں مر گیا اور اس کے شرک نے اس کے مقصد کو حاصل ہونے نہ دیا کیونکہ شہوات قطع کرنے والی اور لذات باز رکھنے والی ہیں۔ جو شخص پانی کا قصد کرتا ہے وہ گیلے پانی

لے جے شک میں ہوں خدا پروردگار تمام عالم کا

پر ہی صبر کر لیتا ہے اور جو راتوں رات رہتے کھڑے رہتا ہے وہ رہتے کی ہو پ
سے محفوظ رہتا ہے اور جو اپنے نفس کو سراپا شہوت بناتا ہے آخر کار کسی
مجاہد کے کہتے میں گر پڑتا ہے اور جو شخص صائب و نواب پر صبر کر کے
مجاہدہ کی بہت کے ساتھ بلندی کو طے کرتا ہے وہ بلند مرتبہ پاتا ہے اور جو شخص
زیادہ کہتا اور نفس کو پاتا ہے کبھی بری تدبیر سے خطائیں کرتا اور نہ کبھی
فلاحیت پاتا ہے۔

اٹھائیواں مقالہ

جہاد نفس اور اس کی تدبیر کے بیان میں

بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہم نے جہاد صغیر سے جہاد اکبر کی طرف
رجوع کی صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ جہاد اکبر کیا ہے فرمایا نفس کا مجاہدہ
اور فرمایا ہے کہ سب سے بڑا تیرا دشمن تیرا نفس ہے جو تیرے دونوں پہلوؤں
کے درمیان میں ہے اور فرمایا میں بھیجا گیا ہوں تاکہ مکارم اخلاق کو
پورا کروں۔

معلوم ہو کہ نفس کے اخلاق ذمیدار و غیر مستقیم ہیں کیونکہ اس کے اندر
باوجود اس کے حجم کے صغیر مومن کے آسمان و زمین کی تمام چیزیں ہیں
جیسا کہ ہم بیان کرتے ہیں۔ اور یہ نفس ہی نار موصدہ ہے۔ اور اسی کے
اندر غیبت کے بیڑے اور شہوت کے کتے اور غضب کے درندے اور
مخالفت کے چیتے اور حیلہ لی لوٹریاں اور لشکر شیاطین کی کمین گاہیں

یعنی ناموس و ہنر و چاروں طرف سے گھیرنے والی آگ

جو خواہشیں ہے اور امتحان کے متجین اور وسوسوں سے غرض کہ یہ سب قلعہ
نفس کے گرد اسکو گھیرے ہوئے ہیں۔

معلوم ہو کہ قلب ایک شہر ہے اور نفس لطیف اس کا بادشاہ ہے جو ادراک
کرنے والا اور عالم اور پاکیزہ اور ربانی اور اس نغذہ کی صفت سے خارج ہے
جس کے ساتھ روح کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے اور یہ نفس ان انجروں کے
ساتھ پوشیدہ ہے جو قلب کے خون سے پیدا ہوتے ہیں اور قلب صغریٰ
شکل گوشت سے مجوف بنا ہوا ہے اور یہ وہ قلب نہیں ہے جس کی طرف خطاب
کیا جاتا ہے اور روح وہ چیز ہے جس کی طرف خطاب ہوتا ہے فَاتَّقُوا
يَا اُولٰٓئِكَ الْكُتٰبُ اور فرمایا ہے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرًا لِّمَنْ كَانَ لَهُ قَلْبٌ
اور یہی اس آیت کے معنی ہیں اُذْكُرْ وَاَعِيْذُ اور نفس جس کی طرف اشارہ
کیا گیا یہی شہوتوں کا اسیر اور غفلتوں کا قیدی ہے مختلف خیالات میں
پھنسا ہوا اور دنیا کا عاشق ہے اسکی نجاست اس نے نوش کی اور اس کے نشہ
میں خطا کھو اس ہو گیا جبہ خاکی کی خدمت میں مشغول ہے اور مریضہ میں ڈالنے
کے واسطے اس کو لینے پھرتا ہے اور ہمیشہ اسکی ترتیب اور تغذیہ پیش و خور
ہے بھر جب موت کے ساتھ ان دونوں میں تفریق ہوگی اسوقت نفس
افسوس کرے گا اور ایک عرصہ کے بعد جسم کو بالکل بھول جائے گا گویا کہ
کبھی اس نے اُسکو دیکھا ہی نہ تھا اور یہ جب جسم میں قیامت کے روز دوبارہ
داخل کیا جائے گا تو اس سے نفرت کرے گا پتا تک کہ قدس کا اشارہ سنیکے گا
يَا أَيُّهَا النَّفْسُ الْمَطْمَئِنَّةُ اذْجِیْ اِلٰی رَبِّکَ یہ خطاب موجود کے واسطے ہے

۱۵ ای اعلیٰ عقل جو ہے ذرہ ۱۵، ۱۶ بینک ہیں نصیحت اس شخص کے واسطے ہے جو دل کستا ہو
نہ یہ اسکی حفاظت کریں کان حفاظت کرنا اور جو غور سے سنتے ہیں، ۱۷ اور نفس مطمئنہ ایسا ہر دو کا کثیر ہے

مفقود کے واسطے کیونکہ معدوم کے واسطے خطاب کرنا صحیح نہیں ہے۔ اور
 حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے میری امت کے اعمال میرے سامنے
 ہر دو شنبہ اور پنجشنبہ کو پیش کیے جاتے ہیں پس جو نیکی ہوتی ہے اس کو میں
 دیکھ کر خوش ہوتا ہوں اور جو برائی ہوتی ہے اس کے واسطے میں مغفرت
 مانگتا ہوں۔ خدا کا غضب ننا کاروں پر نکت ہے اور فرمایا ہے کہ میرے
 اوپر کثرت سے درود پڑھا کر و کیونکہ تمہارا وعدہ میرے سامنے پیش کیا
 جاتا ہے۔ پس اسے کذب مذہب غافل تاویل کرنے والے میں دیکھتا
 ہوں کہ تو صالح قادر کو عاجز سمجھتا ہے اور اے مسکین تو یہ کہتا ہے کہ
 اجسام اور ارواح صالح قدیم قادر کی طرف واپس نہیں ہوتے اور تو
 اسکو اسکی قدرت اور آیت اور نبوت میں عاجز سمجھتا ہے کیا جس فتن
 پاک نے تجھ کو تیری مان کے پیٹ میں پرورش کیا ہے وہ تجھ کو تیری قبر
 میں پرورش نہیں کر سکتا پھر تو جو یہ کہتا ہے کہ ہڈیاں ریزہ ریزہ ہو کر
 خاک میں عجاتی ہیں پھر وہ کیسے خالص ہو سکتی ہیں اسکا جواب یہ ہے
 کہ دیکھو سونے چاندی اور تانبے و لوہے وغیرہ کے ذرے خاک میں ملے
 ہوئے ہوتے ہیں اور تمہارے نزدیک ان کا باہم متصل ہونا کس قدر
 دشوار معلوم ہوتا ہے مگر سنار کے نزدیک کچھ دشوار نہیں ہے وہ فوراً ان
 اجزاء کو مٹی سے بالکل پاک اور خالص کر لیتا ہے اور چونکہ تو خود عاجز
 ہے اس سبب سے تو قدرت والے کو بھی عاجز سمجھتا ہے اور تو ابو علی بن
 سینا کے مقالات کے فریب میں آگیا ہے کیا ابو علی تیرے نزدیک حضور
 صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی زیادہ رست گو ہے تجھ کو لازم ہے کہ ابو علی کے

مقامات اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان میں خوب غور سے نظر کر کے اپنی
 عقل سے فیصلہ کرے اور فسق یا عدالت کا جسکو مستحق سمجھے اُس پر حکم لگائے پھر
 اگر توبہ کہے کہ عیقل ہے اور یہ نقل ہے تب ہم تجھ سے یہ سوال کرتے ہیں کہ جب
 تو بیمار ہو کر طبیب سے علاج کرتا ہے اور طبیب تیرے واسطے نسخہ لکھتا ہے
 تب تو اس سے یہ سوال کیوں نہیں کرتا کہ یہ دو اقبض کیوں کرتی ہے اور یہ
 اسہال کیوں لاتی ہے اور اس کے خواص پر محبت و براہین کیا ہیں ادا کر
 تو یہ سوال کرے گا تو تجھ کو یہ جواب دیں گے کہ تو مر لیض ہے یا معارض ہے پس
 جب یہ بات ہے تو اب تو اپنی آخرت کے طبیب سے کیوں معارضہ کرتا ہو
 اور اُن کے بتائے ہوئے نسخہ پر کیوں محبت و برہان تلاش کرتا ہے اور تو
 نہیں جانتا کہ تجھ سے پہلے جو لوگ تھے وہ تجھ سے زیادہ عقل کی روشنی کہتے
 تھے اور جانتے تھے کہ اعتراض اور تعجیز کفر ہے پس وہ اس کفر کو چھوڑ کر اسلام
 لائے اور ایمان کو اُنہوں نے اختیار کیا۔ پس تجھ کو لازم ہے کہ اپنے نفس پر
 جہاد کرے اور اپنی شریعت کا پابند ہو کر اپنے نبی کی مخالفت نہ کرے اور
 اپنی کتاب کی جو قرآن شریف ہے تعظیم و تکریم بجالائے کیونکہ یہ کتاب تیری
 طرف خدا کا بھیجا ہوا ہدیہ ہے اور وہ شخص نہایت نالائق ہوتا ہے جو اپنے
 بادشاہ کے بھیجے ہوئے ہدیہ کی امانت کرے اور تھوڑی سی عرصہ میں تو اس
 بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہوگا اور اسوقت تجھ کو شرمندہ ہونا پڑے گا۔
 اور اگر روح اپنے مبادی کی طرف اپنے خالق کے پاس رجوع کرنے والی ہے
 پس اگر شریعت کی تصدیق کی تو وہیں غلیظ توبیخ ظاہر ہوگی اور حجابِ توبہ سے
 زیادہ ہمیں کیونکہ تو تمنا لوگوں کے شمار میں ہے اور اجماع تیرے برخلاف

ہے تو نے اپنے نفس کی پیروی کی ہے اور اس نے تجھ کو بلاؤں اور مصیبتوں میں
 پہنچا دیا ہے تجھ کو رات اور دن اور گرمی اور جاڑے اور ربیع و خریف اور
 ان کے تغیر اور انقلاب احوال میں نظر کرنی چاہیئے کہ خداوند تعالیٰ کس طرح
 زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندہ کرتا ہے اور تیرا سونا اور جاگنا تیرے
 اختیار سے باہر ہے اور ان کے علاوہ اور بہت سی نشانیاں ایسی ہیں جن کو
 تو غافل ہے اگر تو اپنے نفس کا مجاہدہ اختیار کرے گا تو تیرے نفس کی
 کل صفات ذمیمہ دور ہو جائیں گی اور تو اخلاق حمیدہ سے آراستہ ہوگا
 پس تجھ کو لازم ہے کہ غضب کو رضا کے ساتھ اور کبر کو تواضع کے ساتھ
 اور بخل کو سخاوت کے ساتھ اور امساک کو صدقہ کے ساتھ اور خاموشی کو
 ذکر کے ساتھ اور مخالطت کو خلوت اور نیند کو بیداری اور شکم سیری کو
 بھوک اور غفلت کو ہشیاری اور شرکت کو عزلت اور مدد اہنت کو صدقہ و
 صفا کے ساتھ دور کرو اور شہوت اور باطل کو حق کے ساتھ لکال کر باہر کرو
 اور جب تم اپنی صفات نالائقہ کو دور کر کے نیک صفات سے آراستہ ہو جاؤ
 اس وقت غفلت کا پردہ تمہارے دل سے دور ہوگا اور تم دیکھ لو گے کہ
 کس طرح مردے زندہ ہو جاتے ہیں مگر افسوس اس بات کا ہے کہ تم سرکش
 شیطان بنکر یہ سمجھتے ہو کہ خدا کے مرید ہو پس اسکی توحید کی جلالت کے
 آثار کہاں ہیں حضرت داؤد علیہ السلام کے وعظ میں ایک شخص سو رہا وہ
 تعالیٰ نے حضرت داؤد کے پاس وحی بھیجی کہ جو شخص میری محبت کا دعویٰ کرے
 اور میرے ذکر کے وقت سو رہے وہ جوتھا ہے۔ جب حضرت ابراہیم علیہ
 السلام کو خواب میں آپ کے فرزند حضرت اسماعیل کے ذبح کرنے کا حکم ہوا تو

انہوں نے فرمایا کہ اسے والد صاحب یہ اس شخص کی خبر ہے جو اپنے دوست
نے سورت اور اوس علیہ السلام حب سور ہے تو خواہ پیدا ہو میں کسی شاعر
نے کیا خوب کہا ہے

تَحْكِيْلُ تَحْيِيَةٍ كَيْفَ يَتَنَامُ كُلُّ نَفْسٍ عَلَى الْحَيِّتِ حَسَامٌ

سداوم ہو کہ تیرا قلب وہی شہر ہے جسکی طرف ہم اشارہ کر چکے ہیں پس تیرے
نفس کا شیطان خواہ شمول کے رسالے اور حب دنیا کی پٹنیں اور وسوسوں
کے نقاب اور بدگمانیوں کے مشعلی اور مخالفت کی سفینق اور تکبر کا بدو
یعنے بجل اور سمعت کے نفار و اور لالچ کی شمشیر باز اور مکر کے نیزہ باز
اس شہر پر حملہ کرتا ہے اور چاروں طرف سے اسکو محصور کر لیتا ہے پھر
اگر اس شہر میں اخلاق تمیدہ کے بہادر اور صفات حسنہ کا توشہ وغیرہ
ہیں ہوتا تو یہ شہر ہلاک ہو جاتا ہے اور اس بادشاہ کی سلطنت چنکر
صدق کے برہم منہدم ہوتے ہیں اور ذکر کا نگہبان سو جاتا ہے اور اس
قذیب کے تخت پر شیطان جلوں کرتا ہے اعمال کے خزانے اکٹھے
جاتے ہیں اور شکوک و شبہات تمام شہر میں چکر لگاتے پھرتے ہیں معاملہ
کے درخت کاٹے جاتے ہیں اور اعمال کے اموال لٹتے ہیں اور امیدوں
کے پہل توڑ کر کھالے جاتے ہیں کتاب الہی میں شک واقع ہوتا ہے اور
اصحاب کی مصاحبت سے نفوس نفرت کرتے ہیں اور ہر ایک اپنے آقا اور
مولائی نافرمانی کرتا ہے اور خواہش کا مطیع ہو جاتا ہے پس انجام یہ ہوتا
ہے کہ سب کے سب ناک کے بل و دوزخ میں ڈالے جاتے ہیں اور اسوقت

۱۱ یعنی آپ جو سور ہے اس کے بدل میں آپ کو یہ حکم ہوا کہ اپنے فرزند کو ذبح کرو ۱۱

۱۲ عاشق سے تعجب ہے کہ کیونکر سوئے کیونکہ عاشق پر بالکل مینہ حرام ہے ۱۲

حسرت و افسوس کے ساتھ کہتے ہیں وَمَا لَنَا لَا نَزِيَّجًا لَنَا نَفْسَهُمْ مِنْ
 الْاَشْرَارِ اِنْ اَخَذْنَاهُمْ مُخْتَرِفًا اَمْ دَاغَتْ عَنْهُمْ الْاَبْصَارُ شبہ اور حرام سے
 پرہیز کر کے تم کو اپنا توشہ صاف اور پاکیزہ کرنا چاہیے اور پھر تم اپنے دل
 میں نور ایمان کو ملاحظہ کرو گے اور روز قیامت کا سامان تم پر منکشف ہوگا
 اور تم اپنے نفس کو جیسی عادت ڈالو گے اسکو وہ اختیار کرے گا۔

معلوم ہو کہ تم مجاہدہ نفس کے ساتھ روحانی فرشتہ بن جاؤ گے اور خواہش
 و غفلت کے ساتھ شیطان جیم بنو گے پس تم کو نفس امارہ پر جہاد کرنا لازم
 ہے تاکہ اسکی صفات مذمومہ دور ہو کر وہ نفس لواہ بنے اور پھر لواہ سے
 ترقی کر کے مطمئن ہو جائے جیسا کہ بادشاہ اپنے فراراش کو ترقی دے کر منشی
 بناتا ہے اور پھر وزیر کر لیتا ہے اور اس وقت یہ وزیر بادشاہ کی سلطنت
 میں ہر طرح کے تصرف کرتا ہے اور بادشاہ کے نزدیک اس کی نیکیاں
 بھی بُرائیاں ہوتی ہیں جیسا کہ کہا گیا ہے حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَيِّئَاتُ
 الْمُفْسِدِينَ اور خدا کی طرف رہتہ انقاس خلائی کے شمار کے ساتھ ہے
 اور مقامات ہی انقاس کے ساتھ بلند ہوتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم
 ہر سال میں ایک مقام سے دوسرے مقام کی طرف ترقی کرتے تھے
 اور یہ مقامات کشف اور معارف کو ہیں اور اسی کی نسبت فرمایا ہے کہ جب
 تک میں روز و شب میں سو بار استغفار نہیں پڑھتا تو میرے قلب پر رزق
 رہتا ہے۔ اور میں غنیمت سے بھی سخت تر ہے۔

لے کیا بات ہو کہ ہم جن لوگوں کو مشہور یوں میں شمار کرتے تھے انکو دریاں دوتج میں نہیں
 دیکھتے تھے انکا معجزہ اڑایا بتایا پھر ان پر نہیں جیتی ہے یہ لے یعنی ہر سال کے ساتھ
 ساتھ خاص سال کو ترقی ہوتی یا وہ کسی یہ ترقی نہیں ہوتی یہاں تک کہ خود سال پر چھوڑ دیا جائے

حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام کی شہرہ سبوح اپنے نفس کے متعلق فرماتی ہے

وَأَنفُسُهُمْ خَبِيرَةٌ خَافَتْ	صَبَرْتُ لِنَفْسِي عَمَّا لَكَ أَنْ تَكُونَ
فَلَمَّا رَأَتْ خَزَنَتِي عَلَى الذِّلَّةِ ذَلَّتْ	وَكَاثِبَتْ عَلَى أَكْلِيَّامِ نَفْسِي عَزِيزَةً
فَقَدْ كَانَتْ الدُّنْيَا لَنَا نَمٌّ وَلَكِنَّ	وَقُلْتُ لَهَا يَا نَفْسُ مَعْنِي كَرِيمَةً
وَلَا أَلْجُلُ بِبَيْتِهِمَا إِذَا مَا كُنْتُ	فَلَا تَلْجُو بَعْدَ بَيْتِهِمَا إِذْ هِيَ أَقْبَلَتْ

پس تم نفس کو مذہب بناؤ اور مجاہدہ کی تکلیف دیکر دروازے سے قریب کرو اور انبیاء و اولیاء کے مقام کو دیکھو اور ثواب و ثناء کو غنیمت سمجھو صادقین کا ذکر فاسقین کے ذکر کی مثل نہیں ہے اور اسکی خبر تم کو موت کے بعد معلوم ہوگی اور تم نے جو لغو مقالات سنے ہیں انہیں کے سبب سو تم پرستی کرتے ہو ورنہ میں تم کو بار بار سمجھا چکا ہوں تمہوڑے عرصہ میں تم کو خود معلوم ہو جائے گا دنیا میں لوگ سوتے ہیں مرنے کے بعد بیدار ہوں گے اور تمہاری مثال اس رحمت کی سی ہے جس میں نہ پہل آتا ہے اور نہ سایہ اسکا اس قابل ہوتا ہے کہ کوئی اس میں بیٹھ سکے یا تمہاری مثال اس عورت کی سی ہے جس کے سر میں گنچہ ہوا اور مصنوعی بال لٹکا کر صلی بال الی عورتوں پر فخر کرے اور جب اسکا سر کہو لدا جائے تو اپنے ہمتیوں میں ذلیل اور شرمندہ ہوا ہے شخص تو اپنے لباس کی آرائش پر پہولا

ملہ دنیاوی لذتیں جب کہ چلی گئیں تو ان کی طرف سوچنے اپنے نفس کو صبر دیا اور ان کا صبر اپنے نفس پر ہمیشہ لازم رکھا اور میرا نفس نہ میں بڑا دی عزت تھا مگر جیسا نے ذلت کی طرف میرا قصد دیکھا تو وہ بھی ذلیل ہو گیا اور میں نے اس سے کہا کہ اسے نفس بزرگی کے ساتھ نہ کر کہو کہ دنیا ہمارے پاس تھی مگر پھر دیوفائی کر کے چلی گئی جیسا آتی ہے تو سخاوت ہو کہ فتنائیں کر سکتی اور جب وہ جاتی ہے تو بخل ہو کہ باقی نہیں رکھ سکتا

ہوا ہے کل قافلہ کوچ کرے گا اور اے غافل تو راستہ پر پڑا رہ جائے گا اور بے
 سر و سامان بیٹھا رہے گا اور قافلہ باشی سے کہیگا کہ ہمہ کو واپس کر دو تاکہ میں
 نیک عمل کمروں مگر پھر اسکی اجازت نہ ملے گی صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ
 میت کے آنسو رخسار پر بہنے میں کیا حکمت ہے فرمایا چھوٹا بچہ تو اپنے والدین
 کا مال لوح محفوظ میں دیکھتا ہے اور بڑا آدمی اپنے اعمال اور اپنی بیوی اور
 اپنے مال کے منتقل ہونے کو دیکھ کر روتا ہے پس اسے شخص تو اسی حال میں ہے
 اور جس شخص کو بلند کرنا چاہتا ہوں اور تیری ہمت تجھ کو پست کرتی ہے اور اس میں
 شک نہیں کہ تیری ہمت ہی غالب ہے پس جبکی ہمت ان چیزوں کی طرف ہوگی
 جو اس کے پیٹ میں اخل ہوں تو اسکی قیمت وہ چیز ہوگی جو اس کے پیٹ سے خارج
 ہوتی ہے اگر تم اس مطلب کو سمجھ گئے ہو تو ہوشیار ہو جاؤ ورنہ تم جا لو اور تمہارا
 نفس جانے پہنچے نصیحت کر دی مگر تم نصیحت کر غیوالوں کو دوست نہیں کہتے ہو

انتیوں مقالہ

محبت اور شوق اور شاہدہ و مکاشفہ اور مواغظہ و زواج و غفلت و نقلیہ کہ بیان میں
 معلوم ہو کہ محبت جائز ہے اور رب کے پہلے محبت خدا اور اس کے اولیاء
 کے درمیان میں جاری ہے چنانچہ قرآن شریف اسی کے متعلق ارشاد فرماتا ہے
 وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلَّهِ اور فرماتا ہے يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ اور اگر تمہارا نفس
 خبیث یہ دوسرے پیدا کرے کہ اس فات پاک سے کیے محبت ہو سکتی ہے جسکو
 دیکھا نہیں ہے اور نہ وہ ہماری جنس سے ہے تو اسکی مصنوعات کو دیکھنا اور انکو
 لے اور ایمان الرضا سے محبت کہتے ہیں ۱۲ لکھ خدا ان سے محبت کرتا ہے اور وہ خدا سے محبت کرتے ہیں

گرم ہے تیز اور ذکی خاطر سے مجاہدہ کی آتش کے سبب سے اٹھتا ہے اور اس آگ کے
 ابخرے دماغ کے پیچھے سے ظاہر ہوتے ہیں اور فکر کی مکین باتیں دماغ کے اگلے
 حصہ میں پیدا ہوتی ہیں اور قلب کی خلوت کو دروازے کھلجاتے ہیں پھر معشوق
 کا خیال عین یقین کے سامنے بیٹھ جاتا ہے اور نفس کا آئینہ مجاہدہ سے متصل
 و مجمل ہو کر جمال محبوب کی نظر کے لائق بنتا ہے۔ محبت کے اندر اصل بات مناوسہ
 اور الفت اور معشوق کے کلام کو بہتر اور خوب سمجھنا ہے جب یہ بات ہوتی ہے
 تب پھر معشوق کی تلاش میں بہت اہماری ہے اور شوق کی آگ بڑک اٹھتی ہے
 پس اس وقت عشق غالب ہوتا ہے اور عاشق رستوں میں مثل دیوانوں کے
 پڑتا ہے اور اسی آتش شوق سے بلغم وغیرہ اخلاط فاسدہ جگر آسمان قلب
 صاف ہو جاتا ہے اور معشوق کا چاند اس میں تجلی کرتا ہے اور معشوق کی تجلی
 حلال سے عاشق دالہ و شہید ہو کر از خود رفته ہو جاتا ہے اور اس عالم بے
 خودی میں نہ نیند ہوتی ہے نہ قرار ہوتا ہے عشق کی آگ لفظہ بلفظہ تیز ہو کر
 شعلہ مارتی ہے اور بدن کی قوتوں کو کمزور کر کے نحیف و ضعیف اور زار
 و زار بنا دیتی ہے

کسی شاعر کا قول ہے

میتوان بہشت نماں عشق نہر دم لیکن زردی نگار خ و خشکی لب را چہ علاج
 حدیث صحیحہ میں وارد ہے کہ ہر شرب کو ایک منادی ندا کرتا ہے کہ اے لوگو! خدا کے
 تعالیٰ زیادہ کما بیوا لے اور زیادہ سو بیوا لے کو لعنت کرتا ہے اور فرماتا ہے
 کہ اے ابن آدم! پیو اور پیو یہ کیا گیا ہے قناعت کرتا کہ تیرا حساب بھکا ہو
 اور کم سو یا کرتا کہ تجھ سے ذکر زیادہ ہو سکے (اگر تو ایسا کرے گا تو ایسے تیرا محبوب

تجہ کو اپنی طرف کہیں نہ لیگا اور اپنی طاعت کی تہجد کو توفیق دے گا اور اپنے گناہ سے محفوظ رکھیں گے۔ پس نوافل زیادہ پڑھا کرو والسلام۔

فصل

شوق اور مکاشفہ کے بیان میں

معلوم ہو کہ شوق ہی سے مکاشفہ کی حالت پیدا ہوتی ہے اور شوق یہ ہے کہ لقاے معشوق کی تمنا ہو اور معشوق کی ملاقات بغیر مکاشفہ کے حاصل نہیں ہوتی اور مکاشفہ یا تو عیاں ہوتا ہے اور یا قلبی ہوتا ہے اور یہ معشوق کے ایسے حال کے ساتھ تجلی ہے جسکو عاشق کا دل تحمل کر لیتا ہے مگر عیاں مکاشفہ قلبی مکاشفہ سے افضل ہے اور جو مکاشفہ کہ عیاں اور قلبی دونوں طور سے ہو وہ دونوں سے افضل ہے جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو شب معراج میں ہوا اور حضرت ام المومنین عائشہ اور حضرت امیر المومنین علی اور حضرت ابن عباس کی روایتوں کے جمع کرنے سے ثابت ہے اور معلوم ہو کہ حقیقت مکاشفہ کی یہ ہے کہ محبوب کی طرف نظر کرے اور پہرہ نظر عاشقوں کو درجہ اول کے حساب سے متفاوت ہوتی ہے کیونکہ کل مخلوق کی نظر یکساں نہیں ہے اور ادا درجہ اسکا قلب کی نظر ہے اور آنکھ کی نظر بعض لوگوں کے نزدیک عرض غیر دائمی ہے اور سب سے بڑا مرتبہ یہی ہے کہ قلب اور آنکھ دونوں کی نظر سے مکاشفہ ہو۔ پہرہ حقیقت غفلت کا پردہ دور ہو کر محبوب تجلی کرتا ہو تو محب بشری پردوں اور جسمانی حجاب سے نکلا خطاب کو سنتا اور حجاب کو دیکھتا ہے وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكْلِمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ

اور کوئی انسان لاتن نہیں ہے کہ خدا اس سے (بالمشاوہ) حکام ہو مگر بطور وحی کے یا پردوں کے پیچھے سے

اور اس وقت کل جنات سے خطاب اسکو سنائی دیتا ہے اور یہ شخص عیسیٰ حال
 ہو جاتا ہے وَ اَنْتُمْ تَكُونُونَ يَوْمَئِذٍ كَالْاَكْمَامِ وَ مَا تَدْرِيْنَ فِيْ يَوْمِكُمْ اُولَئِكَ اُولَئِكَ اُولَئِكَ
 جناتِ نوسنین اس کے مطیع حکم ہوتے ہیں اور خدا کے اور اس کے درمیان
 میں ایک روزن کہل جاتا ہے جس کے سبب سے کل کائنات کے اسرار اسکو
 معلوم ہو جاتے ہیں مگر اس مرتبہ کا حاصل ہونا علم و عمل پر موقوف ہے اور جب
 لطف کی نسیم غفلت کا حجاب دور کرتی ہے تو کائنات میں یہ شخص جو کچھ تعریف
 کرنا چاہے کر سکتا ہے جو کچھ یہ چاہے گا وہی ہو جائے گا کیونکہ دونوں ارادہ
 ایک ہو جاتے ہیں جیسا کہ احوال صوفیہ میں بیان کیا گیا ہے فَاِذَا الْاَبْصَارُ رَتَتْ
 اَبْصَارُكَ وَ اِذَا الْاَبْصَارُ رَتَتْ اَبْصَارُكَ نَاسُوتُ اَبْصَارُكَ لَطِيفٌ مِّنْ جَنَاتِ
 اور غیب سے اسکو ایسی قوت بہم پہنچتی ہے کہ اس کے ساتھ وہ ان باتوں
 کو جو اس پر وارد ہوتی ہیں قبول کر لیتا ہے اور یہی کرامتوں کے طور پر
 غیب کی خبریں بیان کرنے کا باعث ہے۔ اور نفس اعراض فاسدہ کے دور
 ہونے سے جو ہر قدسی بن جاتا ہے اور غیبی اس پر پوشیدہ نہیں ہتے اور
 اگر تم یہ کہو کہ ان باتوں کے ساتھ ایک قسم کی انبیاء علیہم السلام سے
 مشارکت ہوتی ہے پھر ان کو اولیاء کیسے حاصل کر سکتے ہیں تو اس کا جواب
 یہ ہے کہ غیب کی اصل خداوند تعالیٰ سے ہے اور یہ اسکا احسان ہے کہ وہ
 اپنے علوم غیبیہ سے کچھ ان پر ظاہر کر دیتا ہے تنے اسکا یہ فرمان نہیں
 سَمَاعِلِ الْغَيْبِ فَلَا يَظْهَرُ عَلَیْكَ اَحَدًا اِلَّا مَن ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ

۱۔ اور میں تم کو ان چیزوں کی خبر دیتا ہوں جو تم کہنا چاہو اور جو تم اپنے گمراہوں
 میں حج رکھتے ہو ۲۔ نہ جانے والا ہے غیب کا پس اپنے غیب پر کیونکہ آگاہ نہیں
 کرتا ہے مگر رسولوں میں سے جسکو برگزیدہ کرتا ہے ۷

اور سن رسول کا لفظ صرف اس واسطے فرمایا ہے تاکہ عالم لوگ اسکو غیبی شہادت نہ سمجھیں اور یہ بات یعنی غیبی امور سے مطلع ہونا کچھ بعید نہیں ہے کیونکہ شاہی خزانوں سے شاہی غلام آگاہ ہوتے ہیں اور معشوق کی خوبصورتی کو دیکھ کر عاشق صادق اسکی بہت سی پوشیدہ باتوں کو اس کے حسن پر قیاس کر کے معلوم کر لیتا ہے اور حالانکہ اور لوگوں سے وہ باتیں پوشیدہ ہوتی ہیں وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ لَضَرِبَ لَهَا النَّاسَ وَمَا يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعَالَمُونَ حضرت عیسیٰ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ہر ایک شخص علاج تو ہے مگر خراج نہیں ہے اور ابو یزید بسطامی نے فرمایا ہے کہ جو شخص تمکین کے درجہ میں پہنچا پھر وہ طبیب ہے اسرار خلق کے تحت پر سینکراپے مالک کے حکم سے بادشاہ کے راز پر مطلع ہوتا ہے جیسا کہ تمہارا پیارا غلام تمہارے بہت سی پوشیدہ حالات سے واقف ہو جاتا ہے

فاطمہ سہاسیہ جو ایک بزرگ عورت نہیں اسوقت شہر سلاطین سے نکلتی ہیں جب مؤذن ظہر کی اذان کہہ دیتا تھا اور بطام میں آنکر جماعت سے نماز پڑھتی تھیں پھر اگر تم یہ کہو کہ یہ بات غیر ممکن ہے اور ایسی حالت انبیاء کی ہی نہیں ہوئی تو پھر اور کسی کی کب ہو سکتی ہے جواب اسکا یہ ہے کہ یہ حکم تم خدا تعالیٰ پر لگاتے ہو یا اپنے نفس پر اگر اپنے نفس پر لگاتے ہو تو تم جانو اور تمہارا نفس جانے اور اگر تم خدا تعالیٰ پر یہ حکم لگاتے ہو تو میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ جب تم اپنے بدن کی رگیں اوٹے پٹے شمار نہیں کر سکتے اور تم کو اتنی خبر نہیں کہ تمہاری سر پر جو عمامہ ہے اس میں کس قدر پیچ ہیں پھر ایسی بے خبری کے ساتھ

سلطان مشاہیر کو ہم لوگوں کے علم بیان کرتے ہیں اور نہیں سمجھتے ہیں انکو مگر عالم لوگ ۱۲

تم خدا اور اُس کے غلام کے درمیان میں کیوں دخل دینے ہو اور پھر تم کو کیا معلوم ہے کہ خدا نے اپنے انبیاء کو کیا اختیار اور مقام عنایت کیے تھے اور اگر انکو بعض علوم تم کو بطریق نقل کے معلوم ہو گئے تو پس معجزہ عقل کئی مکتذب کرتا ہے۔ اور جب کہ تمہارے خاص اسرار سے تمہارا بیٹا تک واقف نہیں ہوتا ہے تو پھر تم کیسے اپنے مالک اور خالق کے اسرار سے واقف ہو سکتے ہو جب تک کہ تم اُس سے وصل نہیں ہوئے اور جب وصول کا پردہ اٹھ جائے گا اسوقت تم پر وہ معاملہ منکشف ہو گا جو خدا و رسول کے درمیان میں ہے اور یہ سب ہم تم سے پہلے ہی کہہ چکے ہیں کہ تم مجاہدہ کرو مجاہدہ نہ کرو مجاہدہ مشاہدہ کے ساتھ شکوک کا غبار دور کر دیتا ہے اور تم نے جو اپنی آنکھ پر جب دنیا کی پٹی باندھ رکھی ہے اور بہت تمہاری نہایت ضعیف اور خمیس ہے تو پھر ایسی ناپاکی کے ساتھ تم شریف مقام میں کب پہنچ سکتے ہو۔ حسن ظن وہ اکبر عظم ہے جو تمہاری ہر ایک جہالت کو علم سے بدل دے سکتا ہو اور جو شخص اسکو مضبوط پکڑ لیتا ہے وہ راحت پاتا ہے محبت اور شوق و مکاشفہ کا یہ مختصر بیان تمہارا جو کیا گیا۔

فصل

وعظ و نصیحت کے بیان میں

جن آیات و اخبار میں کہ وعدہ و وعید کا مضمون ہے اور جو حکایات و اشعار جاذب و مخوف میں انکے ساتھ مبتدی کو خوف دلانا اور سنتی کا شوق بڑھانا چاہیے کیونکہ مبتدی کے گمراہ ہونے اور جہالت کی طرف میل

کرنیکا زیادہ اندیشہ ہوتا ہے اس واسطے اس کو ڈرانا چاہیئے تاکہ وہ رستہ پر قائم رہے اور منتہی نے چونکہ گناہوں کو ترک کر دیا ہے اور اس کا قلب قیق ہو گیا ہے اور مجاہدہ کی مشقتیں اٹھا چکا ہے ہوا سطر اُس کو شوق دلانا چاہیئے جب اونٹ کو گیت سنائے جاتے ہیں تو بیماری بوجہ کو لیکر وہ بہت سہولت سے منزل قطع کرتا ہے پس گویا مجاہدہ کی مشقت نعمات کی بدولت اس پر آسان ہو جاتی ہے جیسے خشک زمین پر جہاں مینہ برسا اور وہ ہری بھری ہو گئی یہی حال مرید کا ہوتا ہے ابوحیان توحیدی فرماتے ہیں کہ اگر تو نعمات کے فوائد و منافع کا شکر نہ کرے تو اونٹ کو دیکھ جو تجھ سے زیادہ غلیظ طبیعت رکھتا ہے اور گیت کو سن کر بے مکان منزل طو کرتا ہے

پس اسے طالبِ حق کو چالیس دن کا چلہ کرنا ضرور ہے اور اس چلہ میں ہر روز تم کو اپنی خوراک ایک لکڑی کم کرنی چاہیئے یا پہلے روز ایک تر لکڑی سے اپنا کھانے کو وزن کر کے کھاؤ اور پھر اسی لکڑی سے روز وزن کیا کر جب قدر دہ خشک ہوگی کھانا کم ہوگا اور اس ترکیب و تدبیر سے تم عالم ملکوت میں داخل ہو گے حدیث شریف میں وارد ہے کہ اے لوگو تم میں جو شخص دنیا کے اندر بڑا شکم سیر ہے وہ قیامت کے روز سب زیادہ بھوکا ہوگا۔ اور جب تم ایسا کرو گے تو تمہارا نفس تہی ہو جائیگا اور عالم قدس کے ساتھ تم کو انس ہوگا پس تم دنیا کی محبت کی طرف مائل نہ ہو پس حالت محمدی مہتمامی طرف منتقل ہوگی جیسا کہ فرمایا ہے کہ میں تم جیسا نہیں ہوں میرا رب مجھ کو کھلا پلا دیتا ہے پس یہ حالات صادقین کے ہیں اور یہ منزلیں متقیوں کی ہیں پس تم تکذیب کرنے والوں میں نہ بنو اور اگر تم مقرر ہوں میں نہ بن سکو تو صحابہ الیمین ہی کو بن جاؤ

تیسواں مقالہ

علم و عمل کے بیان میں

معلوم ہو کہ مخلوق انہی میں سے تین شخص مخصوص ہیں عالم اور عارف اور ناسک
عالم تو وہ شخص ہے جو علم ظاہری حاصل کر کے اس پر عمل کیا اور اس کے سبب سے
خداوند تعالیٰ نے علم باطنی اس کو عنایت کیا جیسے کہ علم محبت اور علم شوق و رضا
اور علم قدر اور علم مکار شفعہ اور مراقبہ اور علم قبض و بسط وغیرہ ہیں اور یہی صوفیہ
صافیہ کے علوم کہلاتے ہیں اور صوفیہ یہ لوگ ہیں جیسے حسن بصری، سفیان
ثوری، ابو یزید بسطامی، ابو الحسن لغوی، حبیب عجی، معروف کرخی، شقیق
بلخی، محمد بن حنیف، بشر بن سعید عانی، احمد خوارزمی، احمد دارانی، حارث
محاسبی، ستری سقطی، ابو الحسن بن منصور حلّاج، جنید بغدادی، ابوبکر شبلیج
ابو نعیم قاضی۔ پس یہ طائفہ الہیہ وہ لوگ تھے جن کا ذکر جاری ہے اور یہ ان
لوگوں کی مثل نہ تھے جو علوم اور شہوات میں مشغول ہوتے ہیں اور وہ کافرانہ
اور مکروہ و غاکو انہوں نے اپنا پیشہ بنا رکھا ہے ان لوگوں نے تو واحد شاہد
کو مضبوط پکڑا ہے اور یہ لوگ شاہد کی محبت میں مبتلا ہیں ان لوگوں نے
تو مناصب کو چھوڑا اور ترک کیا ہے اور یہ لوگ انکے فکر میں ہتے ہیں اکثر
کلام ان کا یہ ہوتا ہے کہ مذہب کو لیجاؤ یہاں تک کہ چلا جائے اور علم خلاف
انکے نزدیک مثل برگ خلاف کے ہے اور علم اصول انکے نزدیک بالکل فضول
ہے اور کچھ محو ہے بس کل علوم انکے گانے بجانے اور قص و سرود پر منحصر
ہیں قرابت اور صحابت میں یہ لوگ تفریق نہیں کرتے ہیں پس ان کے عیوب
کس قدر کثیر ہیں اپنے محبوب کو یہ لوگ بھول گئے ہیں اور طاعت کد ارج

کو چھوڑ کر کہانے کے مشغول ہیں مصروف ہیں خلق کے دھڑکے سجادے بچائے
ہیں اور خدا اور حق کو بالکل فراموش کیا ہے پس یہی وہ لوگ ہیں جنکی شان میں
یہ حدیث وارد ہے کہ خداوند تعالیٰ انکے کپڑوں کو اتار کر جنت کے دروازوں
پر لٹکائے گا اور اپنے لکھد لگا کہ یہ مکرو دروغ کے کپڑے ہیں۔ پس یہ لوگ دنیا
کے صوفی ہیں اور وہ لوگ آخرت کے صوفی ہیں انہوں نے علم و عمل کو جمع کیا
ہے اور اس قدر شب بیداری کی ہے کہ کامیاب ہو گئے ہیں اپنے قول کی
بدولت انہوں نے پالیا اور صدق اختیار کیا پس تحقیق کو پہونچ گئے علم
حاصل کیا ہر عمل کیا پس حال و حال کے جامع ہوئے اور یہی لوگ علم اور معرفت
نک اور مذہب ہیں اور ان کل حالات نے ان کے اندر قوت الہی پیدا کی جس کے
سبب وہ اشتیاق کے پروانہ کے ساتھ ریاض قدس کی طرف پرواز کر گئے
اور علوم غیبی کے پہلے میوے چنے لگے پس یہ لوگ فقراء آخرت ہیں اور
صوفی وہ لوگ ہیں جنہوں نے یہ جانا کہ نعمت منعم کی طرف سو ہے اور بہرہ انہوں
نے اسباب کو ترک کر کے صرف منعم پر بہرہ کیا

اور علماء آخرت یہ لوگ ہیں جیسے حسن بصری۔ سفیان بن عیینہ۔ سفیان
ثوری۔ داود طائی طاہری۔ ابوسعید بن مبارک مخزومی۔ ابو حنیفہ نعمان
بن ثابت بن ذوطا الکوفی۔ مالک بن انس المدنی۔ محمد بن اوربیل الشافعی
المطلسی۔ احمد بن حنبل اشعری۔ مذنی۔ ابن شریح۔ حداد۔ قتال۔ ابو
الطیب۔ ابو حامد۔ اور ہمارے استاد امام الحرمین ابوالمعالی المجوبی۔ اور شیخ
امام ابوہامق ابوسعید فیروز آبادی المعروف بشیرازی اذکا ہمارے استاد
امام الحرمین سے بادشاہ کے سامنے مناظرہ ہوا تھا اور میں بھی اس وقت

موجود تھا پس میں نے دیکھا کہ اس مناظرہ میں ان کی غرض سوائے انہما حق کے اور کچھ نہ تھی نہ اُس میں کسی آیت کی باطل تاویل کرتے تھے اور نہ خبر نبوی میں نقص نکالتے تھے نہ کلام میں انکے سختی تھی غرض کہ یہ لوگ ایک کے دوسرے کے پاس فتویٰ بھیجنے میں صحابہ کرام کے مشابہ تھے اور کہتے تھے کہ مہمارا اکبر تقلید کا زیادہ حقدار ہے اور ہم لوگ تو بڑے علماء ہیں دنیا کی آرائش وزینت اور ساز و سامان میں مشغول ہیں۔

پس اب تم خود ان طائفوں میں فرق کو دیکھ لو۔ حدیث میں آیا ہے کہ جس نے جہگڑے کو ترک کیا حالانکہ وہ حق پر ہے پس اسکے واسطے جنت کے بلند حصے میں ایک محل سونے کا تیار ہوگا پس ہمارے واسطے نہ تو محل ہیں نہ تخت ہیں نہ حوریں ہیں۔

شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں دیکھا اور اس سے پہلے ابو یوسف کے ساتھ ایک مسئلہ میں ان کا جہگڑا ہو چکا تھا دیکھا کہ گویا یہ جنت میں داخل ہوئے ہیں اور وہاں ایک حویلی بیٹھی ہے جس کے چہرہ کی روشنی سوتام مکان روشن و سنور ہو رہا ہے انہوں نے حور سے دریافت کیا کہ تم کس کے واسطے ہو اُس نے کہا جو شخص جہگڑا کرنا چھوڑ دے چاہے وہ حق پر ہی کیوں نہ ہو اور پھر اُس نے کہا کہ اے شافعی قبیل و قال اور گفتگو سے تم کو یہ لباس اور زیور حاصل نہ ہوگا اگر تم سچے ہو اور جنت کا مالک بنتا چاہتے ہو تو مثل مالک کے علم و عمل اختیار کرو کیونکہ ملک و سلطنت کا ارادہ کرنیوالا مملکوں پر صبر کرتا ہے شافعی کہتے ہیں یہ جب میں بیدار ہوا تو میں نے جان لیا کہ یہ لوگ خواہش کی طرف لیجانے والے ہیں اور

آخرت خدا کے پاس متقیوں ہی کے واسطے ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ علم عمل کے ساتھ قائم رہتا ہے اور اگر عمل نہ ہو تو علم چلا جاتا ہے۔ پس یہ لوگ دنیا و آخرت کے علماء اور دنیا و آخرت کے فقراء ہیں اور تم اونے چیزوں کے لالچ میں اعلیٰ مقامات سے محروم ہو گئے ہو تم مثل بیٹری کے ہو اور تشکیک و تکذیب میں تمہارا قصد ہے۔

فَسَوْفَ تَرَوُنَّ الْعُقُبَ الْأُولَىٰ أَنْ تُصَلِّيَا ۚ أَفَلَا تَتَذَكَّرُونَ
اَقْسَمُ بِحَبْلِ جَبَلٍ ۖ أَفَلَا تَعْلَمُونَ

اور علوم کثرت کو ساتھ میں مگر ان میں آخرت کو بتلانے والا علم شریعت کا ہے اور کتب میں اسکی مثل تفاسیر و احادی اور صحاح ستہ اور قرآن و قرآن اور وہ اوراد اور وظائف جو کتاب احیاء میں مذکور ہیں اور اگر علم عفت اند میں مختصر کتاب دیکھنی چاہو تو قواعد المادہ ہمارے شیخ امام الحرمین کی دیکھو یا قواعد العقائد کو ملاحظہ کرو اور اگر سلف صالحین کا طریقہ تم کو اختیار کرنا ہے تو کتاب نجات الابرار کا ملاحظہ کرو جو اصول دین میں ہماری آخری تصنیف ہو اور اس کتاب کے اندر رسم بہت سی کتابیں تم کو بتلا چکے ہیں ان میں سے جو ممکن ہو پڑے ہو اور جو چاہو عمل کرو کیونکہ قات غفریب ہے۔

نہم ہو کہ سال کے اندر چار فضلیں میں محل سے جوڑنا تک ربیع اور سرطان سے آخر سنبلہ تک گرمی اور میزان سے آخر قوس تک خریف اور جدی سے آخر حوت تک جاراؤ قَدْ كَذَبْنَاكَ مَنَّا ذَلِّ لَتَعْلَمُوْا عَذَابَ الشَّيْطَانِ وَالْحِسَابِ ۝

لے غفریب جب غبار صاف ہوگا تو تم دیکھ لو گے کہ تار و نیچے گھوڑا ہے یا گدھا ہے

۱۵۷ اور یہی منزلیں بنائی ہیں تاکہ تم سالویہ کا شمار اور حساب معلوم کرو ۱۵۷

اور امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ یہ ہوا جب آوے تو اسکو بچو شی قبول کرو اور جب یہ جاوے تو اس سے پرہیز کرو کیونکہ یہ تمہارے جسم کے ساتھ وہی سلوک کرے گی جو تمہارے درختوں کے ساتھ کرتی ہے

اور بعض علوم ایسے ہیں جو نقصان پہنچانے والے ہیں مثل علم سحر و کلمات و کیمیا کے کہ تانبے کو سفید کر کے چاندی بنا کر فروخت کرتے ہیں حالانکہ وہ چاندی نہیں بنتا اور بعض مکاسب ایسے جن میں کہ نفس انکو قبول نہیں کرتا ہے مثلاً غفال اور حجام اور ہنگی و چار و عیزہ کے کام ہیں جو صنائع سمجھے بیان کی ہیں ان میں سے کسی صنعت کو اختیار کرو اور عالم و عامل بن کر اپنے مقصد کو حاصل کرو خدا ہی کے دہرے میں تمہارے نفس کو قرار پہنچے گا اور وہیں تم جنتوں اور نرہوں میں خدا کے پاس آرام سے رہو گے

فصل

عجائب سفر کے بیان میں

حضرت علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ قاف کے چھپے مغرب کی طرف ایک سفید زمین ہے آفتاب اسکو چالیس برس میں قطع کرتا ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا اس میں مخلوق رہتی ہے فرمایا ہاں مومن لوگ ہیں جو ایک پاک زدن ہی خدا کی نافرمانی نہیں کرتے ہیں اور آدم اور ابلیس کو مطلق نہیں جانتے فرشتے انکو ہماری شریعت کو موافق تعلیم دیتے ہیں اور قرآن شریف انکو پڑھاتے اور ان کے باہم فیصلہ کرتے ہیں صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کچھ زیادہ بیان فرمائیے فرمایا مسلمان جنوں میں سے ایک عورت میری واقف ہو وہ کئی سال غائب رہی جب وہ آئی

تو میں نے اُس سے دریافت کیا کہ کہاں گئی تھی اس نے کہا میں اپنی بہن کے پاس اس سفید زمین میں تھی جو قاف کی پرلی طرف ہو مینے کہا کیا وہ لوگ مومن ہیں اس نے کہا ہاں میں نے آپ کی کتاب ان کے سامنے پڑھی ہے ہمارے قوت کے سب لوگ ایمان لے آئے ہیں نے پوچھا کہ اس زمین کو پرے کیا چیز ہے اُس نے کہا برف کو بھاڑ ہیں اور پانی اور ہوا اور اندھیرا ہے اور پھر اس کے پرلی طرف جہنم ہے میں نے کہا کہ کیا ان شہروں پر ہی سورج پہنچتا ہے اس نے کہا ہاں

اور یتیم بن حبیب داری کا قصہ بھی بڑا عجیب ہے کہ جب انکو جنات راستہ گم کر کے ایک جزیرہ میں لے گئے اور وہاں انہوں نے وہ محل دیکھا جس میں دجال مقید ہے اور اس نے ان سے پوچھا کہ تم کس امت میں سو ہو انہوں نے کہا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دجال نے کہا کیا وہ مسیحا ہو گئے یتیم نے کہا ہاں اس نے کہا تو اب میری نکلنے کا وقت آگیا

اور بلکہ الحن کا واقعہ بھی نہایت تعجب خیز ہے عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں میں اور علی بن ابی طالب اندھیری رات میں حضور کے ساتھ چلے یہاں تک کہ حضور ایک سو راخ پر پہنچ کر کھڑے ہوئے اس سو راخ میں سے ایک شخص نکلا اور اُس نے عرض کیا یا رسول اللہ اندر تشریف لائیے پس حضور اور علی تو اندر تشریف لے گئے اور مجھ کو اپنے زائد کپڑے دے کر وہیں بٹھا دیا اور جب صبح کی منور شدہ ہوئی تو حضور اور چند لوگ آپ کے ساتھ تشریف لائے اور حضور نے مجھ سے فرمایا کہ یہ تمہارا مسلمان بھائی جنات میں اور پھر میرے پاس بنید تھی اسکو آپ نے

نوش فرمایا اور باقی سے وضو کیا پس سینہ سے وضو کرنا بلا تزلزع صحیح ہے مگر بعض اہل خواہش نے اپنی مرضی کے موافق اسکی تاویل کی ہے جسکو اس کی تحقیق منظور ہو وہ ہماری کتاب منائب المذاہب میں ملاحظہ کرے۔

اور عظیم بن بلعام کا قصد ہی نہایت عجیب ہے اُس نے یہ چاہتا تھا کہ دریائے نیل کا منبع دریافت کرے اور چلنا شروع کیا یہاں تک کہ حضرت خضر سے اُس کی ملاقات ہوئی اور خضر نے ان سے کہا کہ اب عنقریب تم لایے اور ایسے مقام میں پہنچو گے جہاں پندرہ عظیم ایک پہاڑ کے پاس ہو چنانچہ جس میں ایک برج یا قوت کا چارستونوں پر کھڑا تھا اور دریائے نیل اس برج کے اندر سے آرہا تھا اور اس پہاڑ میں ایسے میوے تھے جو کبھی خراب نہ ہوتے تھے عظیم کہتے ہیں پہر میں اس پہاڑ کی چوٹی پر چڑھا اور اُس کی پرلی طرف میں نے بڑے بڑے عالی شان محل اور باغ دیکھے اور کہتے ہیں میں ایک بڑا شخص تھا اور بال ہیر سفید تھے پس ایک ہوا اس طرف سے ایسی آئی کہ میرے تمام بال سیاہ ہو گئے اور میں نے سر سے جو ان ہو گیا پہر اس باغ میں سے آواز آئی کہ اے عظیم یہاں ہمارے پاس آ جاؤ کیونکہ یہ متقیوں کا مکان ہے کہتے ہیں میں نے اس آواز پر جانے کا قصد کیا مگر خضر نے مجھکو پکڑ لیا اور جانے نہ دیا

اور یحضور صلی اللہ علیہ وآلہ کے اس فرمان کا راز ہے کہ سات ہزار جنت پر سے میں جیجوں اور سیجوں اور درجہ اور فرات اور نیل اور ایک چشمہ بردن میں اور مقدس میں چشمہ سلوان کیونکہ اسی کو رزم کا پانی ہے

اور اس سے بھی زیادہ تعجب خیز بلوقیا اور عفان کا واقعہ ہے اور یہ بہت طول طویل واقعہ ہے ہم اسکی طرف اشارہ کیے دیتے ہیں یہ دونوں

سفر کرتے ہوئے اس جگہ پہنچے جہاں حضرت سلیمان علیہ السلام کا تابوت
 رکھا تھا پس اسکو دیکھتے ہی بلوقیہ نے دوڑ کر ہاتھ بڑھایا کہ حضرت سلیمان کے
 ہاتھ میں سے انگوٹھی اتار لی اور جو سانپ کہ اس انگوٹھی پر ہوکل تھا اُس نے
 اسپر لپسی پہنک ماری کہ یہ جلکر راکھ ہو گیا عفان نے ایک قارورہ مار کر
 اسکو زندہ کیا اور اس نے تین بار اسی طرح کیا کہ جب یہ ہاتھ بڑھائے تو
 سانپ پہنک مارا اور یہ جلکر راکھ ہو جائے یہاں تک کہ جب چوتھی مرتبہ
 یہ راکھ ہو گیا تب عفان وہاں سے یہ کہتا ہوا نکلا کہ شیطان نے ہلاک
 کر دیا شیطان نے ہلاک کر دیا سانپ نے اُسکو آواز دی اور کہا کہ تو یہاں
 آ اور تجربہ کر لے یہ انگوٹھی سوا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کسی کے ہاتھ
 میں نہ جاوے گی اور ان سے تو کہہ دیجو کہ فرشتوں نے تمہاری اور تم سے
 پہلے انبیاء کی فضیلت میں اختلاف کیا تھا پس خدا نے تم کو اور انبیاء پر اختیار
 کیا پھر عفان نے کہا کہ اس سانپ نے مجھکو حکم کیا اور میں وہ انگوٹھی اتار کر لے
 آیا اور آپ کی نذر کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ انگوٹھی لیکر حضرت علی کو دی
 حضرت علی نے اُس کو اپنی کن اکلی میں پینا سیوقت پرندہ اور جنات اور آدمی
 سب آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دوسر باطنی ہی آیا اسکا قصہ بہت
 طویل ہے پھر جب نماز کا وقت ہوا اور لوگ نماز میں مشغول ہوئے تو جبریل سائل
 کی صورت بن کر صنف کے اندر چل گئے لوگ اس وقت رکوع میں تھے اور حضرت
 علی نے انگوٹھی کی طرف اشارہ کیا وہ فوراً اڑ کر جبریل کے ہاتھ میں چلی گئی تمام
 فرشتوں میں حضرت علی کی اس سخاوت کو ایک شور برپا ہو گیا اور جبریل نے
 ان کو مبارک باد دی اور کہا اے اہل بیت رسول خدا نے تم پر انعام کیا

تم وہ لوگ ہو کہ خدا نے تم سے ناپاکی دور کر کے تم کو بالکل پاک کر دیا ہے۔
 حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خبر حضرت علی کو دی انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول
 اللہ ہم دنیا کی اس فانی نعمت کو لیکر کیا کرینگے جس کے حلال کا حساب ہے
 اور حرام کا عذاب ہے

اور اگر کوئی شخص یہ اعتراض کرے کہ پہر حضرت علی معاویہ سے دنیا کیو اسطو
 کیوں لڑے اسکا جواب یہ ہے کہ حضرت علی معاویہ سے حق پر لڑے جو
 آپ کے واسطے تھا۔ اور لیکن تحکیم پس باطل اور غیر صحیح ہے کیونکہ تحکیم
 موجود اور مردود اور معروف اور معلوم غیر مجہول پر ہوتی ہے یہ فقہ اور
 شرع ہے پہر تم جو کچھ چاہو کہو اور اگر اس معاملہ کی تفصیل دیکھنی ہو تو
 ہماری کتاب نسیم التسنیم میں دیکھو۔ اور قصص ذی القرنین کا دیکھنا بھی
 کافی ہے اور ابن ابی الدنیا کی کتاب ریاض النذیم بھی بہتر ہے اور کتاب
 الاقالیم اور کتاب مسالک والممالک اور کتاب ماوردی موصلی سب اچھی
 ہیں اور اگر تم کو افلاک کی وسعت اور ایک کا دوسرے سے تفاوت معلوم
 کرنا ہو تو جانو کہ زمین کی وسعت کو کوکب ایک شب قطع کرتا ہے اور فلک
 ہوائی کو قمر ایک مہینہ میں قطع کرتا ہے پس دیکھ لو کہ ایک مہینہ اور ایک
 شب میں کیا فرق ہے پہر اس کے اوپر فلک نہل ہے جبکہ چونتیس سال
 میں قطع کرتا ہے پہر اس کے اوپر کرسی اور عرش ہے اور یہ آٹھوں جناتوں کی
 سقف ہوجن میں سے ہر ایک جنت کا عرض آسمان اور بنیسنوں کی برابر
 ہے پس تم اپنی دلیل کو اسباق مذکور سے حاصل کرو۔

اور تیسری ناقص جہت کو کیا ہو گیا ہے کہ کسی طرح بلند ہی نہیں ہوتی اور نہ

تو اُسکو سعادت کا لباس پہناتا ہے بلکہ تو اپنے نفس کی پرورش میں ہمہ تن مشغول ہے پس تو اس شخص کی مثل ہے جو ایک گدھے کے عشق میں قافلہ سے پیچھے رہ گیا اور قزاقوں نے اُسکو لوٹ لیا۔

یہ دنیا عالم خواب ہے اور انبیاء علیہم السلام اس خواب کی تعمیر دینے والے ہیں اور اس تعمیر کار راست و دروغ تم کو بیدار ہونے کے بعد معلوم ہو گا کیا تم نے یہ اشارہ نہیں سنا کہ لوگ سوتے ہیں پس جس وقت مرنگو تو بیدار ہوں گے۔ پھر جب وقت مرتے ہیں تو بیدار ہو جاتے ہیں۔ اور دنیا میں تیری مثال ان دو بچوں کی سی ہے جو ایک پیٹ میں رہتے ہیں اور ایک دوسرے سے کہتا ہے کہ اب ہم عنقریب یہاں سے نکل کر ایک دوسرے عالم میں پہنچیں گے اور جب یہ تولد ہو جاتا ہے اور دنیا کی کشادگی کو دیکھتا ہے تو کہتا ہے اس بات کو پسند کر سکتا ہے کہ پہر ماں کے پیٹ کی تنگی میں واپس جاؤں مگر نہیں اور یہ طرح جب تو آخرت کی کشادگی کی طرف نکلے گا تو پھر تجھ کو دنیا کی طرف واپس ہونا خوش نہ معلوم ہو گا۔ اور تیرے مولا کے دروازے میں تیری مثال اس شخص کی سی ہے جو بادشاہ کی خدمت میں جانا چاہتا ہے اور وہ ہو گا ہے پھر اس نے بادشاہ کے دروازے پر کتا اور روٹیاں دیکھیں اور کتا اس کو اندر جانے سے روکتا ہے پس اگر اس شخص کی سمجھت بلند ہے تو یہ روٹی کا حیاں چھوڑ کر بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہوتا ہے اور جس وقت کتا روٹی کھانے میں مصروف ہوتا ہے تو یہ شخص اندر داخل ہو جاتا ہے اور اگر اسکی سمجھت اپنے پیٹ کی طرف متوجہ ہوتی ہے تو یہ روٹی کھانے کی طرف سبقت کرتا ہے اور پھر کتا

اس کو اندر داخل ہونے نہیں دیتا اور روٹی اس کے پیٹ میں متعفن ہو کر تھوڑی دیر میں اسہال پیدا کرتی ہے۔ پس تیری دنیا روٹی اور شیطان کتا ہے تجھے کو بادشاہ کی حضوری سے روکتا ہے پس تجھ کو لازم ہے کہ روٹی کتنے کی طرف پسینہ اور خود آرام سے بیٹھ کر اعلیٰ درجہ کے اعمال میں مصروف ہونا کہ ان کا نیک بدلہ قیامت کو روزِ تم کو ملے اور تمہاری مثال ایسی ہے جیسے ایک جماعت ظلمات میں داخل ہوئی اور وہاں کے حال سے واقف شخص نے کہا کہ میاں کے کنگر بہر بلبلو تم کو فائدہ ہوگا پس جس شخص نے اس بات پر یقین کیا اس نے پتھر اٹھالیے اور جس نے یقین نہ کیا اُس نے نہ اٹھائے یہاں تک کہ جب یہ لوگ ظلمات سے باہر آئے اور ان کنگروں کو دیکھا تو سب کے سب جو اہرات اور موتی تھے پس جنہوں نے لہو تھے وہ تو خوش ہوئے اور جنہوں نے نہیں لیے تھے وہ حسرت میں رہ گئے پس یہی صورت دنیا میں تیرے اعمال کی ہے کہ یا تو غفلت کر کے تو غلام ہو جائے گا اور یا عمل کرنے سے تجھ کو خدا کی طرف سے سلام اور تحفے ملے گا پس لازم ہے کہ تو اپنا تکبر چھوڑ دے اور کم کھانا اختیار کرے اور پیٹ کو پال و صاف بنائے اور منہ سے آنکھوں کی حفاظت کرے اُمید ہے کہ جب تو ایسا کرے گا تو تیری برائی دور ہوگی اور دین تیرا پورا ہوگا اور قیامت کے روز ہر ایک نعمت کا تم سے حساب لیا جائیگا کیا تم نے نہیں سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے خدا نے ایک بار جو کی روٹی اور کھجور کے پیٹ بہر کر کھانے کا حساب لیا ہے اور انکو تنبیہ کی ہے چنانچہ ان سے فرمایا ہے

وَكُلُّكُمْ رَاعٍ يَوْمَئِذٍ رَاعِي نَعْلِهِ

فصل

بلند ہمتی کے بیان میں

معلوم ہو کہ ہمت ہمت والے کا اپنے دل کو حصول مقصد کے واسطے جمع کرنا اور خاص اسی کی طرف متوجہ ہونا ہے اور ہمت والا اپنے حصول مقصد میں اغراض متفرقہ کا ارادہ نہیں کرتا ہے اور جو ایسا کرتا بھی ہے سو اس سے ایک کام کے سوا اور کچھ نہیں دوسکتا

ہمتیں نفس کی شاخیں ہیں جس کا نفس بلند ہوتا ہے اسکی ہمت بھی بلند ہوتی ہے اور جس کا نفس پست ہوتا ہے اس کی ہمت بھی پست ہوتی ہے۔ دیکھو رذیل لوگوں کی ہمتیں جیسے بنگلی چار وغیرہ میں انکی حیثیت کے موافق ہوتی ہیں اور جو بات کہ انزل میں انکے واسطے مقدر ہو چکی اور ان کے خمیر میں پڑ چکی ہے اس سے تجاۓ نہیں کرتیں اور جیکہ تمہارا معشوق ملک ہے پس تم کو ہرگز جنسیں اور ذلیل باتوں سے الفت نہ کرنی چاہیے کیونکہ ملک و سلطنت نام و نسب پر موقوف نہیں ہے بلکہ بلند ہمتی پر موقوف ہے چنانچہ جو فیض کہ سب سے پہلے نفس کلی سے صادر ہوا ہے وہ علماء اور بادشاہوں کی ہمتیں ہیں اور بہر جوں جوں فیض دور ہوتا گیا ہمتیں رذیل ہوتی گئیں جیسکے انسان کے بعد حیوانات رذالت میں ایک دوسرے سے بڑھتے چلے گئے ہیں اور ہر ایک نے اپنی ہمت کے موافق اپنا کہانا پینا اور طرز و روش پسند کیا ہے چنانچہ کوئی اناج و غلہ وغیرہ سے پرٹ بہرتا ہے اور کوئی ہمیں و گھاس کہاتا ہے اور کوئی نجاست پر قناعت کرتا ہے۔ ذی القربین کے قصہ میں غور

اگر وہ یہ پہلے نہ کہے بیٹے اور باپ اُن کا جولا یا تھا اپنی بلند ہمتی سے یہ سلطنت کے فکر میں مصروف ہوئے اور صنعت وغیرہ کاموں کو پسند نہ کیا اور ان جیسے دنیا میں بہت لوگ ہوئے ہیں اور متقدمین نے اپنی بلند ہمتی سے علم موسیقی ایجاد کیا ہے کہتے ہیں کہ ہسکا الحان افلاک کی گردش کے الحان کو لیا گیا ہے کیونکہ گردش افلاک سے عجیب و غریب نغمہ اور آواز پیدا ہوتے ہیں اور سو سے زائد ریس اور دیگر لوگوں سے منقول ہے کہ عود باجا اس پر مذہ کی شبیہ بنایا گیا ہو جو ہارٹ میں معلق رہتا ہے اور اس کی ناک میں اس قدر سوراخ ہیں جیسے عود میں ہوتے ہیں۔

اور یہ باتیں بہت کی فروعات سے متعلق ہیں اور غیر بہت کے مقصد کا حامل ہونا دشوار ہے علماء کے مقصد کا حامل ہونا درس و تدریس کی مواعیت اور فائدہ صبر کے ساتھ ہے اور سلطنت کے مقصد کا حامل ہونا ان باتوں کے ساتھ ہے جو سلطنت کو جذبہ کریں اور اگر تم یہ کہو کہ یہ سب امور تقدیر سے متعلق ہیں جسکی تقدیر میں ہوتا ہے وہی پانا ہے ورنہ تہذیب کو کشمکش کے کچھ نہیں ہوتا بندہ کی پیشانی پر جو کچھ لکھا ہے وہ مٹ نہیں سکتا۔ بیشک یہ تمہاری بات سچی ہے کہ جو کچھ مقدر میں ہے وہی پیش آگیا پس اسوہ طر تم کو چاہیے کہ عزت کی تلاش میں جان و دولت کے ساتھ نہ مرو معاویہ کا قول تمہیں سنا ہو گا کہتا ہے بلند کاموں کا ارادہ کرو تاکہ ان کو پالو دیکھو میں خلافت کے نائق نہ نہا نکرینے اسکی بہت کی ہیں یہ کہو پالیا

ہم نے کتاب خزائن الہدی میں ایک حکایت نقل کی ہے اور یہاں بھی اس کو بیان کرتے ہیں کہ کبھی شہر کا بادشاہ مر گیا اس کے امیروں و وزیروں نے

شہر کو اندر سے بند کر لیا اور کہا ہم اس شخص کو بادشاہ بنائیں گے جسکی
 کلائی میں چمکدار نور کی علامت ہو چنانچہ ایک فقیر اپنے پاس آیا اور اس کی
 کلائی میں نور کی ویسی ہی نشانی تھی جو پہلے بادشاہ کی کلائی میں تھی
 وزیر نے اس فقیر کو خوب غور سے دیکھا اور اپنا بادشاہ بنالیا پہرا ایک وزیر
 وزیر اسی بادشاہ کے پاس عود قمار کی لکڑی کے برتن میں کچھ چیز رکھ
 کر لے گیا بادشاہ نے پوچھا کہ اسے وزیر یہ لکڑی کہاں سے آتی ہے وزیر
 نے کہا حضور ایسی لکڑیاں کثرت کے ساتھ ہمارے دریا میں کہیں سے بہ کر
 آ جاتی ہیں بادشاہ نے کہا تم جلد اس بات کو تحقیق کرو کہ یہ لکڑیاں کہاں
 سے آتی ہیں ورنہ تم کو وزارت سے معزول کیا جائے گا وزیر اسی وقت
 کشتی میں بیٹھ کر دریا میں روانہ ہوا اور پہرا ایک پہاڑ پر چڑھ کر اس کے پرلی
 طرف اتر ا اور دیکھا کہ بہت سے لوگ اس پہاڑ میں گوشہ نشین اور عبادت
 میں مصروف ہیں وزیر نے دریافت کیا کہ یہ لوگ کس واسطے اس قدر مجاہد
 دریا صنت کر رہے ہیں پس معلوم ہوا کہ یہ سب سلطنت کو طالب اور ایک
 سال کامل اس کے واسطے مجاہدہ کرتے ہیں اور جوان ہیں سے ترقی کرتا
 ہے اسکی کلائی پر ایک نورانی دایع ہو جاتا ہے پس وہی سلطنت کا مستحق
 ہے وزیر اس حال کو دریافت کر کے بادشاہ کے پاس آیا اور سارا قصہ
 بیان کیا بادشاہ نے کہا اے وزیر کسیکو حقیر نہ سمجھو ورنہ تو خود حقیر ہو گا
 بلکہ تجھ کو سفر اور عمل کرنا چاہیے تاکہ تیرا ذکر خیر کیا جائے پس یہ مجاہدہ
 کرنا اور بہو کے رہنا بلند ہمتی کی بات ہے پہرا کہا کہ توجوشن اور خود کو دیکھ
 کر خوش نہ ہو چو اس کے اندر لڑکیوں کے سے دل ہوتے ہیں

اسی واسطے اس کے لیے کشادگی کی دعا فرمائی تے
پھر ابن سینا اسکی تعلیل کرتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ بیان شمس و قمر وغیرہ کے سجدہ کا
اُن سے زبان حال کے طور پر ہے اور یہ وجہ دلیل کی نہیں ہے کیونکہ سجدہ خلاف
کلام کے ہے اور پہاڑ کا سجدہ اسکا سایہ ہے

اور یہ آیت فَالَّذِينَ بَرَأْتُمُوهَا اس میں فَالَّذِينَ بَرَأْتُمُوهَا نہیں فرمایا ہے فاعل اور مفعول
میں فرق کے واسطے اور اگر مفعول ہوتا تو مرکز یا محل فاعل اسکے واسطہ نہ ہوتا
پھر خداوند تعالیٰ نے قسم کھائی ہے اور فرمایا ہے وَاللَّيْلُ إِذَا دَارَ الْوُجُوحِ اور بروج
مقامات میں جن میں فاعل واقع ہوتا ہے نہ مفعول کیونکہ فاعل وہ معنی میں
جن سے اُنکے مفعول کی توجیہ ہوتی ہے صحیح اخبار احاد میں وارد ہے کہ فرشتے
سورج کو برف کے پہاڑوں میں کہینچتے ہیں اور اسکی تقدیس اور تعجید سنتے ہیں
اور اگر سورج جاد ہوتا تو خداوند تعالیٰ قرآن شریف میں اس قدر اس

کی قسمیں نہ کہتا اب ہم عقلی دلائل بیان کرتے ہیں بار بابل نقل اور اہل نجوم کا ہر
بات پر اجماع ہے کہ شمس فلک کا حاجب ہو کیونکہ اسکی امر و نہی مشاہدہ کی
جاتی ہے۔ یہ ذات فلک میں انخریق کرنے والا ہے اور ہر کرہ سفلی پر بھی
اسکی حکومت ہے اور ہر ایک صوفی و عالم اسکے آثار و افعال کو مشاہدہ کرتا ہے
اور جو اسکا انکار کرے وہ جاہل ہے اور دلیل و برہان حقیقت خوف پر قطعی
حکم لگاتا ہے پس نقص ایک چیز کا مستلزم ہے اور ہر جملہ کے اور جبکہ اعتراض
واقع ہوا روحانیات اور جسمانیات میں مجاہدت کہاں رہی بیانتاک کہ وہ اپنی
طبیعتوں سے اہل کون و خدا کے عالم میں اثر کریں پس جواب کو اس کے ارباب
کے واسطے ظاہر کیا ہے اور دوا اور اس کے پینے والے میں کیا مناسبت ہے

جس کے سبب ہے دو تائید کر تے اور اس سال لائی سے کہتا ہے اسلئے کہ سب چار طبائع سے مرکب ہیں پس جب جو اصحیح ہوا کہ عناصر اصلہ نے اثر کیا ہے حال میں بالکلیہ اور ایسے ہی نفس جو بدن سے خارج اور متصل ہے اس کا نفس اس ہوا سے ماخوذ ہے جو دورہ فلکیہ سے جرم متخلل کے ساتھ متصل تھی پس نیشیچہ دور کا ہے جیسکے پنکے کے ساتھ ہوا جلی جاتی ہے پس اگر ہوا پنکے سے ہو تو یہ باطل ہے اور اگر تم سے ہو تو پھر جو چیز تم سے ہے وہ تمہاری ساتھ کیسے متصل ہو سکتی ہے بلکہ اس کے اندر رازیہ ہے کہ ٹہیری ہوتی ہے اور پنکھا اسکو ہلاتا اور جدا کرتا ہے اور جب ہوا تم سے جدا ہو کر بند ٹک پاتی ہے تو پھر اسکو تمہاری طرف پہونچاتی ہے اور سیطیح کل مقامات اور حرم میں ہوتا ہے۔

پس جبکہ نسبت صحیح ہوئی تو بغض و محبت کا تصور ہوا جیسا کہ ایک قوم سے خیال کو قوی کیا پس وہ اُس سے مخاطب ہوئے اور قرآن شریف سے لجام روحانیہ کا مقابلہ مشاہدہ کیا گیا ہے اور برہان اسکی اہل خیر کے نزدیک سوجو ہے اور اے منطقہ قوم یہ کہتے ہو کہ فلک اچھے اچھے نعموں کے ساتھ نتیجہ پڑھتی ہے پس کو اکب تمہاری نزدیک فلک کی روح میں پھر جبکہ زندگی بدن کے اندر موجود ہوئی تو روح کے بطریق اولیٰ موجود ہوئی جا رہے۔ یہ تلویج کافی ہے جیسے کہ لطیف شربت لطیف خلط کے شروع میں عمل کرتا ہے اور جب خلط زیادہ ہوتی ہے دوا کی ہی زیادہ کرنے کی ضرورت پڑتی ہے اور پھر جب کہ دونوں عالموں کے درمیان میں نسبت کا سبب ہوا کے ساتھ صحیح ہوا تو عشق اور بغض اور امر و نہی اور وصل و فصل بالکے واسطے ملوک

کے صحیح ہو کیونکہ اعلیٰ جانب اسفل سے زیادہ کثادہ ہوتی ہے اور اعلیٰ جانب کے رہنے والے روحانی عالم اسفل کے حاکم ہیں کیونکہ بادشاہ کی نزدیک کی سبب سے پہلے فیض انہیں کو پہونچتا ہے اور اس کے متعلق دفع و دخل کے واسطے قرآن نے توشیح فرمائی ہے عِنْدَ سَلْبَاتٍ مُّقْتَدِرٍ عِنْدَ الْفُطْرِ قَرِيبٍ کا ہے اور اہل لغت اس عنایت کے معنی انتہا عقول کے لیتے ہیں۔ پس جب یہ بات تمہاری نزدیک سمجھ طور سے ثابت ہو گئی تو اب تم کو اس عالم اعلیٰ کی تمنا کرنی چاہیے اور مشغلات فاسدہ کو ترک کر کے مجاہدہ کے ذریعہ سے ترقی کرو اور جب تک کہ تم اسی عالم اسفل میں مقید ہو اپنے نفس کو کیسے عزت کی نظر سے دیکھ سکتے ہو پس تم کو لازم ہے کہ عالم بالا کی طرف توجہ کرو اور اپنی ہمت کے ساتھ جہنم کے مرکب کو قطع کرو تاکہ روح اپنے عالم سے متصل ہو جائے بسبب اس قدیم عشق کے جو اس کے اندر موجود ہے۔

فصل زہد کے بیان میں

چونکہ لغت میں زہد کے معنی کسی چیز کے واسطے ترک کرنے کے ہیں اس سبب سے ہر شخص نے اپنے خیال کے مطابق زہد اختیار کیا پس ایک طائفہ نے تو آخرت کے واسطے زہد کیا اور ایک گروہ نے دنیا کے واسطے زہد کیا اور ایک گروہ نے نہ آخرت کے واسطے کیا نہ دنیا کے واسطے بلکہ ان دونوں کے مالک یعنی خدا تعالیٰ کے واسطے زہد کرتے ہیں اور یہ تیسرا طریقہ نہایت سخت و دشوار ہے کیونکہ نفس آخرت کا بیان سن کر خوش ہوتا ہے اور راحت پاتا ہے اور جس نے سب کو ترک کیا اور یہ بھی نہ جانا کہ کس چیز میں اس نے

رغبت کی ہی پس وہ مذنب ہوا اور یہ مرض بالکل ہے اسکی دوا ضرور چاہیے اور
 دوا اسکی ہمارے نزدیک یہ ہے کہ جب نفوس نے اس بات کو جان لیا کہ زمین پر جو
 چیز ہے ضرور وہ زائل ہونے والی ہے پس پاکیزہ نفوس نے ان چیزوں کو اپنے
 اختیار سے بغیر کسی مجبوری کے ترک کر دیا اور مجبوراً ترک کرنا ایسا ہے جیسے فقیر
 یا بوڑھا آدمی ایسے گناہوں کو ترک کر کے جنگو کرنے سکتا ہو اور یہ طلاق مکرمہ سے
 مشابہ ہے اور جبکہ عقلاء نے اس بات کی طرف نظر کی کہ جو عمر گزر گئی اس میں کچھ
 مزہ نہ رہا اور جو باقی ہے اسکو دوام اور ہمیشگی نہیں ہے تب یہ لوگ بطریق منازعہ
 کلیہ کے ترک دنیا کی طرف رجوع ہو گئے اور اس شخص کی مثل بن گئے جس نے دوا
 کی غمی پر جلد صحت پانے کی امید میں صبر کیا اور اسکی اغراض فاسدہ مثل اس
 مکان کے ہیں جسکے اوپر دھواں محیط ہوا اور اُس کے اندر سوڈی جانور اور
 گزندہ بھری ہوئی ہوں پس اس کے مالک اسکی صفائی اور ستھرائی کرنے اور
 اس کے ضرر دور کرنے کی طرف متوجہ ہوئے چنانچہ انکھ کا دھونا اور پاک کرنا اسکو
 جھکانے اور ادھر ادھر نہ ڈالنے اور رونے کے ساتھ ہے اور زبان کے اندر
 جو ناپاکی ہے اسکو ذکر اور استغفار اور ندامت اور اعتذار کے ساتھ دھونا اور
 پاک کرنا چاہیے اور جبکہ تم کو یہ بات معلوم ہے کہ لشکر بادشاہ کا مطیع حکم ہوتا
 ہے۔ پس نفرت کے بعد فوراً ہی وہ واپس بھی آجاتا ہے مگر سارا خوف اور اندیشہ
 بادشاہ کی طرف سے ہو گیا کہ جب فساد اُس کے اندر پیدا ہو جاتا ہے تو پھر رعیت
 کا ٹھکانا نہیں رہتا اسکی خرابی سے ساری رعیت خراب و برباد ہو جاتی ہے۔
 اور جب تک عقیقہ سالم ہے تو اعضا کا علاج نہایت قریب و سہل ہوتا ہے
 جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ ابن آدم کے بدن میں ایک گوشت کا

نگرا ہے جب وہ درست ہوتا ہے تو سارا بدن درست رہتا ہے اور جب فاسد
 ہوتا ہے تو سارا بدن فاسد رہتا ہے پس سب سے بڑا تمہارا زہد یہ ہے کہ جب
 تم اس بزرگ طریقہ میں قدم رکھو تو نفس طاہرہ اور جسم کے درمیان میں شہوتوں
 اور لذتوں کا ترک واقع کرو اور جب نفس انکو اپنے معشوق کی خاطر ترک کر دیگا
 تو ان سے جدا ہو کر ان کی طرف سے صبر کرے گا اور اپنے معشوق سے جدا
 نہ ہو سکیگا اور اگر پہلے اس نے مجاہدہ و ریاضت کا کچھ شوق کیا ہے تب ہر کسی
 طرف میل کرنے سے طابع اربعہ پر یہ نفس فوقیت لے گا کہ اعلیٰ مرتبہ میں مقرب
 فرشتوں سے متصل ہوگا اور پاک لوگوں کی ہم نشینی کے ساتھ انوار قرب کے
 فیض سے مستفیض ہوگا اور ان کی لذت اس کو کمانے پینے کی کل لذتوں سے
 افضل معلوم ہوگی جیسکے عاقل بادشاہ کی ہم نشینی اور قرب کو اپنا حصہ لیتا ہے
 اور عقلی لذتیں جو علم اور صوابات کے سننے سے حاصل ہوتی ہیں وہ اکل و
 شرب کی لذتوں سے بدرجہا بڑھ کر ہوتی ہیں اور پھر انہیں انوار و فیوض و برکات
 کے ساتھ نفس و اہل آسمان کو ملے کر کے اس مقام انوار میں پہنچتا ہے جہاں
 نہ دن ہے نہ رات ہے کیونکہ دن رات کو خداوند تعالیٰ نے گردش فلک کے ساتھ
 وابستہ کیا ہے اور غیر و شر کے قضیے انہیں پر مرتب ہوتے ہیں۔ دوسرا
 فلک قمر کا مرکز ہے اور قمر اسکو ایک مہینہ کی مسافت میں قطع کرتا ہے جیسو کہ
 اول ایک شب و روز میں قطع کیا تھا اور یہی طبع چوتھا فلک شمس کا مرکز ہے
 جسکو شمس ایک سال میں قطع کرتا ہے اور پھر اسی طبع سب افلاک کو اس کے
 کو اکب قطع کرتے ہیں یہاں تک کہ ساتویں فلک کو زحل قطع کرتا ہے اور پھر
 اس کے اوپر آٹھواں اور نواں آسمان ہے اور اسے غافل تو اونا اور تنگ

اسی منزل میں منہمک ہو رہا ہے مجھ کو یہ خبر نہیں کہ اگر تو کوشش کرے تو یہ پاک روح
 تیری نویں آسمان کے اوپر جسکو اصطلاح شریعت میں کرسی کہتے ہیں فرشتوں
 کی ہمشین ہو سکتی ہے اور وہ مقام عیوب اور امراض اور ہر ایک طرح کی عدت اور
 فتاوہ ذال سے بالکل پاک و منزہ ہے اور اسکا سبب ظاہر یہ ہے کہ ہم فنا کو
 دیکھتے ہیں کہ وہ سوا اس کرہ خاکی کے رہنے والوں کے اور کسی کے پاس نہیں
 جاتی ہے کیونکہ اسی کرہ میں رات اور دن کے احوال متغیر ہوتے ہیں اور پہر
 یہ برہان ہی اس دعویٰ پر موجود ہے کہ نیرین اور کواکب باوجود امرہ سفلی سے
 قریب ہونے کے باقی ہونے کے باقی ہیں پہر چہنویں کہ ان سے اوپر ہیں وہ
 تو اور بھی زیادہ قائم و دائم ہیں اور جبکہ یہ بات جائز ہے کہ ہر دو آسمانوں کے
 درمیان میں میدان اور کشادگی و وسعت ہو تو یہ بھی جائز ہے کہ نویں آسمان
 کے پرے بہت بڑی کشادگی اور وسعت ہو اور چونکہ انوار قدسیہ پر وہ مقام
 بہت نزدیک ہو اس سبب سے وہ بڑی بزرگی اور بخشش ہوتی ہے اور ارباب
 نقل کے نزدیک جب یہ بات مسلم ہوئی کہ جرم ناری غیر جرم نفس ہے کیونکہ
 جرم ناری کیواسطے اعراض فاسدہ مثل دہویں وغیرہ کے ہونے کی ضرورت
 ہے پس وہ ارواح خبیثہ کا مسکن ہوا کیونکہ حب دنیا نے انکو بیماری کر دیا
 ہے اور جب وہ محل اعلیٰ کی طرف ترقی کرنے کا قصد کرتی ہیں جب ہی عالم
 اسفل کا شوق اپنہ غالب ہو کر ان کو شے دکیل دیتا ہے اور یہی اس آیت
 کا مضمون ہے **وَإِنَّمَا مَنْ أُوْفِيَ كِتَابَهُ وَرَأٰ ظَہِرُهُ** اور جو روحیں حب دنیا
 سے پاک ہوتی ہیں وہ اپنے شوق کے ساتھ محل اعلیٰ میں ترقی کر جاتی ہیں
 اور یہی اس آیت کے معنی ہیں **وَإِنَّمَا مَنْ أُوْفِيَ كِتَابَهُ بِحَمْدِهِ**

پس سب ظلمتوں کو بکھر نفس کی وہ ظلمتیں ہیں جن سے یہ تجاوز نہیں کر سکتا ہو
اور یہ اسکا وہ طائر ہے جسکو وہ چھوڑ کر بہاگ نہیں سکتا وَكُلُّ إِنْسَانٍ لَّكِنَافًا
كَانَتْ لَهُ فِي عُنُقِهِ

اور جبکہ یہ براہین صحیح ہو گئیں تو یہ بات ثابت ہوئی کہ وہاں ایک نعمتوں کا
گہر ہے جس میں خدا نے اپنے دوستوں کے واسطے نور اور حور و قصور اور
قطوف و انبہ اور غرغریہ عالیہ سے بے حد و نہایت مہیا کیا ہے ہر جو شخص
یہ خیال کرے کہ وہ دارالقرار کا درہم اور دینار کی محبت کے ساتھ مالک
ہوگا تو یہ خیال اسکا باطل ہے۔ زہد کا سب کو بڑا درجہ نفس کا جسم کے اندر
زہد کہنا ہے تاکہ اسکی ظلمتوں کو قطع کر کے اسکی لذتوں اور خواہشوں کو
ترک کرے اور اس کے اندر جو مصائب و شدائد اسکو درپیش ہوں ان
سب کو گوارا کرے پس جب وہ ان خواہشوں کو چھوڑ دے گاتب اس
کے اندر نیک باتوں کے آنے کی گنجائش ہوگی چنانچہ سب سے پہلو مرید
جن اخلاق و سیمہ سے اپنے نفس کو پاک کرے وہ یہ ہیں طمع، تکبر، بخل
ریا اور حسد ان اخلاق ناپاک کو نفس کے کتے اور درندے اور سانپ و بچھو
سمجھنا چاہیے جب بندہ مر جاتا ہے تو یہ سب درندے اور گزندے اپنے
اپنے بہتوں اور بلوں سے نکل کر نفس کو تکلیف اور عذاب پہنچاتے ہیں
اور جہل کو بڑا اڑدہ اور سم قاتل سمجھنا چاہیے۔ پس جب نفس ان اخلاق و سیمہ
سے پاک ہو کر اخلاق خمیدہ سے اترے ہو تو اور زہد کے ابتدائی درجہ ہیں
پہنچتا ہے اور نور عقل کے بازو قوی ہوتے ہیں اور دریائے یقین میں یہ
طیر نے گتے رہتی کا قاصد اس کے دل سے غفلت کا پردہ اٹھا دیتا ہو

پس دراصل روز آخرت کا یہی توشہ بھروسہ ہے اور نفس کو جس بات کی عادت ڈالو
 اسی سے اسکو الفت ہو جاتی ہے بلکہ اسکا عاشق و گرویدہ ہو جاتا ہے نفس کو
 طبائع اربعہ سے کیا نسبت کہ وہ انکی طرف بالکل ہی مائل ہو جائے نفس ساوی
 ہے اور یہ ارضی ہیں جو الفت کہ ان کے درمیان میں ہے یہ فقط ہم صحبتی کے
 سبب کر ہے پھر بوقت سوار اپنی سواری سے جدا ہوتا ہے تو سواری کو آرام
 ملتا ہے پس بدن روح کامر کب یعنی سواری ہے اور اگر تم اسکو روح کا محبوب
 بناؤ گے تو پھر یہ روح کے ساتھ رہے گا اور کبھی اُس سے جدا نہ ہوگا اور سکران
 موت میں جو سختی روح کو درپیش ہوتی ہے وہ صرف بدن کے ساتھ اُس کے
 عشق ہی کے سبب سے ہوتی ہے کیونکہ روح اس کے سوا کسی کو اپنا محبوب
 نہیں جانتی ہے لہذا اسکی مفارقت روح کو گوارا نہیں ہوتی اور روح کا بدن
 سے اس درجہ عشق کرنا بالکل روح کی خطا ہے اور بادشاہ کا قرب ہر حال میں
 بہتر ہے پس تنہائی کی شد ضرورت ہو تو اپنے اختیار سے اسکی عادت ڈالنی
 چاہیے دنیا میں زہدوں کا اٹلے درجہ یہ ہے کہ دنیا کے بادشاہ ان کے در پر
 حاضری دیا کریں جیسا کہ شارع علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے کہ زہدوں نے
 دنیا کی عزت اور آخرت کی نعمت کے ساتھ کامیابی حاصل کی اگر تم شریعت
 کے قائل ہو تب تو تم کو طریق محمدی کا پابند ہونا چاہیے اور اگر تم اہل عقل کے
 طریق پر ہو تو افلاطون اور سقراط کا طریق اختیار کرو۔ اور جبکہ تم کو یہ بات
 معلوم ہے کہ شہد کھیں کا جمع کیا ہوا ہوتا ہے اور بڑا قیمتی کپڑا جو حریر ہے گیمز
 کے گے ہوئے جالے سے بنتا ہے اور سب سے عمدہ پینے کی چیز دنیا میں پانی
 ہے اور پینے والے اس میں ایک طریقہ پر ہیں۔ پھر گھوڑا ہے اور سوار اس کا معذور

ہے پہر عورتیں ہیں اور ان کے ساتھ جو مشقت اور تکلیفیں ہیں وہ ظاہر ہیں۔ پہر
چاندی اور سونائیں جو ایک قسم کے پتھر ہیں اگر کل بادشاہ ان کے مسنوخ کرنے
پر مستحق ہو جائیں تو ان کی کچھ قیمت نہ رہے اور باوجود ان سب باتوں کے
تم یہ سمجھتے ہو کہ ان ساتوں باتوں کے ترک کرنے سے تم کو نہ ہد حاصل ہو
جائے گا جو یہ ہیں مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْأَنْسَاءِ وَ
الْبَنِينَ وَالْأَنْعَامَ وَالْحَنَافِیَّاتِ اور تم کو یہ خبر نہیں کہ سات چیزیں پوشیدہ تھیں
اندر گہی ہوئی بیٹی ہیں انکو بھی نکال کر باہر کرنا چاہیئے اور وہ یہ ہیں عجب
ملکہ۔ بدگمانی۔ بخل۔ حسد۔ بغاوت حد سے زیادتی پس ان باتوں میں نہ
کرنا بہت بہتر ہے دیکھو بزرگان سلف بڑے مالدار تھے مگر اپنے مال کو وہ
راہ مستقیم میں خرچ کرتے تھے اور دل ان کے مال کی محبت سے پاک و صاف
تھے بخلاف کہتا رہو کہ تم لوگوں کے دل مال کی محبت میں سینے ہوئے ہیں
جیسے کہ ظاہری طہارت ظاہری آداب کے ساتھ ضروری ہے ایسے ہی
قرب کی طہارت باطنی آداب کے ساتھ فرض ہے رُتبی و افسوس کی بات ہے
کہ بظاہر تو تم پروردگار کی نماز پڑھتے ہو اور دل میں خواہشوں کے متعلق فکر
کر رہے ہو حالانکہ اس بات کو بھی جانتے ہو کہ دل خدا کا گہوارہ کی رحمت کا
محل اور علم کا سرچشمہ اور ملائکہ کا جائے نزول اور ذکر کی جگہ اور روح کا محل
اور حکم کی لوح اور عقل کا آئینہ اور یقین کا چراغ ہے مگر یہ سب باتیں تم سے
تخلیط اور غفلت کے سبب پوشیدہ ہیں اور تم ایمان کے نور سے اپنی
طبیعت کے اندر میرے کی طرف گناہ کے پردہ کے ساتھ واپس ہو گئے ہو

لے سونے اور چاندی اور عمدہ گھڑوں اور عورتوں اور فرزندان اور مملوئی اور کبیتی سے ۱۷

اور اسی سبب یہ انوارِ تہ پر پوشیدہ ہیں جیسے کہ بادل کا پردہ آفتاب کے
رخ روشن کو پوشیدہ کر لیتا ہے اور مٹی پانی کے چہرہ کو ڈھکے ہوئے ہر جب
تم اسکو دور کرو گے تو اس تک پہنچ جاؤ گے اور الہام کے ذریعہ سے مخفی
اور لدنی علوم تہ پر منکشف ہونگے لوح جب کہ پڑ ہے اور جو کچھ اُس کے اندر
ہے اُس کے سوا وہ کسی بات کی گنجائش نہیں رکھتی تو پس تم اپنے دل کو آفات
و سمیہ سے دھو کر صاف کر لو تا کہ وہ علوم جو حد و حصر سے باہر ہیں اس کے اندر
منتقل ہوں تم شرع کی رو سے اس بات کو جانتے ہو کہ گہر میں بچھونے
پر کتے کی تصویر کے ہونے سے فرشتہ اندر نہیں آتا ہے پھر باوجود اس کے
تم نے اپنے دل کے اندر سات کتے بلکہ زیادہ مثل حرص و غور و بخل وغیرہ کے
باندہ رکھے ہیں یہ ہر جس شخص کے دل میں یہ آفات بہرے ہوئے ہوں وہ اُس
بات کی آرزو کیسے کرتا ہے کہ نیم قرب اس کے اوپر چلو کیوں کہ یہ آفات قلب کو
کتے ہیں۔

جب نفس دنیا میں زہم اختیار کرنے سے عاجز ہو اور شہوتوں کی طرف مائل
ہو جائے تو اسکو کتاب و سنت کے وعظ و نصائح سننا کر تنبیہ کرو۔ اور
اخلاق حمیدہ کی اسکو عادت ڈالو کیونکہ خیر عادت ہے اور شر بل اجبت ہو۔ جو
شخص یہ جانتا ہے کہ وہ آخرت کی طرف رہتہ چل رہا ہے تو اس کیو سطر
ضروری ہے کہ کچھ سامان بھی تیار کرے اگر تم نے دنیا کو طلاق دیدی تو بہتر
ہے کہ نہ پہر جو وہ تم کو طلاق دے گی اور تمہارے اس کے درمیان کا وصل
فنا کی چھری سوکٹ جائیگا اور جب یہ طریق علم اور اخلاص کے ساتھ تمہارے
واسطے درست ہو جائے تب تم ملائکہ مقربین کا حیاتِ ابدی اور سرمدی لذت

میں سائنہ اختیار کرو اور فردوسِ اعلیٰ میں بادشاہِ بزرگ کے زیر سایہ اعتدال
 کی جگہ میں رہو کیونکہ وہاں رات و دن نہیں ہوتا ہے اور گردشِ افلاک سو
 ایسے نغمے سنائی دیتے ہیں جن کی لذت و سرور سے ہوش و حواس گم اور
 عقلِ نزاکل ہو جاتی ہے اور نفسِ اہلِ قدیم کے پڑوس میں اس عقلِ فعال کے
 پاس ہوتا ہے جس کے پرلی طرف واسطہ عالمِ نفع ہے جو فیضِ الہی سے صاوا
 ہوتا ہے پس کسی خوشی اور مبارک باد ہے اس نفس کے لیے جو پاک و پاکیزہ
 ہو گیا۔ بیشک لوگ سوتے ہیں جب ہر نیکے تو اسی وقت بیدار ہونگے۔
 کیونکہ اس وقت اجسامِ کثیفہ سے انکی مفارقت ہوگی اور نیز نفسِ بدن
 کا خادم ہے اس کی اعراض کے حاصل کرنے کے واسطے اور وہ اسکا والی ہی
 ہے جب وہ اس شہر کی حکومت سے معزول ہو جاتا ہے تب ہر چیز اپنے اصل
 محل کی طرف رجوع کرتی ہے اور جب معاد اور ارواح و اجساد کے جمع
 ہونے کا وقت آدیکام قیامت کبرے اپنے معجزات کو ظاہر کر کے متحقق ہو
 جائے گی اور دردناک عذابِ آنکہہ سے دیکھا جائے گا۔ معاد کے متعلق کچھ
 اختلاف نہیں ہے صرف اختلاف اس بات میں ہے کہ وہ ارواح کے واسطے
 ہے احباد کے واسطے نہیں ہے اور یہ بات قبیلِ تغیر سے ہے کیونکہ جس قدرت
 والے نے پہلے جسم کو پیدا کیا تھا وہی اُس کو دوبارہ پیدا کرنے پر بھی قادر ہے
 اور بدنِ روح کا طاعت اور معصیت دونوں میں شریکِ حال ہے جیسے کہ
 ایک اندھا اور ایک ایاہج ملکہ کوئی جرم کریں تو اسکی سزا کے دونوں مستحق
 ہونگے یہ اشارہ سمجھنے والے کے واسطے کافی ہے اور جبکہ تم اس بات کو جانتے
 ہو کہ دنیا مثلِ تمہارے سایہ کے ہے اگر تم اسکو پکڑنا چاہو گے تو وہ تمہارے

بات نہ آئے گی اور تم عاجز ہو گے اور اگر تم اس سرور گردان ہو کر چلے جاؤ گے تب وہ تمہارے پیچھے پیچھے ہوگی اور یہی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے پروردگار سے روایت فرمایا ہے کہ وہ فرماتا ہے اے دنیا جس نے میری خدمت کی ہے اسکی تو خدمت کیجو اور جس نے تیری خدمت کی ہے اُس سے تو خدمت لیجو۔

اور جب تم نے جان لیا کہ دنیا کا یہ حال ہے اور اس کی نعمتیں ہمیشہ ایک قوم سے دوسری قوم کی طرف منتقل ہوتی رہتی ہیں اور آدمی اپنے آئندہ و گزشتہ کے متعلق کچھ فکر نہیں کرتا ہے کہ کیا تھا اور کیا ہوگا اور اگر کسی تکلیف سے اس کو راحت ملتی ہے تو اس تکلیف کو ہرگز یاد نہیں کرتا اور جب روح جنتی ہوتی ہے تو موت کی تکلیف اس کو کچھ نہیں معلوم ہوتی۔

تم نہیں دیکھتے ہو کہ لوگ فانی ریاست کی تلاش کس طرح کوشش کر رہے ہیں بس اس طرح جو شخص دارالبقا کی قدر و قیمت کو جانتا ہے اُس کے واسطے وہ کیوں وہ کوشش نہ کرے گا حالانکہ دارالبقا کی وہ سلطنت ہے جو کبھی زائل نہیں ہوتی۔ تم اس بات کو جان چکے ہو کہ زہد دنیا میں عزت اور آخرت میں نعمت اور بدن کی راحت اور لوگوں سے تو نگرہی اور خدا سے کریم کے ساتھ مشغولی کا سوجب ہو۔ مینے حتی الوسع خوب نصیحت کر دی ہو مگر تم لوگ نصیحت کر نیوالوں کو دوست نہیں کہتے

فضل روح کے بیان میں

اور یہ حال ہے درست نہیں ہے کہ قدرت میں موت کے اندر تخصیص اور عموم ہو اور فرماتا ہے اَللّٰهُ رَیْعُنُوْنَ عَلَیْہَا غَدَاٌ وَعِشَیًّا اور فرماتا ہے ذٰلِکُمْ فِیْہَا نِکْمَةٌ وَعِشَیًّا تمثیل ہے مخاطب کے سمجھانے کے واسطے کیونکہ یہ بات ظاہر ہے کہ جنت میں رات دن نہ ہوں گے تو پھر صبح اور شام کیل ہوگی اور حدیث میں وارد ہے کہ مومن کی روح جنت کے درختوں میں بہرگی اور انکے پہل کھاوے اور انکی نہروں کے پانی پیوے گی اور پھر عرش کے نیچے لٹکی ہوئی قندیل میں جا کر آرام سے قیامت تک رہے گی

اور برہان عقلی یہ ہے کہ ہم میت کو اسکی صورت میں بالکل کامل دیکھتے ہیں موت سے کوئی نقص اس کے اندر پیدا نہیں ہوتا صرف حرکتیں اور لظن اور عقل اور کل وہ صفات جن سے انسان اور بہائم میں فرق معلوم ہوتا ہو جاتی رہتی ہے۔ بس موت روح اور جسم کے درمیان میں فاصلہ سے عبارت ہے جب یہ جسم روح سے جدا ہوتا ہے تو روح اپنے عالم اول کی طرف رجوع کرتی ہے جسکو ہم عرش اور یہ لوگ یعنی فلسفی عقل فعال کہتے ہیں پھر اگر اس روح کا شوق علالت دنیا کو قطع کر کے محل اعلیٰ کی طرف رجوع کرے گا ہوتا ہے تب روح خوشی کے ساتھ اپنے گھر کو واپس ہوتی ہے اور اگر شوق اسکا محل سفلی کی طرف غالب ہوتا ہے تب وہ گناہوں کے بہاری بوجھ کے سبب سے اوپر کواڑ نہیں سکتی اور نہ نیک لوگوں میں جا کر شریک ہو سکتی ہے یہی بندہ کا بہت بڑا گناہ ہے اور اسی کے سبب سے اس کو

صلوٰۃ و زکوٰۃ پر صبح و شام لائے جاتے ہیں رزق ان کا ہے جنت میں صبح

شام یعنی دونوں وقت کما دیں گے ۱۷

دو رخ میں عذاب کیا جاتا ہے اور اس راز کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس
 کام میں ظاہر فرمایا ہے کہ نیک لوگوں کی روحیں سبز پرندوں کے پوٹوں میں
 جنت کے اندر چرتی پھرتی رہتی ہیں۔ اور جب شوق جسم کی طرف غالب ہوگا تو روح
 اپنے گناہوں کے موافقہ میں گرفتار ہوگی اور سب سے بڑا گناہ اسکا اپنے
 غیر جنس یعنی جسم سے محبت کرنا ہے اور جوں جوں جسم مضحل اور فنا ہوتا جاتا
 ہے اسی قدر روح کا اشتیاق بھی اسکی طرف کم ہوتا جاتا ہے اور دوسرا شوق یعنی
 بلند مکان کا قوی ہوتا جاتا ہے اور اسی سبب سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم نے فرمایا ہے جس قدر دیر تک بندہ کا جسم قبر میں رہتا ہے اس کے گناہوں
 میں تخفیف ہوتی ہے اور دلیل اس معنی کی یہ ہے کہ اہل میت کے دل اس کے
 اشتیاق میں ہوتے ہیں اور جس وقت سے اسکا جسم قبر کے اندر مضحل ہونا شروع
 ہوتا ہے ان کے رنج و غم میں بھی کمی پڑ جاتی ہے اور یہی معنی کسی شاعر نے
 اس شعر میں نظم کیے ہیں ۔

وَمَنْ تَبَيْتَ كَوْكَبًا كَامِلًا فَقَدْ اَعْتَدَ

اِلَى اَحْوَلِ نَفْسٍ اِسْمُ السَّكَمِ عَلَيْهَا كَمَا

صرف راز جو ہے وہ اس روح کی وضع اور اس بدن کے ساتھ اسکی ملاکت
 میں ہے باطن اور ظاہر سے اور یہ جسم روح کا مرکب ہے تاکہ اس پر سوار ہو کر
 وہ ان علوم سے جو اسکی ذات میں مرتب ہیں اپنے مقاصد کو حاصل کرے۔
 جب تم یہ چاہو کہ تمہارا نفس علوی اور رفیق الہی کی حرافت راعب
 ہو پس تم اسکی صفات ذمیہ کو دور کرنا اور صفات حمیہ کے ساتھ اس کو
 آراستہ کرنا شروع کرو مثلاً بخل کے بدلہ سخاوت اور کنجوسی کے بدلہ بخشش
 اور تنہا لست کے بدلہ علم اور انکار کے بدلہ معرفت اور شر کے بدلہ خیر حاصل

کراؤ اور شبہ کے اندھیروں سے نکال کر نور جلال کی طرف اس کی رہنمائی کرو اور تکذیب کو تصدیق میں اور بطلانہ سے خدا کے ساتھ مشغولی میں اور تزکیہ نفس کے واسطے خلوت اختیار کرو۔

ان سب باتوں کے بحال لائے سے تمہارا نفس ربانی قوی ہو کر درجہ کمال کو پہنچے گا اور اس وقت تم سے اعلیٰ علیین کی طرف منجذب ہونے میں جھجکے گا اور تم اس وقت ملائکہ مقربین کے مرتبہ میں ہو گے اور عرش اور لوح کا جمال تمہاری سامنے ہو گا اور تم تعقل فعال سے قوت الہی اور فیض الہی حاصل کرو گے اور اپنے جسم اور نفس کے درمیان میں قطع شہوت اور ہلاک لذت کے ساتھ ڈال لو گے پس جسم کے اندر نفس کا زہد پیدا ہو گا اور جسم سے جدا ہونے کی خواہش ظاہر ہوگی تاکہ دار ابدی میں لذت سرمدی حاصل ہو اور اگر نفس پر جسم کا عشق غالب ہو تب نفس جسم سے جدا ہونا نہ چاہے گا اور نہ ہٹ کر اوپر کی طرف ترقی کرنے دیگا۔

إِنَّ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا لَا تُفْعَلُ لَهُمْ أَعْوَابُ السَّمَاوَاتِ وَلَا يُدْخِلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى يَلْبِسَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخَيْاطَةِ پس جب اس بات پر برہان قائم ہو گئی کہ پاک روح اعلیٰ محل کی طرف ترقی کرتی ہے اور اپنے اختیار کے ساتھ آزاد ہوتی ہے بخلاف فلاسفہ اور اپنے لوگوں کو پاس آتی جاتی اور اپنے ابناء جنس سے ملاقات کرتی ہے اور ایک دوسرے سے ملکر خوش ہوتی ہیں چنانچہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ رو میں ایک دوسری

سے بے شک جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور انکو ساتھ تکبر کیا ان کے دروازے آسمان کے دروازے نہ کہیں گے اور نہ وہ لوگ جنت میں داخل ہونے میں تھیں کہ اونٹ سوئی کے ناکہ میں سے نکل جائے ۱۷

کے پاس جاتی ہیں اور نئی آنے والی روح سے (دنیا کے حالات) دریافت کرتی ہیں وہ ان سے بیان کرتی ہے۔ اور فرمایا ہے کہ بعض روہیں گونگی ہوتی ہیں بول نہیں سکتیں اور یہ ان لوگوں کی روہیں ہیں جو بغیر وصیت کے مر گئے ہیں۔ اور وہ بشرعی کے موافق پس روہیں جو صورت چاہیں پرندہ وغیرہ کی اختیار کر سکتی ہیں ان فرشتوں پر قیاس کر کے جو انسانوں کی صورت بنکر پیغمبروں کے پاس آئے ہیں۔ پس قرب ملائکہ سے انکے استقرار کے سبب محل سے انہوں نے اس چیز کی استمداد لی ہے جو ہر خاصیت اکتساب ملائکہ سے انہوں نے کسب کیا ہے پس اگر طبعاً ہے تو وہ انہیں کیشل ہواؤں کے المومنین علیہ السلام نے باوجود اپنے علم اور فہم کثیر اور شکوۃ انوار بنوت سے قریب ہونے کے فرمایا ہے اور حالانکہ آپ چراغ ہدایت کی تہی اور زیوہ ابراہیمی کے رد عن تہہ کس طرح مصطفیٰ کے در پر کھڑے رہے پھر انہوں نے اسے جو کچھ شکایت حال کمنا تھی وہ کہی۔

اور بے شک قبر حنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے یا دوزخ کے گڑبڑوں میں سے ایک گڑبڑ ہے اور خاصیت مثل اتصال شمع کے ہے ساتھ سموع کے اور نظر کے ساتھ منظور کے۔

الغرض کوئی نفس خواہ نیک ہو یا بد ہو موت اس کے واسطے راحت ہے اور خوف صرف روح کے جسم سے مفارقت کرنے کا ہوتا ہے اور موت کی مثال نشہ کی سی ہے پھر جب روح بدن سے نکل جاتی ہے تو اسکا خوف واپس آجاتا ہے اور بیماری بوجہ اس پر سے دور ہو کر صفت کمال کی طرف روح رجوع کرتی ہے اور جو علوم یا اعمال اُس نے کسب کیے تھے وہ سب

مکوا دیا جاتے ہیں اور اسی سبب سے اشارہ کیا ہے کہ لوگ (دنیا میں) سوتلو
 جب مرینگے تو بیدار ہونگے بہر حال موت اہل عقل کے نزدیک بندہ کیو سطر
 زندگی سے بہتر ہے کیونکہ اس میں رب العالمین سے نزدیک رہنا ہوتا ہے

فضل موت کو بیان ہیں

درجیکہ موت سب سے بڑی مصیبت اور سب سے بڑا حادثہ ہے کیونکہ اس سے
 زیادہ اور کوئی ہولناک بات مخلوق نے نہیں دیکھی ہے اور اس میں کسی
 لوشک نہیں ہے کیونکہ برہان اسکی اجماع اور تصدیق ہے اور اس شخص سے
 تعجب ہو جا اپنی آنکھ سے دیکھتا ہے اور پہر دوسرے دلیل مانگتا ہے اور یہی
 قیامت صغریٰ ہے یعنی جب زندگی کا آفتاب لپٹا جاوے اور صفات
 کے ستارے جبر ٹریں اور معانی کی اوٹنیاں چٹھی بہریں اور جبل کے وحشی جانور
 عقل کی چراگاہ میں جمع ہو جائیں اور عافیت کے دریابیا ریوں کی آگ سے
 پاٹ دیے جائیں اور صاف نفوس کے علم سے اور غیر صاف کے ظلم سے شادی
 کیجا ہو اور دیوان نظر کے سامنے اعمال نامے پیش کیے جائیں اور سرکشی کا
 دوزخ نما ہر کیا جاوے اور ایمان کی جنت اترستہ کی جاوے پس اسوقت ہر
 نفس جان لیگا کہ اس نے توحید سے کیا آگے بیجا اور اس نفس کی سختی سے
 آسمان نفس انتشار کو اک عقل کے ساتھ پھٹ جاتا ہے اور بندہ دو تفرقوں
 کے درمیان میں رہتا ہے کیونکہ اگرچہ اس سے دنیا کے دوسے اور جنیالات
 منقطع ہو گئے مگر آخرت کے اسرار سے پریشانی نہیں ہوتے، یہاں تک کہ جب
 اس نے فرشتے کی صورت دیکھی اسکا نفس اپنے مقناطیس کی تلاش میں اڑا
 کیونکہ اس میں یہی خاصیت ہے کہ جو اسکی صورت دیکھتا ہے وہ ہلاک ہو جاتا ہے

یہ بات ایسی نہیں ہے کہ کوئی شخص اسکا انکار کر سکے کیونکہ بعض سانپ اس قسم کے ہوتے ہیں کہ جب کوئی شخص انکی طرف نظر کرتا ہے تو فوراً مر جاتا ہے۔ اور فرقہ دہریہ کے لوگ اس کے منکر میں وہ کہتے ہیں یہ بات کیسے ہو سکتی ہے کہ ایک فرشتہ آسمان میں رہتا ہے اور زمین والوں کی روحیں قبض کرتا ہے معتبر لوگوں نے بیان کیا اور دیکھا ہے کہ ایک شخص نے سانپ کو مارا سانپ نے اس کے کاٹا اور وہ شخص سیوقت مر گیا اور سانپوں کی ایک قسم ایسی ہے جو زبرد کو دیکھ کر مر جاتی ہے اور بعض سانپ یا قوت سبز کو دیکھ کر مرتی ہیں غرض کہ خواص بہت ہیں جنکا یہ مختصر بیان کیا گیا ہے

کہتے ہیں قبض روح کس طرح ہوتی ہے حالانکہ بندہ اپنے روح کے قبض کرنے والے کو نہیں دیکھتا ہے اور عقل کی آنکھ سے بار بار دیکھا گیا ہے کہ جب لوگ سوتے ہیں اور خواب دیکھتے ہیں تو اسکا حال ان کے پاس والے کو بھی معلوم نہیں ہوتا ہے چاہے وہ سوتا ہو یا جاگتا ہو

اور خواب ان کے نزدیک ایک عرض ہے جو کل عروق میں حلول کرتی ہو اور حرارت یا برودت کے ساتھ خٹک ہو جاتی ہے الغاس مستحکہ کی خاموشی کے ساتھ بہر جب وہ بخار جو لحم صنوبری یعنی دل سے اٹتا ہو اور خون سے پیدا ہوتا ہے اور اس کے پرلی طرف لطیفہ الہیہ جو جس کے آگے یہ بخار مثل پردہ کے ہے اور یہ بات بھی قابل انکار نہیں ہے کہ وہ نفس دعویٰ اور روحانی ہے پس حرکت اور سکون اس کے اندر دعوت کی وجہ سے ہو اور علم اور حقائق معلومات کے درمیان میں فرق صفات روحانیت سے ہے اور عقل ہی ہی کے انوار میں سے ایک نور اور اس کے

یہ خطاب اس شخص کے واسطے ہے جس نے اپنے نفس کو پاک و صاف کیا ہے اور دنیا کے تعلقات کو ترک کر کے جہالت کے اندھیرے سے بالکل باہر نکل آیا ہے اور صرف ایک طرف اپنے خیال کو متوجہ رکھا ہے پس یہ نفس جو کچھ دیکھتا ہے وہ اس طرح دیکھتا ہے جیسے سونپوا الا خواب میں دیکھا کرتا ہے مگر فرق یہ ہے کہ سونے والے کی حالت جاگ اٹھنے سے جانی بڑھتی ہو اور اس نفس کی حالت ہمیشہ اسی طرح قائم و دائم رہتی ہے اور جب قدر نفس کے اندر علم کی قوت زیادہ ہوتی ہے اس قدر نعمتوں میں اس کا حصہ زیادہ ہوتا ہے **قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ** پھر اس کے بعد معاد باقی رہتی ہے پس انہیں کے پاس ارواح صافیہ کا عقل فعال کے پاس رہنے کے واسطے مختصر ہے اور نفس اپنی پاکیزگی کو وطن کی طرف واپس ہونے کو وقت پاتا ہے تنہا نہیں دیکھا کہ مسافر کا دل ہمیشہ اپنے وطن کے شوق میں لگا رہتا ہے اور اگر یہ شخص مسافر فقیر ہوتا ہے تو دنیا کی محبت اور اس کے حاصل کرنے کا فکر اس کو وطن کی محبت کے یاد دلانے سے باز کرتا ہے اور دنیا کا عنقریب زائل ہونا ایک بدیہی بات ہے اس کے واسطے کسی دلیل و برہان کی ضرورت نہیں ہے اپنے ہم نشینوں کو روز بیان کو سفر کرتے ہوئے دیکھتے ہیں

پھر تم کو یہ بھی خیال کرنا چاہیے کہ جو علم تمہارے کام آئے گا اور قبر میں تمہارے ساتھ جابریگا وہ کون علم ہے کیا یہ بیج و سلم اور فرائض کا علم ہے یا احکام زکات و طلاق یا مسائل جنایات کا علم ہے نہیں ان علموں کو شائع

۱۷ ملہ کر دو کر کیا وہ لوگ برابر ہیں جو جانتے ہیں اور جو نہیں جانتے ہیں

۴ اور ہم جہنم کے اپنے جہنم کا عنقریب جہنم کو دیکھ کر اسط

علیہ السلام نے انتظام و سیاست کی واسطے قائم کیا ہے ورنہ قبر میں نفع دینے
 والا علم وہ ہے جو نفس کی ذات میں رستم اور شمشیر ہو گیا ہے۔
 جس وقت بندہ کو قبر میں کہتے ہیں اگر خدا خوشستہ یہ بندہ گنہگار ہے تو اس کی
 انتقام کے افعے (سانپ) نکل پڑتے ہیں اور اسکی جہالت کی صورتیں اس کے
 افعال ناشائستہ کو سبب ہو انکو حرکت دیتی ہیں اور ندامت کے بچو اس کو
 کاٹنا شروع کرتے ہیں اور اپنی ذلت کے واسطے یہ روتا ہے اپنی جسم کو یاد کر کے
 نہیں روتا اور وہیں عقل کی نیران اور علم کی مشغال کو دیکھتا ہے اور وہ نیران
 عقل کی ہوتی ہے کڑی کی نہیں ہوتی اور اس کو اس دلیل سے سمجھنا چاہیے
 کہ اندہ ہے کے پاس اگر کوئی چیز وزن کی جائے تو وہ اسکو نہیں دیکھنے کا ہے
 کیونکہ اس کے پاس دیکھنے کا آلہ ہی ندارد ہے اور نظر ایک واسطہ ہے جو شاہد
 کو قلب کی طرف منتقل کرتا ہے اور قلب فکر کے طریق پر صورتوں کو روح کی
 ذات میں جو نفس لطیفہ الہیہ ہے رستم کرتا ہے اور مقاصد ربانیہ کے موجود نہ
 ہونے ہی کے وقت شارع علیہ السلام نے جاہل کے حق میں لوگوں سے
 فرمایا ہے کہ اسکو واسطے ثابت قدمی کی دعا کرو کیونکہ اسوقت اس کو سوال کیا
 جا رہا ہے تیری صفات مذموسہ ہی کی آفتیں جب قبر کی تنگی میں تجھ پر ظاہر
 ہوگی تو منکر و نکیر وغیرہ سے تجھ کو کافی ہوگی اور اگر تیری اوصاف ان مذمتوں
 سے پاک اور اوصاف حمیدہ سے آراستہ ہیں تو یقین صاف ہو کہ قبر جنت کو
 باغیچوں میں سے ایک باغیچہ بن جائے گی اور اس کے حاصل کردہ علم توحید
 کے نور کے ساتھ عقل کا آفتاب چمکے گا اور یہی علم آخرت میں نفع دینے
 والا ہے تَوَرُّهُمۡ لَیْسَ لَیۡکَ اَیۡدِیۡہِمْ قِیَاسُ صَعۡرِیۡ یٰعِیۡسَیۡ مَوۡتَ کَ

بیان میں فیصل کافی ہے اس شخص کے واسطے جاہل یقین میں سے کلام کو سمجھنا
 ہوا اور ان لوگوں کے واسطے ایسے دسجے ہیں جو نور عقل اور صفاء علم ہی سے
 اور اک کیو جاتے ہیں پس موت اس جدائی سے عبارت ہو جو بدن اور روح کے
 درمیان میں واقع ہوتی ہے یہ لوگ کہتے ہیں کہ فکر اور وہم نفس کی ذات
 کے ساتھ متعلق نہیں ہے کیونکہ یہ دونوں دماغ کے اگلے حصہ میں ہیں پس
 جب روح حواس کو معدوم کرتی ہے تو بذاتہا عالم ہو جاتی ہے اور غذا اس
 کی وہ علوم ہوتے ہیں جو اس کے پاس ہیں اور اگر یہ روح جاہل ہوتی ہے تب
 نہایت ریج و غم کے ساتھ کہتی ہے **يَا كَسْرَتِي عَلَيَّ مَا كَفَرْتُ فِي جَنبِ اللَّهِ**
 اور شرع شریف اس بات کی تصدیق کرتی ہے کہ روح گناہ اور ثواب کی باتوں
 کو سمجھتی ہے اور اگر وہ گنہگار ہے تو گناہوں کے قید میں اس طرح گرفتار
 ہوتی ہے جیسے اندھا آدمی چوراہے میں پھنس جاتا ہے نہیں جانتا کہ اس
 کے مقصد کا کونسا راستہ ہو پس اس طرح یہ روح قبر کی دیواروں میں ٹکراتی
 پھرتی ہے۔

اور اگر یہ روح گناہوں سے پاک ہو تب یہ انبیاء کرام کے مقام میں ترقی
 کر جائے گی۔

معلوم ہو کہ سعادت اور شقاوت کی اصل دنیا کی محبت اور اس کا بغض ہے
 پس جو شخص چاہے اسکی محبت کو کمیتی کرے اور جب کاہی چاہے اسکو بڑھائے

فصل قیامت صغریٰ اور کبریٰ کے بیان میں

ملہ احوال فوس ہیری اس کو تاہی پر جو میں نے پاس خدا کے ملاحظہ رکھنے میں کی ۱۲

اما بعد پس تم موت سے بہت ڈرے خطرہ میں ہو اور رانا سکار و روح والوں میں زیادہ تر ہے اور پہرہ باوجود اس کے تم ان باتوں سے غافل ہو جو تمہاری ساتھ ارادہ کی جاتی ہیں۔ لوگوں نے اس کے متعلق اختلاف کیا ہے گرم اور سرد کا تیرا خشک مرض کے پیش آنے میں جو فساد صورت کی طرف رجوع کرتا ہے

حال دو قیامتوں کا مستفین ہے ایک صغریٰ اور ایک کبرے کبرے کے اہوال اور خوفناک باتیں تو تم کو معلوم ہیں مگر ہم اب تم سے صغریٰ کا حال بیان کرتے ہیں تاکہ تم کو اسرار اور معانی قرآن کا علم ہو جو جب تمہاری عقل کا سورج پرست جاگا گا اور تمہاری حواس کے ستارے جھڑپیں گے اور تمہاری ذہن کی اوشنیا جڑی پہنیں گی اور تمہاری جہل کے وحشی جانور جمع ہونگے اور تمہاری علم و عمل سے تمہاری شادی ہو جائے گی اور تم کو اپنے اندروں کی حباشت معلوم ہوگی اور تم ملامت کے ساتھ اس پر افسوس کرو گے پھر تمہارے حواس اور عروق کے صحیفے یعنی اعمال نامے پیش کیے جائیں گے اور تمہاری بلندی کا آسمان گر پڑے گا اور تم عدم سے جا ملو گے اور اگر تم کو علم کا توں بھر و سہیلنا فوت ہو گیا ہو گا تب اپنے نفس کو تمہاری ملامت کرنے کی دوزخ مشتعل ہوگی اور اگر تیرا نفس کامل اور پاک ہوا اور ذلیل و ذلیل اخلاق سے محفوظ رہا تب جمال قدسی اپنا حسن اگرستہ کرے گا اور تیری جہالت کا آسمان تیرے عقل کے نور سے پھٹ جائیگا اور تیرے جسم کی حیات سے تیرے طبع کے ستارے بکھر جائیں گے پھر جب نفس اپنے علوم کا مدہ عقلیہ شاملہ کے ساتھ خالص ہوگا تب عالم علوی سے نفس کے اپنے مکان کی طرف واپس ہونے اور علم سے جگہ پڑنے کے ساتھ فیض الہی کے دریا عالم علوی سے اس کے اوپر جاری

ہونگے اور تیرے جسم کے پہاڑ اڑتے پھریں گے اور عدم بطریق تخیل کے تیرے تمام اجزاء میں سرایت کرے گا اور تیرے افعال سنکر و نمیکر کی صورت بن کر تیرے سامنے آدیں گے اور تیرے جہل اور مذہبت کے سانپ بچھو تیرے کاٹیں گے۔

شارع علیہ السلام نے تم سے تمہارے عقل کے موافق گفتگو کی ہے اور جب کہ تم سلامت نہ رہے اور دوسرا سلامت رہا تو اس کو تم کو کیا فائدہ ہے اور جس وقت تمہارے عقل کے صورت میں پہونکا جائے گا اس وقت تمہاری کیا قدر رہے گی جب معاد ارواح میں واپس آؤ گے تو اپنے جہل کے نشہ میں ہو گے قرآن شریف کے عکس کو دیکھو کہ پہلے تمہارے سامنے مثل کا خیال قائم کر کے پھر اسکا عکس کیا ہے وَتَوَخَّى النَّاسُ مُسْكَدَیْ وَمَا هُمْ بِمُسْكَدَیْ صراطی رہتے ہو پھر جب نفس طریق کمال کے ساتھ نکالاجائے گا تو اسکی عقل کا فوراً اس کے آگے ہوگا اور اس کے عمل کا شرف اس کے دائیں طرف ہوگا اور یہ ہونا قریب کے طور پر ہے نہ نزدیک کے طور پر کیونکہ عندہ اور اَیْن اور کَیْف کا دخول مکان پر ہوتا ہے اور یہ روح اپنے مُرْتَب سے جدا ہو کر ایسے عالم میں پہونچ گئی ہے جو کَیْف اور اَیْن سے منزہ ہے یہ سب عقل فعال کے پردوں میں چھپنے کے جسکو ہم عرش کہتے ہیں کیونکہ وہ کل کائنات پر محیط ہے جب تم اپنے نفس پر یہ رستہ پیش کرو گے اور حالت تفریط کو اس کے سامنے کھول دو گے حق کا رستہ اس کے سامنے قائم ہوگا اور علم کی میزان کھڑی ہوگی اور قریب کے حوص پر وارد ہوکر

سلہ اور تم لوگوں کو نشہ میں دیکھو گے حالانکہ وہ نشہ میں نہ ہوں گے ۱۱

طارا علی سے ملاقات کرے گا اور خداوند تعالیٰ سے بہت نزدیک ہوگا۔ اور اس روح کو قرب الہی کے سبب سے کمانے پینے کی کچھ پرواہ نہ رہے گی اور بلند اور بزرگ منزل میں فیض الہی اس کے علم اور توحید و معرفت کے موافق اسیر جاری ہوگا جسم مجاہدہ کے ساتھ صاف ہوتے ہیں اور عقل ظلم کی ریاضت کے ساتھ صاف ہوتی ہے اور یقین تصدیق کے ساتھ قضا ہوتا ہے اور دل کشف کے ساتھ صاف ہوتے ہیں اور صاف عقلیں غفلت کا پردہ اٹھانے کے ساتھ صاف ہوتی ہیں۔

نفوس کو دنیا و فانی کی محبت سے پاک کرو اور طبائع کی کدورت سے ان کو خالص کر لو اور انبیاء و علماء کے اخلاق کے ساتھ ان کو آہستہ کرو اس طریقے سے یہ اس فانی کمانے پینے کی چیزوں اور ذلیل حالت کو مستغنی ہونگے اور علم کے جنتوں سے جو بلند اور بالا مقام خدا کریم کے زیر سایہ ہے خوبصورت حوریں غیر کی طرف نظر نہ کرنے والیاں ان کے سامنے ظاہر ہوگی معانی کی حور سے بڑھ کر اور کون سی حور اجسام حور کے محل کے اندر ہے فکر کی پٹلی تیرے سامنے کھولتی ہے جسکو دیکھ کر کوئی جنت کے میوؤں اور انگوروں اور نوجوان حوروں کی طرف مائل نہ ہوگا اور نہ جہالت کے مرتبوں سے قاصر رہنے کی برابر قصور میں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اپنے بندوں کے واسطے اپنی جنت میں وہ تیار کیا ہے جو نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی بشر کے دل پر اسکا خطرہ گذرا

اور معلوم ہو کہ انگور اور کھجور اور انار اور سونا اور چاندی اور حوریں اور

محل اور نمبریں اور درجے یہ سب الفاظ سمجھانے کے واسطے مرکب کیے گئے
ہیں جیسا کہ قرآن شریف میں وارد ہے **فِي مِندٍ رَخِصَصٍ وَطَلِيحٍ مَنَصْنَعٍ وَطَلِي**
مَسَدٍ دَجٍّ وَمَا مَكَّ بِحَبِّ وَرَنَ مَحَابِرَ كَرَامٍ میں سے خاص خاص لوگ عام لوگوں
کے طور سے ان الفاظ کو نہ سمجھنے تھے بلکہ معرفت الہی میں ان میں سے ایک
کا یہ بیان ہے **يُحْيِيكَ اَنْ تَكُنْ اِلَى مَعْرِفَتِهِ اِلَّا بِالْإِغْصَانِ عَنْ مَعْرِفَتِهِ** اور
دوسرے فرماتے ہیں **لَا تَكُنْ مَكَّنِي لِيُطَاعَ مَا زُوْدْتُ بِفَيْدَتَا**

ایک قاری نے یہ آیت پڑھی بجنات تجرئی من کھنچا اگلا تھرا حضرت بی بی
را بعل بصریہ نے فرمایا ستاق ملاقات انے پینے کو لیکر کیا کرے گا بیشک
بادشاہوں کے پاس رہنے سے اس باورچیوں کی ضرورت نہیں رہتی ہے مگر
یہ خطاب خالص بی سہ نہ عام بھی ہے اور وہ ہر نفس کے واسطے بعض
اجرام میں جو کچھ کوئی تمنا کرے اسی کی شکل بنتا ہے کیونکہ وہ معالیٰ میں جو
نفوس کے اندر منتقل ہوتے ہیں مثلاً کسی شخص کو دن کے تنیں کوئی خیال
آیا اور رات کو اُس نے خواب میں اس خیال کو دیکھا اور جب پاک اور علم والے
نفوس نعمتوں میں ہو گئے تو اور نفوس کی بد بختی سے ان کو نقصان نہ پہنچا
پھر جب قیامت صخری پینے موت کی قیامت قائم ہوگی تو اس میں تم کو قیامت
کبرے کے تمام حالات کی خبر ہو جائے گی مگر فرق یہ ہے کہ قیامت کبرے میں

سلاہے کا شے کی یہ ہوں، لہذا ہونے کیوں اور سنبے لینے سایوں اور پانی کے
چہرہ ہر جہت سے ہونے کے سلاہے ہائی ہے اس ذات کو جس کی معرفت کی طرف رہتہ
نہیں ہو کہ ہر طرف رہا ہوئے کے ساتھ ۱۲ سلاہے اگر پردہ کول دیا جائے تو میرا
یقین کچھ زیادہ نہ ہوئے تھکو پڑے ہی یقین کا کمال حاصل ہے ۱۳ سلاہے باغ جن کے
نیچے نہ رہتا ہوتا ہوتا

کل کام اعلان کے ساتھ ہونگے سب کے سامنے حساب لایا جائے گا اور مومنوں پر
مہر لگے گی اور ہاتھ پیر گواہی دیں گے اس علم و عمل کی جو حاصل کیا ہے اور
فاسق جو عذاب کیا جائے گا وہ اپنے جہل کے ساتھ خارج ہے جب دنیا
نے اپنے طالبان لذت کو بندر اور خنزیر کی صورت میں سب کر دیا ہے
کیا بات ہے کہ تم نہیں سمجھتے نہ آدم عقل سے بڑا ہے نہ خواہش سے بڑھ کر
شیطان ہے اور نہ جہل سے زیادہ قاتل کوئی نہ یہ ہے، جو شخص اس صفو
میں غمزد کرے گا وہ اسکو سمجھ لے گا۔

قُلْ هَلْ يَسْتَكْبِرُ بِلَا تَحْسَبِينَ أَعْمَالًا الَّذِينَ صَلُّوا صَلَاتَهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا
وَهُمْ يَحْسِبُونَ أَنَّهُمْ حُمِدُونَ صُنْعًا کیا تم نے اس قرآن میں نظر نہیں کیا کہ
اَنزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْكِتَابَ وَالْمِيزَانَ كِي تَزِنُوا وہ پندروں والی ہے مگر جب تم صحیح
علم کے ساتھ اخذ و جمع کرو گے تو اس سے وہی میزان عقل مراد ہوگی جس کے
سبب تم کو ہلاک ہونے والے اور نجات پانے والے کا حال معلوم ہو سکتا ہے
اور جب تم سے علوم عقلیہ الہیہ کے مقابلہ فوت ہو گئے تب تم اپنی
جہالت کی ہتھیلی بڑے مذامت کے ساتھ کاٹو گے اور کہو گے رَبِّ
ارْجِعُونَا لَعَلَّيْ اَعْمَلُ صَالِحًا

معرفت والے کے واسطے سب کچھ ظاہر اور پوشیدہ اور بیان ہو گیا ہے
اور اسہ ہی ہر طالب کو اس کے مطلوب کی توفیق دینے والا ہے بیشک
وہ طالبوں پر لطف کرے والا اور مومنوں پر تہران ہے

علم کہہ دو کہ کیا میں تم کو ایسی لوگ بتاؤں جن کے اعمال خسار کے ہیں یہ وہ لوگ ہیں

جن کی کوششیں زندگی دنیا میں برباد ہو گئیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ وہ اچھا کرتے

ابن ۱۲۵ اور آری ہننے اپنی کتاب اور تراویح

فصل اسرار نبوت کے بیان میں

معلوم ہو کہ ناخبر سے ماخوذ ہے کہتے ہیں ثباتی یعنی مجھ سے بیان کیا۔
 نبوت کے واسطے بہت سے اسرار ہیں جن میں سب سے پہلا ازل کی طرف سے
 سعادت کا خمیر ہے اور بعض اسرار یہ ہیں کہ دنیا سے سوا ضروریات کے کل تعلقات
 کو قطع کرنا اور خلوت کے مکان میں گوشہ نشین ہونا جیسے کہ ہمارے حضور غار
 حرا میں خلوت نشین ہوتے تھے اور ایک شخص کو اپنی دائیں طرف کھڑا ہوا کہتے
 تھے اور اسمیں صلت کی یہی حالت ایسی ہے ہو گئی تھی اور وحی مخفی طور پر
 خبردار کرنا ہے اور یہ ایک شخص معین کے ساتھ مخصوص ہوتی ہے جیسے کہ ہر
 چیز میں خاص خاص خاصیتیں رکھی گئی ہیں چنانچہ ہلیہ میں قلعہ کرنے کی
 خاصیت ہے اور یہی خاصیت مازو اور بلوط اور انار کے چمکوں اور سنگ
 سیما میں ہے پھر ان سب کو جمع کرنا اس شخص میں اثر کرتا ہے جس کی
 طبیعت بطریق حرارات کے نرم ہو گئی ہو۔ اور محمودہ کی خاصیت اسہال
 لانا ہے اور یہی خاصیت بنفشہ کے شربت اور گلفندہ اور تربد اصفر اور شربت
 گلاب میں مختلف باقی شربتوں کے برف کی خاصیت ہو

اور خاصیت ہی کے متعلق دیکھو کہ مقناطیس کا پتھر لوہے کو جذب کرتا ہے اور
 سنگ بذرہ لکمیوں کے واسطے ہو اور نیند نہ آنے کے واسطے ایک طلسم بنایا
 جاتا ہے اور ایسے ہی طلسموں سے مردوں اور عورتوں کے دلوں کو جذب کیا
 جاتا ہے اور ایک پتھر میں یہ خاصیت ہو کہ اسکو بجانے سے مہینہ بستا ہو اور
 ایک پھاڑ میں یہ خاصیت ہے کہ جو شخص اس پر جاتا ہے مہینہ اس پر غلبہ کرتی ہے

یہاں تک کہ سر جاتا ہے اور یا قوت کا پتہ آگ میں نہیں جلتا اور نیز روغن طلق بڑے
 پر مغز سے بدن ہی آگ میں نہیں جلتا ہے اور نہ ابرک کی بتی چراغ میں جل سکتی ہے
 اور چین کے خرگوش کی آؤں سے جو کپڑا بنایا جاتا ہے وہ بھی آگ میں نہیں جلتا
 اور جب لوگوں کو دفع زہر میں عجیب خاصیت رکھتی ہے اور تر اوند خالص جگر کی
 حرارت کو مفید ہے حالانکہ خود ہی گرم ہے اور کپڑے میں لپٹے ہوئے آندھ
 پراگ اثر نہیں کرتی ہے۔ اور ایک بوٹی میں محبت کی خاصیت ہے اور ایک
 میں بغض کی خاصیت ہے اور عورتوں کے جادو میں بھی خاصیت ہوتی ہے
 اور جادو میں ایسی ہی تاثیر ہے جیسے نظریہ میں ہوتی ہے اگر تم ایسا کرنا چاہو
 تو ہر تین حرف کے بعد چوتھا حرف لو اب ت ث کے حروف میں سے اور پھر
 ان حروف سے کلام بنا کر حکام میں چاہو لا و وقت عمل کے واسطے نیک ہونا
 چاہیے تہیج کا وقت نہ ہو پس بلند ہمتی کے ساتھ ضرور اس عمل سے تاثیر پیدا ہوگی
 اور جادو سرمد وغیرہ افسیاد زینت اور سیدب وغیرہ میوجات کے سنگانے اور
 جانور کی دم پر سوار ہونے اور دیگر بہت سی باتوں کے ساتھ ہوتا ہے۔
 اور بڑے منتر ایسے ہیں جن کے ذریعہ سے کنوئیں پر جنات سے گفتگو کی جاتی ہو
 اور لکڑی کے سانپ کچھو بن جاتے ہیں اور سدا ب جادو کا اثر ہونے نہیں دیتی
 اور رائی اور جو پر بھی منتر پڑھا جاتا ہے اور عقران کا طلسم بنا کر جبکہ ہنسنا
 منظور ہو کہلانے میں غرضکہ اسی طرح سے ہر چیز میں ایک ایسی خاصیت ہے
 جو دوسری چیز میں نہیں ہے۔ پس قادر قدیم نے اسی طور سے نبوت کو اسرار
 خاص خاص لوگوں میں مرتب کیے ہیں اور وحی ایک شخص کے ساتھ مخصوص
 ہوتی ہے دوسرے کے ساتھ نہیں ہوتی جیسے کہ ہر شخص کی قوتوں میں بہ

نسبت اور لوگوں کی قوتوں کے فرق ہوتا ہے دیکھو تم بعض چیزوں کو دیکھتے ہو اور ہمارے ساتھی کو نظر نہیں آتی اور ایسے ہی کوئی بات تم کو سنائی دیتی ہے اور ہمارے ساتھی کو سنائی نہیں دیتی۔ اور اہل فراست کے قصے تم نے سنے ہونگے۔ اور بعض اوقات خیال پختہ ہو کر صورت بن جاتا ہے اور آنکھوں والا ان چیزوں کو دیکھتا ہے جو اندھے کو معلوم نہیں ہوتیں کیونکہ دیکھنے کا آلہ یعنی آنکھ اسکے پاس نہیں ہے۔

پس تم لوگوں کے حالات سیدھ نہیں اور سب کے بڑا حجاب ہمارے واسطے دنیا کی محبت ہو۔

ایک دفعہ بنی اسرائیل کے جنگل میں کثرت سے سانپ ظاہر ہوئے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تانبہ کا ایک عصا بنایا اور اس کے سر پر ایک صلیب لگا کر اس میں طلسم بنایا جس کے دیکھتے ہی کل سانپ مر گئے اور پھر اس اثر سے نے جا کر ان سب کو کما لیا۔

اور خواص ہی کے متعلق یہ بات بھی ہے کہ ایک شخص نے سانپ کو پتھر مارا سانپ نے پتھر پر کاٹا اور وہ شخص مر گیا اور ایک سانپ صرف دیکھنے سے مار ڈالتا ہو اور آب حیات سے خدا تعالیٰ مردہ کو زندہ کر دیتا ہے۔ پس ان بنی پر وحی کا نازل ہونا بھی مثل انہی خواص کے تصور کرنا چاہیے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس میں بہید یہ ہے کہ ابنیاء علیہم السلام حکماء و متقدسین کے راز و اسرار سے آگاہ تھے اور ان علوم کے سبب جو چاہتے تھے سو کرتے تھے یہ قول ہمارے نزدیک نہایت قبیح ہے کیونکہ خداوند تعالیٰ قادر متکون اور حکیم ہے اُس کی

سہ یعنی علم قیادہ کے جانتے وہ ہر شخص کی صورت دیکھ کر اس کے وہ حالات معلوم کر لیتے تھے جو تم کو معلوم نہیں ہوتے ۱۳

سعادت کا فیض بطریق تحرک کے ارادہ کے ذریعہ سے اس شخص کی طرف پہنچتا ہے جسکو وہ مخلوق کی مصلحت کے واسطے قائم کرتا ہے حضرت سلیمان علیہ السلام کے بستر کی نسبت بیان کرتے ہیں کہ اس کے نیچے سحر مدفون تھا یہ بات بالکل غلط ہے۔

اور اب اس زمانہ میں ملک معرب میں ایسے لوگ ہیں جو طلسمات اور غرائم کے زور سے جناتوں سے خدمت لیتے ہیں اور نجومی لوگ بخورات کے ذریعہ سے کواکب کا کلام سنتے اور ان سے گفتگو کرتے ہیں اور کوئی شخص اس بات کا انکار کرے کہ کواکب کسی سے بات نہیں کرتے تو اُس کا یہ کتنا غلط ہے کیونکہ اس بات پر اجماع ہو گیا ہے کہ کواکب و نجوم غیر جماد اور زندہ جانتے اور ارادہ کرنے والے ہیں اور ان بنی مخصوص کے واسطے قدرت نے وحی مبین کے اسرار منکشف کر دیے تھے

یہ لوگ (یعنی فلاسفہ) کہتے ہیں کہ بطیموس آسمان کے فرشتوں کی باتیں کرتا تھا پس جبکہ تمہارے اندر اس کے سوا اور کوئی شخص اس مرتبہ کا منیر ہے تو ایسے ہی ہمارے ہاں حضرت محمد ﷺ علیہ وسلم کے مرتبہ کا اور کوئی شخص نہیں ہے انکی خاصیت ایسی ہی سمجھنی چاہیے جیسے بطیموس کی اور چونکہ رموز کو ان کے لوگ ہی سمجھتے ہیں اس واسطے یہ جملہ بھی رمزی میں رہے گئے تاکہ انکے سمجھنے والے سمجھ لیں۔

اور جب تم اپنے نفس کو ان مقامات کی سیر کرو تو اسکی پاکی ضروری ہے کمال علوم اور مجاہدات کے ساتھ اسکو آہستہ کرو پھر دیکھو کہ اُسی وقت اسکی عقل کا آدم اور اسکی فضل کا نوح صفا یقین کے پہاڑ پر ظاہر ہوگا اور

فضل کا سونے پہاڑ کے اوپر سے خطاب سنے گا کہ جب دنیا کی جوتی دل پہ لگا کر
 بے شک میں خدا ہوں پروردگار تمام عالموں کا
 تیرے ہی اندر انبیاء ہیں اگر تجھ کو عقل ہے اور تجھی سے فرشتے ہیں اگر تو
 سمجھتا ہے قلب پروردگار کا مکان ہے اور یہی عرش جلال ہے اور اسی
 میں فرشتے نازل ہوتے ہیں اور یہی رحمت کا جہاز نزول ہے پس جو وقت اس
 میں سے تیری بیماری کا داؤد ظاہر ہو تو اس کو جبریل عقل کے وعظ کے ساتھ
 دفع کرتا کہ اسکی تخم سے تیری سلامتی کا سلیمان ظاہر ہو کر کسر نفس کے تخت
 پر جلوہ افروز ہو کر شہوات کے دروازے بند کرے اور جنوں کو قید میں لائے
 اور بلقیس نفس کا تخت حاضر کرے اور شخص افسوس ہے کہ توجہ شہوات
 اور حب دنیا کے اندر پہنسا ہوا ہے تیری خواہش سے بڑھ کر کوئی شیطان
 نہیں ہے تیری اطراف کے فرشتوں یعنی ہاتھوں پیروں وغیرہ کا سجدہ
 تیرے نفس کے آدم یعنی روح کے واسطے ہے جو مقام قرب سے تیرے جسم
 خاکی تنگ و کثیف میں قید ہوئی ہے۔

علماء کا اس بات پر اجماع ہے کہ لیٹر پر کتنے کی تصویر کا ہونا مکان میں فرشتوں
 کے نزول کو مانع ہوتا ہے اور حالانکہ تیرے بدن کے مکان میں دس نکتے
 موجود ہیں اس واسطے تجھ کو انکے دفع کرنے کی کوشش کرنی چاہیے اور
 وہ دس نکتے یہ ہیں حرص - امید - جھوٹ - بخل - لالچ - ریا - لفاق -
 حقد - حسد - نینمت - جھینجھوری - پس یہ سب تیرے دشمن ہیں اور تو ان سے
 غافل ہے تو انبیاء علیہم السلام کے منافق میں عیب لگانا چاہتا ہے
 کیا تو نے نہیں سنا کہ شارع علیہ السلام نے کیا فرمایا ہے قیامت کے

روز بہت لوگ خنزیروں اور بندروں اور کتوں کی صورت پر حشر کیے جائیں گے اور
یہ صورت کا مسخ ہونا جمالت کے سبب سو ہے اور تم کو اختیار ہے کہ چاہے حشر
بنے یا شیطان بنے یہ سار احصائی ہی بہت پر موقوف ہو اور جب تو کشف اسرار
کے ساتھ انتہاء کمال چاہے تو جان لے کہ سرانڈیپ کا عصا سانپ بن جاتا ہے
اور اگر تجھ کو طلسمات کی ترکیبیں معلوم کرنی ہیں تو جابر بن حیان کی کتب کا
مطالعہ کر یہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے بہت بڑے خلیفہ تھے
اور جعفر و کمانت میں انہوں نے کمال حاصل کیا تھا اور ان دو سانپوں کی
حکایت بھی تو نے سن لی ہے جو تخت سلیمان کے محافظ تھے اور بلوقیا اور
عفان پر کرتے ہوئے دہاں پہنچتے تھے۔ اور جبکہ قرآن شریف نے تجھ کو
بیان کیا ہے کہ ذوالقرنین نے مطلع شمس سے مغرب تک سفر کیا تو بچ چاہی
کہ تیری بہت عالی ہی مقامات علم کے ساتھ طبیعت کی خلقت میں سفر کرتے تا
کہ آفتاب یقین اس پر روشن و نمایاں ہو اور تو تمام زمین جسم کا مالک ہو جائے
اور دریا و طبیعت میں غوطے لگا کر جاہرات قدس حاصل کرے اور اگر تیری
قلب پر طبیعت کی سد قائم ہے تو غفلت کے یا جوج و ماجوج شہوتوں کو
پہل سے ظاہر ہونگے۔ کہف تیرا جسم ہے اور اصحاب اُس کے تیرا ایمان ہے
اور تیری حرص تیرا کلمہ ہے اور قلم ان سب باتوں کو لکھ کر خشک ہو گیا ہے جو
قیامت تک ہونے والی ہیں۔

فصل

ہمارے واسطے نبوت اور رسالت اور کرامت اور معجزات اور نارنجیات کو مرتبہ
ہیں وہ نبی جو اپنی ذات کے واسطے تو مثل حضرت یحییٰ اور خضر علیہما السلام کے

میں اور رسول وہ نبی میں جو احکام وحی کے ساتھ دوسروں کو حکم کرتے ہیں۔ اور
 معجزات وہ باتیں ہیں جو انبیاء سے خلاف عادت ظہور میں آئیں اور دوسرا کوئی
 شخص انکو نہ کر سکتا ہو مثلاً قمر کا شق کرنا اور بہیرے سے باتیں کرنی اور درخت
 اور جانوروں کا سجدہ کرنا وغیرہ ان کے اصول مقررہ اور اسرار انکے پوشیدہ ہیں
 اور کرمان بھی مثل معجزات ہی کے ہیں بلکہ جس نبی کی امت سے کراست ظاہر
 ہوئی ہے یہ کراست اُن نبی کا معجزہ ہے اور معجزہ کے ظاہر کرنے کا اور کراست
 کے پوشیدہ رکھنے کا حکم ہے اور کراست اختیار اور بغیر اختیار دونوں حالتوں
 میں پیدا ہوتی ہے۔ اور نیز نجات کا طریقہ مشہور ہے مثلاً پانی سے چراغ روشن
 کرنا اور بغیر کسی کے سکودروازوں میں کر دینا اور بعض لوگ ان میں ایسے ہیں
 جو ایک دن کے تین رات دن بنا دیتے ہیں اور جیسے بے موسم کے پہلوں
 کا موجود کرنا اور ہوا میں سونا چاندی دکھا دینا۔ اور روغن طلق بدن پر لکھ
 آگ میں داخل ہونا ہندوستان میں بعض تپہ اور درخت ہیں کہ جب حیوان
 انکو دیکھتا ہے تو بے اختیار سجدہ کرتا ہے اور یہ بات ممکن ہے کیونکہ جو شخص
 یہ حیلہ کرتا ہے کہ رائی کے پانی میں کندیش ملا کر اس میں رومال تڑکر کے خشک
 کر لیتا ہے اور پھر اسکو آنگھوں پر پھیر کر بغیر رونے کے آنسو نکالتا ہے تو
 ایسے شخص پر جانور سے سجدہ کرانے کا حیلہ ہی مشکل نہ ہوگا
 اور دفع زہر کے واسطے لوگ بہت سے حیلے کرتے ہیں چنانچہ قدر موشند
 خنام کے ساتھ مندق ملا کر کمانا بچھو کے زہر کو بہت جلد آرام کرتا ہے اور
 اسی طاج عقلی اور روغن زیت کو جوش دیکر بچھو کے مقام نشین زہنی پر لگا کر
 توشفا ہو جاتے گی اور جب سرکہ کو جوش دیکر لگائیں بغیر ہاتھ سے چھونے کے

تو تم نہر کا اثر جو س لیگا۔ اور یا قوت کو اندر پیاس بجھانے کی عجیب خاصیت ہو اور
جادوگر اپنے جادو کے زور سے زمین برساتے ہیں اور اپنے مکان سے توڑی دیر میں
بابل یا ہیو پختے ہیں اور ہند میں ایسے لوگ ہیں جو آسمان پر منتر پڑھ کر پہنچتے ہیں
اور زمین پر سے لگتا ہے اور بعض لوگ گرمی میں منتر پڑھتے ہیں اور بادل اُن کے
سر پر سایہ کرتا ہے اور تنور پر منتر دم کرتے ہیں تو وہ گرم نہیں ہوتا اور نہ ہندیا میں
جوش آتا ہے اور نہ کشتی حرکت کرتی ہے اور کتا خاصوش ہو جاتا ہے۔ وادی حضرت
میں غار سرخ کے پاس ایک چوڑا پر پیری کا درخت ہو اور اسی کے سایہ میں حضرت
ہو و علیہ السلام کا مزار ہے اس مزار کے پتھروں کو ٹینگے بنا کر انگوٹھی پر نہر اور شری
کے قرآن کی وقت چڑے جاتے ہیں اور ہر بوقت ضرورت جب اس انگوٹھی سے ہوا
کی طرف اشارہ کیا جائے تو اس قدر آندہ سی جلتی ہو کہ بغیر ہوا کے تمام چیزوں کے اکٹرو
پہنچنے نہیں تھکتی

عرض نہ خداوند سبحان و تعالیٰ (فی نبوت اور سلطنت کے ساتھ رعیت کی اصلاح کی ہے
جیسکے بدن میں جیکوی خلط فاسد ہو جاتی ہے تو اسکا بیجان کم کرنے کیواسطے
فصد ملایا کرتے ہیں پس اسی طرح مصلح احوال کیواسطے رسول کی ضرورت ہے سب
شہ و من سے اشرف مکہ مکر ہے کیونکہ اسی سے مؤید کا نھو ہے اور اسی سبب ہو
اسرار جذب قلوب کی تاثیر ہے اور ہر رسول کا مقام سکونت بھی متبرک ہے کیونکہ
انکی مادت کی برکت دونوں مقاموں کو شامل ہے جیسکے بادشاہوں کا سایہ
حما ہو۔ ان سب پر شامل ہوتا ہے جو انکے دائرہ کے اندر ہوتے ہیں پھر ان دنوں
سنہ کے بعد اور انبیاء کے آثار و مقامات متبرک ہیں مثلاً قدس اور عیسیٰ
او لاکہ اور عبادان اور جو دی جہان آسمان سے وحی کا دروازہ کھلتا ہے

ہے اور اسیدوار کی دعا بہت جلد قبول ہوتی ہے اور: عالمی جو میں ایسی تاثیر ہے
 جیسے طلب باران میں انفاس کی تاثیر۔ اور نوح علیہ السلام کا مکان بھی انعام
 اجابت و حل مقاصد ہو۔ نیک نحت آدمی کا کلمہ باقی رہتا ہے اور صالحین کی
 برکتیں ہمیشہ قائم ہیں اور اس کے اندر راز صرف ان کچھ صدق اور وگوں کا ان
 کے واسطے دعا کرنا اور رسولوں کے آثار کی پیروی کرنا ہے اپنی بند بہمتوں
 کے ساتھ انبیاء کے انوار سے انہوں نے فیض حاصل کیا پس اپنے مطلب کو
 پہنچ گئے جس ظن دلوں کا مقناطیس ہے صفاء باطن اور اگلے ہندگوں
 کے درجے اسکو ساتھ جذب کیے جاتے ہیں
 الحمد للہ علی ذلک کہ آج بتاریخ ہشتم ماہ رمضان المبارک ۱۳۲۹ھ اس کتاب مستطاب
 ترجمہ سے فراغت ہوئی

سید سلیم علی حسن نظامی خواہ ہزادہ حضرت خواجہ نظام الدین محبوب الہی مدظلہ
 مترجم کتاب ہذا

اے آر۔ اینڈ کمپنی کی معرفت ہر قسم کی ناوری و ہمت
 کتب مل سکتی ہیں

الحکمت

ترجمہ اُردو

کنوز الصّحۃ وایوا قیت المنحۃ

اب علم طب میں جدید اصول پر پہلے فرانسیسی زبان میں
تئیف ہوئی۔ پھر قبولیت اور عمدگی کے سبب اسکا مصر کے
ہی ہسپتال کے سول سرجن کی زیر پرستی عربی میں ترجمہ ہوا۔
اب ہماری معرفت اس کے نفع کو اپنے اہل وطن تک عام کرنے
رض سے اُردو میں ایک فاضل طبیب عمدہ اور بامحاورہ و
بس ترجمہ کرایا گیا ہے۔ جو زیر طبع ہے۔

موم فوائد اور اعلیٰ تصنیف ہونیکے سبب یورپ کی دیگر
زوں میں بھی اسکے تراجم ہو چکے ہیں۔

خبر اے۔ آر۔ اینڈ کمپنی بازار سر بایوالہ

لاہور

مجلس المعارف و لطائف العزیز

مترجم اردو

مصنف صفوة الانام حضرت امام شیخ احمد بن عیسیٰ بونی

جیسا کہ اس کتاب کے نام سے ظاہر ہے اس میں فاضل مفسر نے پہلے حروف اعداد کے اسرار اور نوافل خاص عالم علیہ السلام کے تعلقات شمس و قمر کے فیوض نجوم و کواکب کی تاثیرات۔ تو لے باطنی کے جذبات ہر برج و منازل کے حالات۔ سعادت و غصہ کی ساعات۔ سیاروں و برجوں کی ہیئات۔ اودار و اجرام فلکی کے اختراعات اور اہل باطنی کے حیرت انگیز کمالات کا مفصل ذکر کر کے اہم اعظم کی برکات۔ اسمائے حسی (یعنی خدا پاک کے ننانوے ناموں کی) عجیب و غریب خاصیات۔ حجاب انقل۔ اور بعض الواح و نقوش کی اعلیٰ کرامات اور مخلوقوں و چلوں کے فوائد۔ ادویہ و وظائف و اعمال کے مقبول اوقات اور اختراعات و حیاتیات و انوار اسرار مملکتیا کہے بیانات و خواصات و اسرار حروف مقطعات اور بعض اسمائے الہی کی نہایت عظیم الشان ریاضات بعض نافع و کارآمد طلسمات کو حوالہ قلم کر کے بسم اللہ و کلمہ توحید۔ سورۃ فاتحہ۔ آیتہ الکرسی۔ سورہ یسین۔ سورہ جن۔ سورہ النعام۔ سورہ کہف۔ سورہ واقف۔ سورہ ملک (تبارک الذی یصوّر المصنوع) سورہ اخلاص (قل ہو اللہ) کی منظر و بے مثل خاصیات و دعوات کا ذکر کرتے ہوئے کل مفید اہل حب۔ بغض۔ دشمن کی ہلاکت بیماریوں سے شفا غموں اور رنجوں سے نجات۔ بادشاہ کو طبع و مشق کو کرنے۔ ان کے شر سے محفوظ و امون رہنے سے ہر قسم کی حاجات پوری کرنے۔ جذب و تالیف قلب۔ مطلوب سے وہاں ظاہر سے امن۔ بد نظروں سے پوشیدگی۔ چنات و شیاطین کی شرارتوں سے امن۔ بادشاہوں اور بامبروں کی فتویٰ سے حفاظت۔ مقصد ہول میں تفرقہ اندازی۔ دوستوں کے کدورت کا زائل کرنا علم کی ترقی۔ حافظہ کی تقویت۔ رزق کی فراخی۔ تجارت کا فروغ۔ خاندان بادی یقینی باری کی آرائش۔ دشمنوں کے کھیلوں کی ہمت اور دور و دورانی جبرس۔ جاہ و جلال کی تکمیل۔ دشمن کی پامالی و غلوئی۔ شکلات سے اطمینان۔ نیک کاموں کی توثیق۔ نیربے چالوں اور دیگر شایہ سے محفوظی۔ خیر و برکت کی افزونی۔ اجابت دعوات۔ تہذیب نفوس کی تائید۔ چوروں۔ رزقوں۔ ڈاکوؤں سے بخوبی۔ نزول باران۔ گشہ کی واپسی۔ مہربان کے معالجات۔ اولاد پیدا کرنے کے علیات و کمونیات۔ اور ادا و عجیب و غریب حالات بیان کئے ہیں بخوش نصیب ہیں وہ لوگ جو اس کے ذریعہ سے لافانی فوائد حاصل کریں گے۔ اس کتاب کے چار حصے ہیں۔ پہلے جو حالات بیان کئے ہیں۔ نصف اول یعنی دو پہلے حصوں کے ہیں جو کہ تیار ہو چکے ہیں نصف ثانی زیر طبع ہے۔ کتاب نہایت مستفاد اور اس فن کی دیگر کتب کا اصل و ماخذ ہے عربی عبارات پر اعراب لگا کر خاشیہ ترجمہ بھی درج کر دیا گیا ہے یہ فصل کثرت مخاین میں مطالعہ کرنے سے جناب کو خود بخود اس امر کی تصدیق ہو جائیگی

بیت نصف اول صرف (ع) اور دہیہ

یہ بچے آر۔ ایند کمپنی بازار سر پانوالہ لاہور

